سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 20۔ مئی 2024

(یوم الاثنین، 11۔ ذیقعد 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 7

51

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 20۔ مئی 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILL

THE PUNJAB DEFAMATION BILL 2024 (BILL No. 08 of 2024)

A MINISTER to move that the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No.01, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Punjab Defamation Bill 2024, be passed.

53

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

سوموار، 20۔ مئی 2024

(یوم الاثنین، 11۔ ذیقعد 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (1) الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ (2) يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ (3) كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ (4) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ (5) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ (6) الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ (7) اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ (8) فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (9)

سورۃ الھمزہ (آیات نمبر 1 تا 9)

ہر غیبت کرنے والے طعنے دینے والے کی خرابی ہے (1) جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے (2) شاید وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا (3) ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں جھونک دیا جائے گا (4) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے (5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (6) جو دلوں تک جا پہنچے گی (7) بے شک وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے (8) یعنی آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں (9)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدِ

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کر نبی ﷺ کی نعت لحد میں اتار دو
کہتے ہیں جانکنی کا ہے لمحہ بڑا کٹھن
لے کر نبی ﷺ کا نام یہ لمحہ گزار دو
دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو
یہ جان بھی ظہوری نبی ﷺ کے طفیل ہے
اس جان کو حضور ﷺ کا صدقہ اتار دو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب اور راجہ صاحب! آپ دونوں تشریف رکھیں گے۔دیکھیں somehow for the reference of the whole House knows کہ جب بھی کبھی یہ معاملہ شروع ہوتا رہا ہے تو میں نے in all circumstances بہت leniently آپ کو پہلے پوائنٹ آف آرڈر دیئے ہیں لیکن رولز کے مطابق Question Hour سے پہلے یہ ایک ہم غلط العام کی بنیاد ڈال دیں گے اور وہ پھر اپنی جگہ خود بنا لے گی، جس کی وجہ سے House proceeding متاثر ہوتی رہے گی۔ آپ کا جتنا بھی ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ Question Hour کے procedure کے۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ پہلے بیٹھ کر میری بات سن لیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں بیٹھا ہی ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نہیں، مجھے ایسا لگا ہے کہ آپ اُٹھنے کی تیاری کر رہے ہیں کیونکہ جب آپ کہتے ہیں تو مجھے پتا لگ جاتا ہے کہ آپ نے کھڑے ہو جانا ہے۔ ہم سب سے پہلے Question Hour لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ کا جو بھی پوائنٹ آف آرڈر ہو گا وہ ہم لیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I think my Point of Order is more relevant and most important.

جناب سپیکر: رانا صاحب! نہیں، یہ بات آپ نہیں کہہ سکتے۔ آپ ایک مرتبہ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: ایرانی صدر جو کہ ایک حادثے میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز، آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ I know کہ آپ جو بات کرنا چاہ رہے ہیں اور مجھے اس بات کا بہت احترام ہے لیکن relevant time پر میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا اور راجہ صاحب! آپ کو بھی بات کرنے کا موقع دوں گا۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ آج اجلاس نہ ہو کیونکہ ایران کے صدر ایک حادثے میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب وقاص محمود مان کا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وہ abroad ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب وقاص محمود مان کے سوال نمبر 100 کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب محمد اطہر مقبول کا ہے، سوال نمبر بولیں۔ اب یہ practice for the Government and opposition side also نہیں ہو گی کیونکہ اب وقاص مان تو یہاں ملک میں موجود نہیں ہیں وہ probably on leave abroad گئے ہوں گے، تو leave کی صورت میں یا out of country ہونے کی صورت میں تو ہم business pending کریں گے otherwise it will go to the disposed of list جی، اطہر صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! میرا mike بند ہے۔

جناب سپیکر: اطہر صاحب! آپ نے جو تصویر mike پر لگائی ہوئی ہے، اس کی وجہ سے آپ مجھے obstruct کر رہے ہیں، آپ اس تصویر کو تھوڑا side پر کریں کیونکہ مجھے پتا نہیں چل رہا کہ آپ

I need to see that if it is کا mike on ہے یا off ہے، آپ اس تصویر کو اتاریں گے red or green? جی، mike کھولیں۔ No sloganeering sitting on the seat sir. This practice is not acceptable please اور میں تین چار معزز اراکین کو بار بار درخواست کر رہا ہوں کہ House میں اس طرح بیٹھے بیٹھے ایک نعرہ مستانہ بلند کر دینا یہ مناسب طریق کار نہیں ہے۔ جی، مائیک کھولیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! میرا مائیک on ہی نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: اطہر صاحب! میرا خیال ہے کوئی technical reason ہو گی. they will do it دیکھیں کہ کیا وجہ ہے اس کو فوری fix کریں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! میرا مائیک on ہی نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: اطہر صاحب! ابھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ technicians دیکھیں کہ ساؤنڈ سسٹم میں کیا problem ہے اس کو fix کروائیں؟ Fix the system first کیونکہ ساؤنڈ سسٹم کام نہیں رہا اس لئے پانچ منٹ کے لئے House adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر پانچ منٹ کے لئے House adjourn کیا گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 4 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب محمد اطہر مقبول! I hope it is working right now.

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 104 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیہ: ایم سی فتح پور سیوریج سسٹم کی بحالی کے لئے جیٹنگ مشین خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

***104: جناب محمد اطہر مقبول:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ M.C فتح پور (ضلع لیہ) خود مختار ہے اور Financially بھی خود مختار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس M.C فتح پور میں جگہ جگہ سیوریج کا پانی کھڑا ہے کیونکہ سیوریج سسٹم بند ہے اور اس کا صفائی کا نظام خراب ہے Jetting مشین نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسائل پیش آرہے ہیں۔

(ج) کیا حکومت /MC- Jetting مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ مسائل حل ہو سکیں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی فتح پور (ضلع لیہ) خود مختار ادارہ ہے اور پنجاب مقامی حکومت و دیہی ترقی لاہور کے ماتحت کام کرتا ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی فتح پور میں جہاں کہیں بھی سیوریج بند ہوتی ہے اور پانی کھڑا ہوتا ہے تو فوری طور پر سکر مشین سے نکال دیا جاتا ہے۔ میونسپل کمیٹی فتح پور کے پاس جیٹنگ (Jetting) مشین نہ ہونے کی وجہ سے مسائل پیش آتے ہیں اور ان کو حل کرنے کے لئے میونسپل کمیٹی کروڑ اور میونسپل کمیٹی چوک اعظم سے گزارش پر جیٹنگ مشین منگواتے ہیں اور مسائل کو حل کرتے ہیں۔

(ج) ادارہ ہذا کے پاس فنڈز کی کمی ہے۔ جیٹنگ مشین کی خریداری کے لئے جلد از جلد فنڈز مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ ایم سی فتح پور میں سیوریج سے متعلقہ مسائل حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد اطہر مقبول!

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! جز (ب) کا جواب دیتے ہوئے محکمے نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ محکمہ فرماتا ہے کہ جب بھی ضرورت ہوتی ہے تو Jetting Machine and Sucker Machine وہاں آ جاتی ہے۔ یقین کریں کہ لوگ بے چارے دس دس دن، پندرہ پندرہ دن

شکایت کرتے رہتے ہیں۔ چوک اعظم کے اپنے مسائل ہیں اور کروڑ شہر کے اپنے مسائل ہیں اور اس میونسپل کمیٹی کی earnings بھی کافی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد اطہر مقبول! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی! آپ کی بات غلط ہے آپ کی کوئی Jetting Machine or Sucker Machine نہیں ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! محکمہ نے کہا ہے کہ ہمارے پاس Jetting Machine نہیں ہے۔ محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ جب ہمیں ضرورت ہوتی ہے تو ہم کروڑ میونسپل کمیٹی یا چوک اعظم میونسپل کمیٹی سے Jetting Machine منگوا کر استعمال میں لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کا کہنا یہ ہے کہ آپ کا response time مناسب نہیں ہے۔ آپ معزز ممبر کو assure کر دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں خود بھی دیکھ لیتا ہوں اور میں معزز ممبر کو assure کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ مزید ہم کوشش کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹیوں میں جہاں جہاں requirements ہیں اُن کو ہم پورا کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد اطہر مقبول! وزیر موصوف آپ کو assure کر رہے ہیں کہ in future اگر کوئی ایسا کیس ہوتا ہے تو They will provide it.

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا کہ یہ Jetting Machine کا جلدی arrangement کر لیں گے۔ وہاں پر کروڑوں روپے کی sewerage line ڈالی ہوئی ہے اور چونکہ وہ ریتلا علاقہ ہے تو Jetting کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ وزیر موصوف مہربانی کر کے کوئی time line ہی دے دیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو کچھ حوصلہ ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے پچھلے ہفتے بجٹ کا ایک پورا session رکھا تھا اُس میں، میں نے پورے ایوان کو بتایا تھا کہ ہم باقاعدہ ایک outsource model پر جا رہے ہیں جس میں ہم companies کو outsource

کریں گے تو جہاں جہاں machinery requirement ہو گی وہ companies, requirements پوری کریں گی چاہے وہ machines, hire کریں یا خریدیں۔

جناب سپیکر: یہ تمام میونسپل کمیٹیوں کے لئے universal ہو گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کی میونسپل کمیٹیوں کے لئے universal ہو گا۔

MR SPEAKER: Athar Sahib, it will be taken care of Insha Allah.

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب شعیب امیر!

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اس سوال کے جواب میں کہا ہے کہ میونسپل کمیٹی فتح پور کے لئے چوک اعظم اور کروڑ سے Jetting Machine آ جاتی ہے تو چوک اعظم میونسپل کمیٹی میرے حلقے کے اندر ہے اور میرے حلقے میں بھی دو میونسپل کمیٹیاں ہیں اُن کے اندر بھی وہ واحد Jetting Machine ہے اور وہی Jetting Machine دوسرے اضلاع میں بھی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ ہمارے پاس یہ shortages ہیں۔

جناب سپیکر: جناب شعیب امیر! وزیر موصوف اس کو address کرنے کا آپ کو assure کر رہے ہیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! وزیر موصوف ہمیں کوئی time line دے دیں کہ اس time line کے تحت ضلع لیہ کی میونسپل کمیٹیوں کو Jetting Machines مل جائیں گی کیونکہ funds بھی ہیں اور الحمدللہ چوک اعظم میونسپل کمیٹی یا باقی میونسپل کمیٹیوں کی earnings سب سے زیادہ ہیں تو ہمیں ایک time line دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہم waste management system کو لے کر باقاعدہ ایک outsource model میں جا رہے ہیں اُس کے تحت جب اُس تحصیل کا contract award کیا جائے گا تو requirement of machinery اُس کا حصہ ہو گا اور ہم پورے پنجاب کو چار ماہ کے اندر اندر outsource کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ (قطع کلامیاں)

But just to Shah g! I am not allowing more than the permitted supplementary questions, we just have اُس دن پورے ہاؤس نے forming it a committee of the House. We have taken it at par with the National Assembly, so three have been said and done. ابھی اس سوال کے محرک خود کھڑے ہیں تو آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد اطہر مقبول! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ہم یہ پالیسی بنا رہے ہیں۔ میرے علم کے مطابق might be یہ درست کہہ رہے ہوں لیکن محکمہ بتا رہا ہے کہ ہم sewerage کا contract نہیں دے رہے یہ صرف صفائی اور open drainage کا contract ہو گا اور sewerage system کو محکمہ خود ہی own کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے اُس دن بھی گزارش کی تھی کہ اس میں drains and sewerage کی desilting شامل ہو گی اور جب desilting proper ہو گی تو ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ویسے بھی بنیادی چیز یہ ہے کہ جب ہم waste کو collect نہیں کرتے تو یہ waste, drains and sewerage میں جاتا ہے جس کی وجہ سے blockage ہوتی ہے پھر پانی گلیوں میں کھڑا ہوتا ہے تو ہم اس کا complete solution لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جناب احمد خان!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 121 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں قبرستان کی تعداد ان کی گنجائش اور ماڈل قبرستان بنانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

***121: جناب احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت لاہور شہر کی کل آبادی کتنی ہے؟

(ب) لاہور شہر میں اس وقت کل کتنے قبرستان کتنی کتنی اراضی پر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش ختم ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں عوام الناس کی اس پریشانی کو ختم کرنے کے لئے ماڈل قبرستان بنانے کی تجویز زیر غور ہے اگر ہاں تو یہ قبرستان کہاں کہاں اور کتنی اراضی میں بنائے جا رہے ہیں نیز اس میں کیا کیا سہولیات رکھی جائیں گی؟

(ہ) یہ ماڈل قبرستان کب تک فنکشنل کر دیئے جائیں گے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) اس وقت لاہور شہر کی آبادی 13,004,135 ہے۔ (بمطابق مردم شماری 2023)

(ب) لاہور شہر میں کل قبرستانوں کی تعداد 849 ہے۔ علاوہ ازیں میانی صاحب قبرستان کا رقبہ 1206 کنال ہے اس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ: اس میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے قبرستان شامل نہ ہیں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ لاہور شہر کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش کم ہوتی جارہی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں عوام الناس کی اس پریشانی کو ختم کرنے کے لئے محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ضلع لاہور کے زیر نگرانی درج ذیل ماڈل قبرستان بنائے گئے ہیں:۔

1. Establishment of Shehr-e-Khamoshan Model Graveyard at Raiwind Road near Darbar Soofi Milan Deen, Lahore.
2. Shehr-e-Khamoshan Model Graveyard at Kahna Nau Road-Passage to Ghang Sharif, Lahore.
3. Shehr-e-Khamoshan Model Graveyard at near village Ahloo on Kat Road, Tehsil Cantt, Lahore.
4. Model Graveyard at Soa Asal Bedian Road, Mouza Dhulla Kulla, Tehsil Cantt. Lahore.

ماڈل قبرستانوں کی اراضی اور فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام قبرستان فنکشنل ہو چکے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جُز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے۔ اس میں میانی صاحب قبرستان کا رقبہ 1206 کنال بتایا گیا ہے۔ وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ میانی صاحب قبرستان کا قبضہ پوری 1206 کنال پر ہے یا یہ صرف کاغذوں میں ہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میانی صاحب قبرستان کا رقبہ 1206 کنال ہے۔ ہمارے پاس محکمہ کی طرف سے معلومات آئی ہیں کہ قبضہ کے حوالے سے

کوئی شکایت نہیں ہے۔ اگر ہے تو لیڈر آف اپوزیشن بتائیں گے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ہمارے پاس ایسی کوئی معلومات نہیں ہیں۔ یہ 1206 کنال رقبہ گورنمنٹ کے پاس ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، احمد خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اگر یہ معلومات کی بات کر رہے ہیں تو پھر یہ میرا ضمنی سوال نہیں ہو گا کیونکہ میں تو معلومات فراہم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ محکمہ میرے پاس بھی رہا ہے اس وقت 911 کنال اراضی پر لوکل گورنمنٹ کا قبضہ تھا اور باقی پر encroachment تھی۔ ہم نے بھی کوشش کی تھی۔ اس لئے میں ان کو یہی کہوں گا کہ یہ کوشش کر کے اپنا 1206 کنال رقبہ پورا کریں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! اس کی mutation آپ کے نام ہو گی لیکن illegal encroachers بھی ہوں گے جیسا کہ ملک صاحب نے بتایا ہے۔ اگر ایسے cases ہیں تو آپ اس کے مطابق ان کو دیکھ لیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں اسے چیک کروالیتا ہوں اور اس حوالے سے لیڈر آف دی اپوزیشن اور ہاؤس کو آگاہ بھی کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جز (د) کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں عوام الناس کی اس پریشانی کو ختم کرنے کے لئے ماڈل قبرستان بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ضلع لاہور کے زیر نگرانی درج ذیل ماڈل قبرستان بنائے گئے ہیں۔ میرا سوال تو یہ ہے کہ کیا آئندہ نئے قبرستان بنائے جائیں گے اور شہر خاموشاں اتھارٹی کا کیا بنا ہے؟ میرا سوال ان کے جواب سے مختلف ہے۔ اس حوالے سے وزیر صاحب اپنے محکمہ کو حکم دیں کہ اس سوال کے جواب کو update کیا جائے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہاں پر پانچ قبرستانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس اس وقت قبرستانوں میں capacity موجود ہے۔ یہ جو پانچ ماڈل

قبرستان بنے ہیں۔ اس کی فہرست دی ہوئی ہے۔ اس میں آخری نمبر پر کاہنہ کا چھا کا قبرستان ہے۔ وہاں 1437 قبریں موجود ہیں اور باقی جگہ خالی ہے۔ پہلے چار قبرستانوں میں بھی جگہ ہے۔ میں جمعہ کو خود بھی ان قبرستانوں کا visit کر کے آیا تھا۔ ہمارے پاس رائے ونڈ میں ایک قبر بنی ہے باقی جگہ خالی پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے پاس جگہ موجود ہے اس لئے مزید اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم 1122 کی سروس بھی مہیا کرتے ہیں۔ اگر لوگوں کو یہ سہولت چاہئے ہو اور میت کو قبرستان پہنچانا ہو تو 1122 والے مفت سروس فراہم کرتے ہیں۔ وہ گھر سے میت لے کر قبرستان تک جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں ہے کہ لاہور شہر کی ایک کروڑ 30 لاکھ سے زائد آبادی ہے اور 849 قبرستان ہیں۔ اس تناسب سے ایک قبرستان 15 ہزار آبادی کے لئے موجود ہے۔ میرے شہر خانپور کی آبادی 2 لاکھ 75 ہزار ہے اور تین قبرستان ہیں۔ وہاں پر قبرستانوں کی اشد ضرورت ہے۔ وہاں حکومت کی 25 ایکڑ اراضی available ہے۔ کیا منسٹر صاحب پسند فرمائیں گے کہ وہاں بھی حکومت ماڈرن شہر خاموشاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ ان کا ضمنی سوال لاہور سے متعلقہ نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! حکومت کی وہاں 25 ایکڑ اراضی available ہے۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس یہ معلومات نہیں ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ on the floor of the House commitment تو دے دیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ندیم قریشی کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ندیم قریشی صاحب کا سوال نمبر 141 pend کر دیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اگر قریشی صاحب چھٹی پر ہیں تو سوال کو pend کر دیتا ہوں نہیں تو یہ سوال dispose of ہو گا۔ آپ ان کے behalf پر لے لیں نہیں تو یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب حسن علی کا ہے۔ جی، حسن صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 55 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔65 کے عیسائی قبرستانوں کی چاردیواری بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***55: جناب حسن علی:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔65 گوجرانوالہ کے کسی بھی عیسائی قبرستان کی چار دیواری نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان قبرستانوں کی چاردیواری نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے سرکاری قبرستانوں کی اراضی پر قبضہ کر رکھا ہے اور کافی قبرستانوں کی زمین سے مٹی کھود کر گڑھے بنا دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ کے اقلیتی برادری کے قبرستانوں کی چاردیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے مالی سال 24-2023 میں کتنی رقم مختص ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) پی پی۔65 گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ کونسل کی حدود میں کل 12 مسیحی قبرستان ہیں جن میں سے 03 قبرستانوں بھٹی بھنگو، چک خلیل اور بھمووالی مسیحی قبرستانوں کی چار دیواری مکمل ہے باقی 09 قبرستانوں کی چار دیواری نہیں ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ میں پی پی 65 کی حدود میں واقع کسی سرکاری قبرستان کی اراضی پر کسی قسم کا قبضہ نہ ہے اور نہ کسی قبرستان کی زمین سے مٹی کھود کر گڑھے بنائے گئے ہیں۔

(ج) 09عدد مسیحی قبرستان جن کی چاردیواری نہ ہے جن کے تخمینہ جات تیار کئے گئے ہیں جن کی کل مالیت مبلغ 27.423 ملین روپے بنتی ہے کو حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 25-2024 میں شامل کرنے کی منظوری لی جائیگی۔ منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، حسن صاحب! کوئی ضمنی سوال۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جواب آیا ہے بالکل غلط ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ کل 12 قبرستان ہیں مگر حقیقت میں وہاں 21 قبرستان ہیں۔ وہاں جھنگی ایک جگہ ہے جہاں کا میں نے خود visit کر کے دیکھا ہے۔ وہاں مسیحی قبرستانوں کی جگہ سے مٹی کھود کھود کر مسلمانوں کے قبرستان میں ڈالی گئی تھی اور مسیحیوں کے قبرستان کی جگہ نیچے ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! It's a very serious concern

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے یہ بات کی ہے تو میں اسے چیک کروالیتا ہوں۔ یہ سوال پی پی۔65 کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! Christion پہلے ہی ایک minority ہیں اور side line ہیں۔ ان کے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ ان کے پاس قبروں کے لئے جگہ نہیں ہے اور جو ان کے قبرستان ہیں وہاں پر majority ان کی جگہ کو misuse کر رہی ہے۔ یہ حسن صاحب کہہ رہے ہیں۔ اس پر آپ جواب دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ جز(ج) کے جواب میں دیکھیں تو ہم نے ان کے قبرستانوں کی چاردیواری کے لئے تخمینہ لگوایا ہے۔ یہ چاردیواری اس لئے کی جائے گی کہ اگر وہاں سے مٹی اٹھانے کا معاملہ ہے تو اسے بھی روکا جا سکے۔ میں معزز ممبر کی باتوں کو خود بھی verify کر لیتا ہوں۔ اگر ایسی صورتحال ہے تو ہم ان شاء اللہ اس کا پورا مداوا کریں گے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر نے بالکل صحیح point out کیا ہے۔ Christion Community بڑی marginalize ہے۔ اگر وہاں پر یہ صورتحال ہے تو یہ ان کے لئے بہت بڑی تکلیف ہے۔ ان

کے قبرستانوں کے حوالے سے problem ہے۔ یہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں اپنی میت دفن نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس حوالے سے جامع حکمت عملی آنی چاہئے لیکن جہاں پر انہیں کوئی سہولت میسر ہے تو وہاں پر اگر کوئی majority کے فریقین قبرستان سے مٹی اٹھا کر ان کے لئے مشکل پیدا کر رہے ہیں تو آپ معزز ممبر کی شکایت کو حل کرنے کی یقین دہانی کرائیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں ensure کرتا ہوں۔ مجھے اس کے حل کے لئے وہاں کا visit کرنا پڑا تو میں ضرور visit بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب حسن صاحب! I hope you are satisfied

جناب حسن علی: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب حسن علی کا ہے۔ جی، حسن صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 58 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ پی پی۔65 کے گاؤں / چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***58: جناب حسن علی:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 65 گوجرانوالہ میں حکومت کی طرف سے کسی بھی گاؤں / چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کے گاؤں / چکوک اس دور میں بھی آلودہ / مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں علاقہ میں پیٹ اور دیگر موذی امراض بہت زیادہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت پی پی۔ 65 میں ہر یوسی لیول پر فوری فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ میں کسی بھی گاؤں / چکوک میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا ہے علاقہ میں پیٹ اور دیگر موذی امراض بہت زیادہ ہونے کے متعلق محکمہ ہیلتھ ہی بتا سکتا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب نے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے لئے آبِ پاک اتھارٹی قائم کی ہے جو محکمہ ہاؤسنگ کے ماتحت کام کرتی ہے۔ اس بارے محکمہ ہاؤسنگ سے پوچھا جانا مناسب ہو گا، مزید یہ کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں ڈسٹرکٹ کونسل یوسی لیول تک فلٹریشن پلانٹس نصب کر دے گی۔.

جناب سپیکر: جی، حسن صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا funny answer دیا گیا ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ واقعی نصب نہیں ہے اور بیماریوں سے متعلق ہیلتھ والے بتا سکتے ہیں۔ اس کا مقامی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرے پاس اس کے proves ہیں کہ کافی زیادہ علاقوں میں گورنمنٹ کی طرف سے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگے ہوئے ہیں اور functional بھی ہیں۔ That was pertaining just to PP-65 اس کے جز(ب) کے جواب میں آب پاک اتھارٹی کی بات کی گئی ہے۔ لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنا ان کا بنیادی حق ہے مگر آب پاک اتھارٹی نے بھی ایک فلٹریشن پلانٹ بھی نہیں لگایا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں اس معاملہ کو جمعہ کے دن کی debate کے ساتھ منسلک کروں گا۔ یہ جواب لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بالکل درست ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے پورے ہاؤس کے سامنے گزارش کی تھی کہ ہماری بہت سی واٹر سپلائی سکیمیں اور واٹر فلٹریشن پلانٹس پبلک ہیلتھ انجینئرنگ والے لگاتے رہتے ہیں۔ میں نے اس دن پالیسی سٹیٹمنٹ بھی دی تھی کہ حکومت پنجاب ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا مستقل حل لے

کر آ رہی ہے اور ایک entity ہو گی جس کے under سارے کام ہوں گے تا کہ اس کی responsibility fix کی جا سکے۔

جناب سپیکر! مقامی حکومت سے متعلق جواب بالکل ٹھیک ہے۔ ان سے متعلق کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ وہاں نہیں ہے۔ اگر ہیں تو وہ دوسرے محکموں سے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، حسن صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ میرے حلقہ میں کل ساڑھے 14 یونین کونسلیں ہیں۔ ان میں ایک بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ active نہیں ہے۔ That is the basic right of every citizen to have the clean water

جناب سپیکر: وزیر صاحب! حسن صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے حلقہ میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ بھی working میں نہیں ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں پھر وہی گزارش کروں گا اور مجھے آج بھی وہ figure یاد ہے کہ 5299 واٹر سپلائی سکیمیں تھیں جن میں سے 2004 بند پڑی تھیں۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب! سوال واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلق ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اسی طرح واٹر فلٹریشن پلانٹس پبلک ہیلتھ انجینئرنگ والے لگاتے تھے تو ان کی O&M ان کے پاس نہیں ہوتی تھی۔ اس طرح معاملات جب تک چلتے رہے ہیں وہ چلتے رہے۔ اب مجھے یقیناً Housing Department سے اس کی information لینی پڑے گی۔ وہ لوکل گورنمنٹ کے تحت کام نہیں کرتے۔ اس لئے جو information ہمارے پاس تھی وہ میں نے بتا دی ہے۔ میں نے آگے way forward میں بھی بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، حسن صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! اس میں میری یہ ہی submission ہے کہ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں ڈسٹرکٹ کونسل یونین کونسل level پر filtration plants

نصب کر دے گی فنڈز تو کچھ عرصے میں available ہو بھی جائیں گے تو کوئی tentative date دے دیں کہ جس میں ہم بھی کسی کو جواب دے سکیں کہ یہ filtration plants بن جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہاں پر یہ water filtration کے حوالے سے جو مسائل ہیں ان کو آپ دیکھیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں پھر سے گزارش کر دوں actually مسئلہ یہ ہے کہ multiple departments water filtration plants لگاتے ہیں اور پھر اس کی ذمہ داری نہیں اٹھاتے اسی لئے چیف منسٹر پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم کسی ایک entity کے ذریعے یہ کام کروائیں گے for example جیسے Aab-e-Pak Authority ایک بنی ہوئی ہے تو اسی طرح سے اس سے پہلے صاف پانی اتھارٹی بھی رہی ہے یہ کسی ایک اتھارٹی کے ذمے ہو گا اور ان شاءاللہ یہ بھی ہم ان کو ensure کرواتے ہیں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ان پانچ سالوں میں لوگوں کو صاف پانی کا بھی solution دے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 63 ہے اور جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جی ٹی روڈ مناواں سے باغ والی پلی تک سیوریج سسٹم نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***63: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ مناواں لاہور باغ والی پلی سے لے کر سوئی گیس روڈ مومن پورہ روڈ تک سیوریج کا نظام نہیں ہے؟

(ب) سیوریج کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے گھروں کا پانی سڑک پر آ جاتا ہے اور گاڑیوں کا کیا پیدل چلنا بھی مشکل ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باغ والی پلی (سوئی گیس روڈ) میں سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ مناواں باغ والی پُلی سے لے کر سوئی گیس روڈ مومن پورہ روڈ تک سیوریج کا نظام نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سوئی گیس روڈ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہتا ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں نالہ کی تعمیر کے لئے دفتر ہذا کی جانب سے مبلغ 38.518 ملین روپے کا تخمینہ تیار کر لیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر نالہ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

PC-1 کی کاپی تتمہ "الف" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال اس سے related ہے جو recently آپ نے Adjournment Motion take up کیا تھا۔ میرا سوال بھی اسی سے ملتا جلتا ہے لیکن اس کے اندر جز (ج) میں ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر نالے کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا جبکہ جز (الف) اور (ب) میں ڈیپارٹمنٹ مان رہا ہے کہ وہاں پر صورتحال بہت زیادہ خراب ہے اور جگہ جگہ پانی کھڑا رہتا ہے تو میری honorable minister صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ اس کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی کیونکہ وہاں پر گندگی کے ساتھ سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے وہاں بیماریاں بھی پھوٹ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں لاہور کے حوالے سے چیف منسٹر پنجاب کا already اس پر ان کا ایک فیصلہ بھی ہے کہ لاہور کو ہم revamp کرنے

جارہے ہیں اور اس میں بھی ہم باقاعدہ اس کا permanent solution دیں گے۔ جہاں سیوریج کے مسائل ہیں وہ بھی حل ہوں گے جہاں drainage کے مسئلے ہیں وہ بھی حل ہوں گے جہاں گلی نالی سڑکیں بننے والی ہیں وہ بھی بنیں گی تو یہ phase wise کام شروع ہونا ہے اس کی تفصیل اس وقت تو میرے پاس نہیں ہے میں اپنی بہن کو وہ تفصیل provide کر دوں گا تاکہ جو specifically جس علاقے کے بارے میں یہ بات کر رہی ہیں وہ کس phase میں آرہا ہے تو میں ان کو بتادوں گا لیکن اس پر ان شاءاللہ فوری کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین I hope this satisfies your question

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی سید رفعت محمود!

جناب رفعت محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 87 ہے اور جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم حلقہ پی پی۔24 سوہاوہ شہر میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

***87: سید رفعت محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔24 (ضلع جہلم) سوہاوہ شہر کے اندر واٹر سپلائی سکیم مکمل طور پر فلاپ ہو چکی ہے جس سے رہائشیوں کو پانی کی قلت کا سامنا ہے؟

(ب) مذکورہ شہر کو واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے کب سے خراب ہیں نیز جو خراب ہیں ان کو حکومت کب تک ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ واٹر سپلائی ٹیوب ویلز کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر پچھلے تین سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا سوہاوہ شہر کے رہائشیوں سے گھر وار کتنا ماہانہ بل وصول کیا جارہا ہے اور یہ رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی جارہی ہے اب تک کتنی رقم جمع ہوئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی پچھلے دوسالوں میں خرچ کردہ رقم اور جمع شدہ رقم کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) سوہاوہ شہر میں واٹر سپلائی بکڑالہ 1988 اور واٹر سپلائی ڈونگی سکیم 2007 میں تعمیر ہوئی ہیں اور دونوں چل رہی ہیں خراب ہونے کی صورت میں مشینری کو فوراً مرمت کروایا جاتا ہے۔ بکڑالہ اور ڈونگی دونوں واٹر سپلائیز شہر سے تقریباً 12 کلومیٹر دور ہیں

(ب) واٹر سپلائی بکڑالہ میں ایک کنواں ہے اور واٹر سپلائی ڈونگی میں چار کنویں ہیں جن سے اس وقت سوہاوہ شہر کو پانی کی سپلائی ہو رہی ہے۔ خراب ہونے کی صورت میں واٹر سپلائی مشینری کو روزمرہ بنیاد پر ٹھیک کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ پبلک ہیلتھ دونوں واٹر سپلائی سکیموں کی مزید بہتری کے لئے سروے کر رہا ہے تاکہ مشینری اور ڈسٹری بیوشن لائنوں کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیمز کی سالانہ مرمت و تعمیر پر تین سالوں میں ہونے والے خرچہ کی تفصیل:۔

2021-22 میں خرچہ تقریباً 0.283 ملین ہے

2022-23 میں خرچہ تقریباً 3.98 ملین ہے

2023-24 میں خرچہ تقریباً 2.30 ملین ہے

(د) جولائی 2023 سے -/500 روپے فی گھر بل وصول کیا جارہا ہے

جنرل اکاؤنٹ میں بل جمع ہو رہا ہے۔

2022-23 کی انکم 2.31 ملین ہے اور خرچہ تقریباً 3.98 ملین ہے

2023-24 کی انکم 1.6 ملین ہے اور خرچہ تقریباً 2.30 ملین ہے

جناب سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال ہے۔

جناب رفعت محمود: جناب سپیکر! جی میرا ضمنی سوال ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ سوہاوہ شہر میں دونوں واٹر سپلائی سکیمیں صحیح چل رہی ہیں سوہاوہ شہر کے اندر لوگوں کو 15 دن کے بعد پانی مل رہا ہے اور سوہاوہ کے شہری پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں اور وہاں پر tanker mafia کا راج ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب he is not satisfied with your answer وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ان کی آواز بہت دھیمی تھی ان سے درخواست ہے کہ دوبارہ repeat کر دیں exactly آپ کیا سوال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی رفعت صاحب تھوڑا loudly بتائیں۔

جناب رفعت محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ سوہاوہ شہر میں واٹر سپلائی سکیم صحیح چل رہی ہیں میری گزارش یہ ہے کہ سوہاوہ کے شہری پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں وہاں پر 15 دن بعد ایک گھر کو پانی ملتا ہے وہاں پر جو واٹر سپلائی ٹینکر ہیں ان کا راج ہے لوگ پانی خریدنے پر مجبور ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ واٹر سپلائی سکیم صحیح چل رہی ہے وہ تو بری طرح سے ناکام ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا جو جواب سوہاوہ شہر کی واٹر سپلائی سکیمز ہیں اس میں محکمہ یہ بتا رہا ہے کہ وہ صحیح چل رہی ہیں لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر 15، 15 دن پانی نہیں آتا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں جو محکمہ کی طرف سے جواب ہے وہ دو واٹر سپلائیز کے بارے میں ہے یہ بات حقیقت ہے کہ یہ دو سکیمیں سوہاوہ شہر کے لئے enough نہیں ہیں اور یہ پرانی بنی ہوئی ہیں 1988 اور 2007 تب یہ دو سکیمز بنی تھیں یہ ان کی بات ٹھیک ہے کہ یہ enough نہیں ہے وہاں پر مزید واٹر سپلائیز سکیمز کی ضرورت ہے تو اس سلسلے میں فنڈز کی دستیابی کے حوالے سے کوشش کرتا ہوں چاہے اگر میونسپل کمیٹی کے پاس نہیں ہے تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ اس سکیم کے ذریعے وہاں پر کوئی ایڈیشنل واٹر سپلائی connection دے دیں۔

جناب سپیکر: سوہاوہ شہر ایک میونسپل کمیٹی ہے تو اس میں آپ ensure کریں کہ وہاں کے residents کو پانی تو پورا ملے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Riffat Sahib! I hope this satisfies your question.

جناب رفعت محمود: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے جز (ب) میں ہے کہ واٹر سپلائی سکیم کی دوبارہ پبلک ہیلتھ والے سروے کر رہے ہیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جو سروے کر رہے ہیں وہ وہیں پر دوبارہ کر رہے ہیں اور پھر یہ کہیں گے وہ سکیم ناکام ہو گئی اور حکومت کا کروڑوں روپے ضائع ہو جائے گا تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں سے تین کلو میٹر پر Teenpura Dam ہے پبلک ہیلتھ اس ڈیم پر جا کر سروے کریں اور وہاں سے واٹر سپلائی کی کوئی سکیم دی جائے تا کہ شہریوں کا مستقل بنیاد پر مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: ویسے تو normally in supplementary questions, suggestions نہیں ہوتی لیکن اگر وہاں پر rightfully ان کے نوٹس میں کوئی ایسی چیز ہے کہ اگر وہاں پر available کوئی ڈیم ہے تو آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں میونسپل کمیٹی سے کہہ کر اس پر سروے کروالیتا ہوں اور انفارمیشن شیئر بھی کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I want your interpretation یہ کہاں پر لکھا ہے کہ you can always suggest نہیں دے سکتے۔ جب آپ ضمنی سوال کرتے ہیں suggest کے یہ اس میں discrepancy ہے یہ اس میں fall back or fall out ہے تو اس میں پتا ہو گا کہ اب suggest کر رہے ہیں where is the legal bar on a suggestion?

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بھجوا رہا ہوں let me go through it I will just give you after this رولز کے اندر ہے آپ ایسا کریں۔ اس میں آپ supplementary question raise کر سکتے ہیں تقریر نہیں کر سکتے suggestion نہیں دے سکتے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! If it is relevant we can give the suggestion

جناب سپیکر: رانا صاحب میں نے اس حد تک ان کو allow کیا اور ان سے کہا کہ آپ بتائیں کہ وہ local knowledge پر کہہ رہے ہیں۔ جی رفعت صاحب Does it satisfy your question?

جناب رفعت محمود: جناب سپیکر! بس آخری بات ہے اس ضمن میں چاہتا ہوں کہ اگر سوہاوہ شہر کو تین عدد ٹینکر حکومت فراہم کر دے ابھی تک جو ہماری واٹر سپلائی سکیم ناکام ہو چکی ہے۔ جس طرح WASA کے پاس ٹینکر ہیں تو اس کی مدد سے ان کو پانی مل رہا ہے اس طرح سوہاوہ کی میونسپل کمیٹی کو تین عدد ٹینکر مل جائیں تا کہ فوری طور پر لوگوں کے مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ immediately اس کے resolve کے لئے کہہ رہے ہیں آپ کوئی ٹینکر سپلائی کر سکتے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں اس کو دیکھ لیتا ہوں جو ممکن ہو سکے گا ان کے لئے کریں گے۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میں نے اس پر ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! ابھی صرف دو ضمنی سوال ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تین ہو چکے ہیں میں ساتھ ساتھ گنتی کر رہا ہوں جی please۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب وہ چھٹی پر ہیں تو میرا خیال ہے پھر pend کر دیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی امجد صاحب on her behalf.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 98 ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: He has the floor چلیں سمیع صاحب کبھی کبھار کھڑے ہوتے ہیں آپ ان کے احترام میں بیٹھ جائیں۔ وہ اصرار کر رہے ہیں شاید کوئی کام کی بات ہو۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں یہ روایت آپ نے ڈال دی ہے کہ ایک ممبر سوال ڈالتا ہے اور اِس کے بعد وہ گھر بیٹھ جاتا ہے۔ میں تقریباً اِس سیشن میں تو مسلسل دیکھ رہا ہوں کہ کوئی ممبر اتنی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ اگر اُس نے سوال ڈالا ہے اور جس دن اُس کا سوال ہے وہ ہاؤس میں نہیں آیا تو کم از کم وہ سیکرٹری یا سپیکر کے نام تحریری طور پر کچھ دے دے کہ میرے اِس سوال کو pending کر دیا جائے۔ آپ کی یہ صوابدید ہے، ممبر آئے نہ آئے آپ اِس سوال کو pending کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر کم از کم اِس حد تو رکھیں کہ اِس نے محنت کی ہے تو وہ آ کر اِس سوال کا سپلیمنٹری سوال کرے۔

جناب سپیکر: سمیع صاحب! آپ درست کہہ رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: اگر آپ نے کسی کے behalf پر دوسرے ممبر کو اجازت دی تو پیچھے جو بہت سارے سوالوں کی ایک لسٹ لگ جائے گی۔ میں آپ کو آگاہ کرنا چاہ رہا ہوں یا میری رائے ہے کہ پہلے سوال ہی pend کرتے جائیں گے۔ کسی کے behalf پر کوئی سوال میں اُٹھ کر لے لُوں گا تو اِس طرح نیچے باقی سوالات کی باری آتے چھ چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اِس سوال کو take up کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سمیع صاحب! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ امجد علی جاوید صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ سمیع صاحب کی رائے کا احترام کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے اِس گیلری سے میری "گستاخیوں کی پہلی dose" مجھے مل گئی ہے تو اِس کے باوجود بھی میں اپنے کام جس کا میں نے حلف اٹھایا ہے، وہ میں کرتا رہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ کو dose کیا ملی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اِس ہاؤس میں خود کو ہلکا نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں، امجد صاحب! Allow me to continue with this یا تو آپ مت گھبرائیں۔ آپ کُھل کر بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں گھبرا نہیں رہا بلکہ میں صرف ہاؤس میں ریکارڈ کروا رہا ہوں کہ یہ کام شروع ہوا ہے اور اسے کہاں تک جانا ہے یہ اگلی بات ہے۔ میں اِن افسران کی نااہلیوں اور نالائقیوں جس کی یہ کالک سیاسی لوگوں کے مُنہ پر ملتے ہیں، میں اِس کا آپریشن کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: امجد صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اِس گلے سڑے نظام کی جراحی میں ان شاءاللہ کرتا رہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ کا سوال ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! I have to continue with the business sir ایک منٹ تشریف رکھیں۔ کیونکہ میں نے floor حنا پرویز بٹ کو دیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: امجد صاحب! کا بڑا concern ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ راؤ صاحب! دسو تسی کیہ گل اے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! چودھری امجد علی جاوید صاحب کے چند دن پہلے ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات تھے۔ یہ کتنی بُری بات ہے کہ ایک ممبر بڑی محنت کر کے سوال کرتا ہے تو باقاعدہ ڈی سی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایک message دیا کہ اِن کے بھتیجے کا اڈا بند کر دیا جائے۔ ایک معزز ممبر کے لئے بڑی shame ہے تو اِس کی انکوائری کروائی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راؤ صاحب! تشریف رکھیں۔ We will take a very serious cognizance of this matter اگر یہ ایسی بات ہے کہ کوئی معزز رکن اسمبلی ہاؤس میں اپنی محنت کے ساتھ سوالات لاتے ہیں تو اُن کے ساتھ high handedness ہوتی ہے اور کیوں ہوتی

ہے؟ راؤ صاحب! Thank you very much for informing the House we will see to it.جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 172 ہے اور اِس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سابقا حکومت میں لاہور کی صفائی کا معاہدہ ختم کرنے سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***172: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا حکومت کے دور میں ترک کمپنی اوز پاک اور البراک کے ساتھ لاہور کی صفائی کے معاہدے ختم کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ترک کمپنیوں کو کروڑوں روپے کی ادائیگیاں بھی نہیں کی گئی تھیں اور ان کی مشینری بھی قبضے میں لے لی گئی تھی؟

(ج) کیا سابقا حکومت نے لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے ہٹ کر کسی اور کمپنی سے لاہور کا کچرا اٹھانے کا معاہدہ کیا تھا؟

(د) یہ معاہدہ کس کمپنی سے ہوا تھا اور کتنی مالیت کا معاہدہ تھا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ 21۔ دسمبر 2020 میں ترک کمپنی اوز پاک اور البراک کے ساتھ لاہور کی صفائی کا معاہدہ ختم کر دیا گیا تھا۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے ترک کمپنی اور اوز پاک کو لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے سال 2023 میں تمام رقوم کی ادائیگی کر دی تھی جس کی بنیاد پر اوز پاک اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے درمیان Settlement Agreement پر بھی دستخط ہو چکے ہیں اور مشینری اور گاڑیاں مع تمام سامان کی ادائیگی بھی کر دی گئی ہے۔

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے قبضہ میں جو مشینری اور گاڑیاں ہیں اس میں سے 80 فیصد ناقابلِ استعمال ہیں۔ سیٹلمنٹ ایگریمنٹ کی کاپی تتمہ "الف" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ البراک کے ساتھ حکومت کی ہدایات پر ادائیگیوں پر بات چیت اور میٹنگز جاری ہیں۔ جیسے ہی البراک کے کلیمز کا حتمی فیصلہ ہو گا، ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی خود ہی اس کی صفائی اور کچرا اٹھانے کا کام سر انجام دے رہی ہے۔ صرف سیکنڈری ویسٹ کے لئے لوکل ٹرانسپورٹرز کو کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کسی کمپنی کے ساتھ کوئی معاہدہ ہی نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ضمنی سوال کریں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز(الف) سے ہے کہ ترکش کمپنی "اوزپاک" اور "البراک" کے ساتھ لاہور کی صفائی کا کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کنٹریکٹ کس اتھارٹی نے ختم کیا اور اِس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا صفائی کے ناقص ہونے کی کوئی شکایات موصول ہوئیں یا کوئی اور وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! لاہور کی صفائی کے حوالے سے آپ کو معلوم ہے کہ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ اور آج کے وزیر اعظم میاں شہباز شریف صاحب نے بڑے انقلابی اقدامات اٹھائے۔ لاہور میں ویسٹ کمپنی بنی اور باقاعدہ میرٹ کے اوپر "البراک" اور "اوزپاک" کمپنیوں کو کنٹریکٹ جب award کئے گئے تو اس وقت لاہور کی صفائی کا معیار بڑا بہتر ہو گیا لیکن یہ معاملات 21۔دسمبر 2020 کو اُس وقت کی حکومت نے ختم کیا تھا۔ میں اِس کی تفصیل میں تو نہیں گیا کیونکہ سوال میں وجوہات کا تو نہیں پوچھا گیا تھا اِس لئے میں تفصیل میں نہیں گیا لیکن میں یہ ضرور آپ کو ensure کرتا ہوں کہ تفصیل میں جا کر اِس کا پتا کروائیں گے

کہ اِس کنٹریکٹ کو ختم کرنے کے پیچھے مقاصد کیا تھے اور جو بھی معاملات ہیں میں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو اور معزز ممبر کو بتادوں گا۔

جناب سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ! Minister sahib is not acquainted with the details تو میرا خیال ہے کہ this satisfies your question.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جی، ٹھیک ہے جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ج) سے متعلق ہے کہ "سیکنڈری ویسٹ کے لئے ایک local transportation کو کنٹریکٹ دیا گیا" کیا وہ کنٹریکٹ کسی کمپنی کے پاس ہے یا open ہے اور اِس کنٹریکٹ کی مالیت اور اِس کے عرصہ کی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے اور محکمہ سے تفصیل لے کر انہیں بتادوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، ویسے میں I do take serious concern to this کہ rather جو آپ جواب دے رہے ہیں یہ اِسی کی تفصیل ہے اور آپ کے پاس ہونی چاہئے تھی لیکن چلیں، چونکہ آپ کے پاس وہ تفصیل نہیں ہے تو حنا صاحبہ Minister Sahib is not acquainted with the details ٹھیک ہے۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈوگر صاحب! چلیں، محترمہ حنا پرویز بٹ given floor to Dogar sahib already آپ بیٹھیں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! محترمہ کو اپنا سوال کر لینے دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(د) میں ہے کہ کیا لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی صفائی کے لئے کسی کمپنی کے ساتھ معاہدہ کرنے جارہی ہے اور یہ کنٹریکٹ کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جز(د) میں تو ہے کہ یہ معاہدہ کس کمپنی سے تھا اور کتنی مالیت کا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سوال یہ ہے کہ یہ معاہدہ کس کمپنی سے ہوا تھا اور کتنی مالیت کا تھا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بتا دیں کہ are we planning in the coming future to make a contract with the company?

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ آئندہ کوئی ایسا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں وہی بات کروں گا کہ ہم باقاعدہ اِس کو تحصیل کی سطح پر out source کرنے جا رہے ہیں۔ لاہور میں اِس کو ٹاؤن کی سطح پر ان شاء اللہ اگلے چار ماہ میں کر دیا جائے گا۔ اِس وقت پری کوالیفکیشن کی phase میں ہے اور 31۔ مئی تک پری کوالیفکیشن کا process چل رہا ہے اور اِس کے بعد اِس کے contracting کا معاملہ پھر اِس کے بعد جب کنٹریکٹ award ہوں گے تو ایک time frame دیا جائے گا تاکہ کمپنیاں اِس میں شامل ہو سکیں تو یہ چار مہینے کا وقت ہے۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! اس سوال پر تین ضمنی سوالات ہو گئے ہیں I know that since long میں آپ کو floor نہیں دے سکا۔ اگلا سوال نمبر 205 بابر حسین عابد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے تو لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 208 بھی بابر حسین عابد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد بلال یامین!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 211 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈسٹرکٹ کونسل کی آمدن اور 2020-23 تک پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

***211: جناب محمد بلال یامین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں نیز 2022 تا 2023 میں نقشہ جات کی مد میں کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی نے سال 2020-21 تا 2022-23 میں کون کون سے پراجیکٹ پایہ تکمیل تک پہنچائے تحصیل وار ان پراجیکٹس کے نام اور ان پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کی آمدن کے ذرائع کی تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نیز ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کی نقشہ جات کی آمدن برائے سال 2022-23 مبلغ -/70,48,367 (ستر لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو ستاسٹھ روپے) ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کی جانب سے سال 2020-21 تا 2022-23 پایہ تکمیل تک پہنچنے والے منصوبہ جات کی تحصیل وار تفصیلات بشمول نام منصوبہ جات و لاگت تتمہ "ب" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میرے سوال کا بڑا مفصل جواب وزارت بلدیات کی طرف سے دیا گیا ہے لیکن اِس میں صرف number of errors ہیں جو میری انفارمیشن میں ہیں تو میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ضرور لانا چاہوں گا کہ اِس سوال کے دیئے گئے جواب کے صفحہ 16 پر آئیں اور ملاحظہ فرمائیں جو per یونین کونسل کے حساب سے محکمہ نے جواب دیا ہے۔ اِس میں اوپر heading میں یونین کونسل بھتیاں لکھا ہوا ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: بلال صاحب! آپ پڑھ دیں ناں. save the time.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! I am saving the time میں وزیر موصوف کو بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے اُنہیں جواب غلط دیا جارہا ہے کیونکہ اِس میں یونین کونسل بھتیاں میں ایسے گاؤں کے نام لکھے ہوئے ہیں جو میرے صوبائی حلقہ میں نہیں ہیں بلکہ وہ راجہ صغیر صاحب کے حلقے میں ہیں۔ نام اُوپر اِس یونین کونسل کا لکھا گیا ہے اور نیچے تفصیل میں entirely other صوبائی اسمبلی اور دوسری تحصیل کا دیا گیا ہے۔ میں نے آپ سے چیمبر میں بھی یہ گزارش کی تھی اور اب بھی مُلتمس ہوں کیونکہ محکمہ کو جواب ٹھیک دینا چاہئے Minister sahib is not aware of all the areas put the, department knows all the areas

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور اِس جواب میں کیا غلطی ہے؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بیان کر دیتا ہوں کہ مثال کے طور پر میں نے اِن سے پوچھا تھا کہ کیا فنڈز خرچ ہوئے ہیں اور اِن تمام منصوبوں کی تفصیل دی جائے۔ اب ایک یونین کونسل کی تفصیل دی گئی ہے کہ فلاں منصوبہ لگا ہے تو وہ area اِس یونین کونسل میں fall ہی نہیں کرتا اور اِس تحصیل میں fall ہی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ محکمہ کی طرف سے details laid on files ہیں جو table پر آپ کے پاس ہیں، اس کے صفحہ 16 پر probably صرف وہ بتا رہے ہیں کہ دی گئی تفصیل یونین کونسل اس area میں fall نہیں کرتی۔

آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو تفصیل دی گئی ہے وہ یونین کونسل کے اس ایریا میں fall نہیں کرتی۔ دوسرا وہ پورے ضلع کے استعمال شدہ فنڈز کا پوچھ رہے ہیں اور آپ صرف ایک یونین کونسل کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں آپ کو دکھا دیتا ہوں یہ تقریباً دو، تین سو صفحات ہیں جو انہوں نے specifically بتایا میں وہ نہیں دیکھ پایا۔ میں فاضل رکن کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں یہ بتا دیں اگر اس میں کوئی error ہے وہ بتا دیں اس کے علاوہ میں آپ کے سامنے ensure کرتا ہوں کہ اگر کسی نے غلط information دی ہے تو اس پر اِن شاء اللہ تعالیٰ ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بلال صاحب! منسٹر صاحب کا کہنا ہے کہ کافی زیادہ تفصیل ہے۔ میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ Honorable Minister for Local Government in any case یہ آپ کا this is your reply. You should have been cognizant of this. جواب ہے اور اس کے اوپر ایک ایک تفصیل آپ ہی کی تفصیل ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بالکل یہ ہماری تفصیل ہے۔ چونکہ یہ سوال اس طرح کا تھا کہ اس کے جواب میں 300 صفحات تھے جو میں سارے نہیں پڑھ سکا۔

جناب سپیکر: یہ آپ ہی نے ٹیبل پر رکھے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ تھی کہ مجھے یہ سمجھ لگی ہے کہ یونین کونسل کے نیچے جو گاؤں اور سکیمیں لکھی ہیں وہ سکیمیں اُس یونین کونسل میں fall نہیں کرتیں۔ یہ مجھے سمجھ لگی ہے باقی میں دیکھ لیتا ہوں۔ مجھے تو سارے گاؤں کی detail نہیں پتا کہ اس یونین کونسل کے نیچے کون کون سے گاؤں ہیں۔ بہر حال میں اس کو چیک کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بلال صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں اس کی تفصیل بہت زیادہ ہے لیکن یہ correct answer ہے اور اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! مجھے جو اُن کی جانب سے یہ سمجھ آئی ہے کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اُن کے ساتھ بیٹھ کر چیک کر لیتا ہوں اگر یہ غلط ہوا تو یہ غلط جواب تصور کیا جائے گا، میں اِس issue پر اُن کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے ضلع کونسل راولپنڈی کے حوالے سے تفصیل فراہم کی ہے۔ تحصیل مری، تحصیل کوٹلی ستیاں، تحصیل کہوٹہ کو 23-2022 میں زیرو پیسے ملے جبکہ دیگر تحصیلوں کو اربوں کے قریب پیسا ملا ہے۔ میں محترم وزیر صاحب سے جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ فنڈز مساوی طور پر تقسیم نہیں ہوتے؟ اس پر میرے پاس ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ راولپنڈی ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا all funds

care taker یہ will be distributed equally in all the Union Councils government کے دوران فنڈز کی تقسیم ہوئی ہے، یہ اس پر اپنا مؤقف دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں بالکل اپنے فاضل دوست کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ideally ضلع کونسل کے فنڈز تمام تحصیلوں میں برابر تقسیم ہونے چاہئیں۔ جو ہم نے figure دی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے کہ 23-2022 میں ان دونوں تحصیلوں کو فنڈز نہیں دیئے گئے۔ ضلع کونسل کی طرف سے وہاں پر ڈویلپمنٹ فنڈز نہیں لگائے گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات یونین کونسلز میں منصفانہ تقسیم نہیں ہوتی لیکن اِن شاء اللہ میں آئندہ کے لئے کوشش کروں گا کہ ہم آبادی کے تناسب سے تحصیلوں میں ضلع کونسل کے فنڈز برابر تقسیم کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہاں پر جو فنڈز تقسیم ہوتے رہے ہیں میں بلدیات کے سسٹم سے آیا ہوں، مجھے پتا ہے کہ ایک فارمولے کے تحت فنڈز کی تقسیم آبادی کی بنیاد پر بھی کی جاتی ہے اور رقبے کے لحاظ سے بھی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کس فارمولے پر تقسیم کرتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی فارمولہ تو نہیں ہے۔ میں نے عرض کی ہے کہ پیچھے ایسی practices رہی ہیں کہ کسی حلقے میں زیادہ پیسے لگ جاتے تھے اور کسی میں کم۔ چاہے صوبائی بجٹ ہو یا قومی بجٹ ہو اُس میں بھی اس طرح کے issues آتے ہیں کہ کسی جگہ پر کم اور کسی جگہ پر زیادہ پیسے لگ جاتے ہیں۔ یہ تو میں نے آئیڈیل بات کی ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے اور اِن شاء اللہ آگے ہم کوشش کریں گے کہ جو علاقے deprived ہیں اُن کو فنڈز دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس نے بھی ایک resolution پاس کی ہے جس میں ضلع کونسل مری کے قیام کی بات کی گئی ہے۔ یہ ensure کر دیں کہ یہ کب تک ضلع کونسل مری کو بنا دیں گے تاکہ ہم ضلع راولپنڈی سے نکل ہی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ہم اس کو بالکل اِن شاء اللہ تعالیٰ کروائیں گے کیونکہ اب مری ضلع بن چکا ہے تو اس سلسلے میں ہم ایک کمیٹی بنائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 280 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داروغہ والا میں فلٹریشن پلانٹ کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***280: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی پی۔150 داروغہ والا میں کل کتنے پانی کے فلٹریشن پلانٹ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے اور پی پی۔150 میں اکثر فلٹریشن پلانٹ خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو پلانٹ چل رہے ہیں ان کی عرصہ دراز سے صفائی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے شہریوں میں گردے اور مثانے کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ حکومت خراب فلٹریشن پلانٹ چلانے اور ان کی دیکھ بھال کا مناسب انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) پی پی۔150 واقع ٹاؤن ایم سی ایل کے کنٹرول میں صرف ایک فلٹریشن پلانٹ موجود ہے جو باقاعدہ استعمال میں ہے۔

(ب) جواب جز "الف" میں دیا جا چکا ہے۔ مزید برآں اگر واٹر فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں تو ان کے بارے میں محکمہ پبلک ہیلتھ سے جواب لیا جا سکتا ہے۔

(ج) جب سے مذکورہ فلٹریشن پلانٹ واقع زون ایم سی ایل میں نصب کیا گیا ہے اس کی متواتر صفائی و ستھرائی کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فلٹریشن پلانٹ کی متواتر صفائی کی جا رہی ہے۔ میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ اُس کی کوئی صفائی ستھرائی کا کام جاری نہیں ہے۔ براہ مہربانی ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جائے کہ انہوں نے کیوں غلط جواب دیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! چونکہ اس حلقے میں ایک ہی فلٹریشن پلانٹ ہے تو اگر میری بہن سمجھتی ہے کہ وہاں پر صفائی نہیں ہو رہی ہے تو میں اس کو چیک کروالیتا ہوں لیکن اگر وہ چالو حالت میں ہے تو پھر ٹھیک ہی ہو گا تو چل رہا ہے۔ اب لاہور کے حوالے سے واسا بھی فلٹریشن پلانٹ لگاتا ہے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اس لئے جو ایجنسی فلٹریشن پلانٹ لگاتی ہے وہی اس کو چلاتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے ایک سوال pend کیا تھا so we have time yet five minutes to go یہ سوال محترم ندیم قریشی صاحب کا تھا۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 141 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان۔میونسپل کارپوریشن کی آمدن، منصوبہ جات اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*141: **جناب محمد ندیم قریشی:** کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان میونسپل کارپوریشن کی آمدن سالانہ کتنی ہے اور کتنی آمدن رقم سالانہ حکومت سے ملتی ہے؟

(ب) اس کارپوریشن کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں ان سے کتنی رقم علیٰحدہ علیٰحدہ سالانہ ملتی ہے؟

(ج) پارکنگ سٹینڈ اور بس سٹینڈ کتنے کہاں کہاں ہیں ان کے ٹھیکہ جات کن کن کے پاس ہیں ان سے ماہانہ کتنی رقم مل رہی ہے؟

(د) پارکنگ سٹینڈ اور بس سٹینڈ کا ٹھیکہ کب دیا گیا تھا؟

(ہ) اس کارپوریشن کے کون کون سے منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت و دیگر تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) میونسپل کارپوریشن ملتان کی سالانہ آمدن مبلغ-/2,200,190,000روپے ہے (سال 24-2023) اور اس کے 02 ذرائع ہیں جن کی تفصیل درج مندرجہ ذیل ہے۔(یہ میونسپل کارپوریشن کے بجٹ24-2023 کے مطابق ہے۔)

1۔	گورنمنٹ گرانٹس	مبلغ-/848,073,000روپے
2۔	محکمانہ ذرائع آمدن(OSR)	مبلغ-/1,352,117,000روپے
	کل آمدن سالانہ	مبلغ-/2,200,190,000روپے

(ب) میونسپل کارپوریشن ملتان کی آمدن کے مختلف ذرائع (نقشہ فیس، کنورژن فیس، پراپرٹی ٹیکس، سلاٹر ہاؤس، پارکنگ فیس اور لاءانفورسمنٹ وغیرہ) ہیں اور ان سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن ملتان کے زیر استعمال 08 پارکنگ سٹینڈز ہیں جن کی کل آمدن تقریباً 07 ملین روپے ہے۔ بس سٹینڈ میونسپل کارپوریشن ملتان کے پاس نہ ہیں وہ سیکرٹری RTA کے پاس ہیں۔ جو پارکنگ سٹینڈز میونسپل کارپوریشن ملتان کے پاس ہیں اُن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پارکنگ سٹینڈز کے سالانہ ٹھیکہ جات مورخہ 01.07.2023 سے دیئے گئے تھے اور مورخہ 30.06.2024 تک مؤثر رہے گا۔ جبکہ بس سٹینڈ کا ٹھیکہ میونسپل کارپوریشن ملتان کی طرف سے نہ دیا گیا ہے کیونکہ بس سٹینڈ سیکرٹری RTA کے پاس ہے۔

(ہ) میونسپل کارپوریشن ملتان کے زیر سایہ 06 منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے جن میں مختلف سڑکوں کی بحالی اور تعمیر جاری ہے جن کی کل لاگت تقریباً 65 کروڑ روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! جو جواب محکمے کی طرف سے محترم وزیر صاحب کو موصول ہوا ہے اس کے جز (ب) میں میونسپل کارپوریشن ملتان نے جو آمدن کے ذرائع بتائے ہیں انہوں نے سلاٹر ہاؤس کا ایک segment رکھا ہے۔ میں آپ اور اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ضلع ملتان 80 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے اور میونسپل کارپوریشن کی آبادی تقریباً 30 لاکھ کے قریب ہے۔ حقیقت احوال یہ ہے کہ اس وقت ایک بھی سلاٹر ہاؤس ایسا نہیں ہے جو باقاعدہ working میں ہو اور میونسپل کارپوریشن اس کو supervise کر رہی ہو، لوگوں کو basic health facility کے مطابق۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! قریشی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ ملنے والی رقوم کہاں کہاں سے آ رہی ہیں۔ اس میں اِن کا مؤقف سلاٹر ہاؤس کے حوالے سے ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! سلاٹر ہاؤس کی آمدن لکھی ہوئی ہے، آمدنی آئی ہو گی تو لکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سلاٹر ہاؤس کی آمدن آ رہی ہے، وہ چل رہا ہے تو آمدن آ رہی ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو میں یہ لفظ تو نہیں استعمال کرنا چاہتا کہ میونسپل کارپوریشن نے "ماموں بنایا" لیکن حقیقت احوال ایسا ہی ہے۔ منسٹر صاحب بڑے educated اور humble انسان ہیں میں اِن کی ذاتی طور پر بڑی عزت کرتا ہوں۔ یہ کسی PML(N) کے کسی دوست کو جو ملتان سے رکن اسمبلی ہو۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ جو کہہ رہے ہیں آپ کا کہنا ٹھیک ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ملتان میں یہ ایک عام رائے ہے کہ سلاٹر ہاؤس کے بغیر جو غیر قانونی مذبح خانے قائم ہیں وہ سارے میونسپل کارپوریشن کی ملی بھگت سے قائم ہیں اور وہاں لوگوں کو جو گوشت فراہم کیا جا رہا ہے نہ وہ health facility کے مطابق ہے، نہ وہ health کی need پوری کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! قریشی صاحب یہ کہہ رہے ہیں because he is from that constituency وہ ان کا شہر ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ سرکاری زیرِ انتظام سلاٹر ہاؤسز اُن کے علم میں نہیں ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر محکمے نے یہ جواب دیا ہے تو ان کی دانست میں یہ جواب غلط آیا ہے۔ اس کو پھر آپ چیک کر لیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! چیک کر لیتے ہیں لیکن کوئی ثابت تو کرے۔ میں نے تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ سلاٹر ہاؤس کے عوض ہمیں اتنی فیس آ رہی ہے یا آ چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ قریشی صاحب! کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں اِن کی ذات کی حد تک قائل ہوں لیکن میں گزارش کروں گا کہ یہ انتہائی important issue ہے اس کو یہ خود چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اسے ضرور چیک کروائیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں چیک کروالیتا ہوں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! جز(ج) میں میونسپل کارپوریشن ملتان یہ جواب دیتی ہے کہ ہمارے زیر انتظام سات پارکنگ سٹینڈز working حالت میں ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق تقریباً چالیس کے قریب پارکنگ سٹینڈز ہیں، مجھے یہاں پر بھی بادلِ نخواستہ لفظ "ملی بھگت" استعمال کرنا پڑے گا۔ میں آپ کو دعوت بھی دوں گا کہ آپ لاہور کے اس خوبصورت شہر سے کبھی جنوبی پنجاب کا وزٹ بھی کریں۔ ماضی میں بھی یہ رہا ہے کہ ایک صاحب کو بڑا شوق تھا جنوبی پنجاب میں کیبنٹ میٹنگ کرنے کا اور وہ آج کل بڑے اہم عہدے پر فائز ہیں تو میں آپ سے بھی درخواست کروں گا، آپ شاید ان کی طرح behave نہ کریں کیونکہ آپ عوام کے representative ہیں، آپ کو پورا ملتان شہر اس وقت پارکنگ سٹینڈ کی صورت میں نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ کی بات آ گئی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے پاس details ہیں تو یہ ہمارے پارکنگ سٹینڈز ہیں۔ اب میرے بھائی بات کر رہے ہیں کہ یہ غلط ہے یہ غلط ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہاں پر میٹنگز کیا کرتے تھے تو پانچ سال ان کی حکومت رہی ہے اگر یہ پارکنگ سٹینڈز تھے تو اس وقت ختم کرا لیتے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ اسی علاقے کے رہنے والے ہیں۔ ہمارے پاس جو information ہے وہ correct ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی اور بات ہے، اگر یہ کوئی چیز ثابت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس چیز کو ثابت کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، last supplementary question

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! ہمیں اس وقت کارپوریشن یہ information دے رہی ہے کہ سات پارکنگ سٹینڈز ان کے زیر انتظام ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے تو میں پھر آپ سے request کروں گا کہ اگر میری اس تجویز سے ملتان میونسپل کارپوریشن کی آمدن میں اضافہ ہوتا ہے تو منسٹر موصوف کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ اگر چالیس کے قریب سٹینڈز چل رہے ہیں اور اس کی آمدن بالکل ایک نہ نظر آنے والے لوگوں کی جیبوں میں جا رہی ہے تو سرکار کے پاس آئے گی تو مجھے اس بات کی خوشی ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو بھی خوش ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو کسی proper طریقے کے ساتھ formulate کریں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ مجھے چالیس پارکنگ سٹینڈز کی لسٹ provide کر دیں تو ہم visit کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ منسٹر صاحب کو کوئی لسٹ فراہم کر دیں پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر آپ کی بات میں کوئی وزن ہوا۔ جی، اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

میاں چنوں: چک نمبر 15L/128 تا پل نہر لوئر باری دو آب سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***205: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں چک 15L/128 تا پل نہر لوئر باری دو آب سڑک کی لمبائی کتنی ہے؟

(ب) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کتنا کام سڑک پر ہوا ہے کہاں تک سڑک مکمل ہوئی ہے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا کام سڑک کا کہاں سے کہاں تک بقایا ہے اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(د) اس کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا؟

(ہ) بقایا سڑک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 4.4 کلو میٹر ہے۔

(ب) ضلع کونسل خانیوال نے سال 23-2022 میں 1.22 کلو میٹر تخمینہ لاگت 6 ملین روپے از طرف چک نمبر 15L/128 مرمت کیا تھا باقی پورشن C&W ڈیپارٹمنٹ نے مرمت کیا تھا۔

(ج) ضلع کونسل خانیوال نے 1.22 کلو میٹر کا پورشن مبلغ 60 لاکھ روپے میں سال 23-2022 میں ہی مکمل کر لیا تھا نقشہ مع تصاویر تتمہ 'الف' تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ بقیہ پورشن کی مرمت محکمہ C&W نے مکمل کر لی ہے۔

(د) 1.22 کلو میٹر کے لئے ٹھیکہ میسرز رفیق سہو کو ملا تھا۔

(ہ) ضلع کونسل خانیوال نے 1.22 کلو میٹر کا پورشن مکمل کر لیا تھا۔ بقیہ پورشن کی مرمت محکمہ C&W نے مکمل کر لی ہے۔

میاں چنوں: شہر میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل اور واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***208: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں شہر کی حدود میں کتنے واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں شہر کی کتنی آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت ہے؟

(ب) مزید کتنے ٹیوب ویل کی واٹر سپلائی کے لئے ضرورت ہے؟

(ج) کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں کتنے بند ہیں اور کتنے چالو حالت میں ہیں جو بند ہیں ان کی بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کتنی آبادی میں مزید واٹر فلٹریشن لگانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) میاں چنوں شہر میں صفائی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنی مشینری ہے اور دیگر کون کون سا سامان ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ میاں چنوں شہر کی حدود میں ہر گلی کے آخر پر MC کی طرف سے کوڑا کرکٹ کے لئے ڈرم نصب تھے وہ کہاں گئے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) سال 1985 میں واٹر سپلائی سکیم بنائی گئی تھی جو سال 2002 تک قابل استعمال رہی اور سال 2002 میں ڈلیوری سپلائی پائپ لائن ناکارہ ہونے کی وجہ سے واٹر سپلائی بند ہو گئی اس کے بعد میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے پاس کوئی واٹر سپلائی سکیم نہ ہے اور نہ کوئی واٹر سپلائی ٹیوب ویل قابل استعمال ہے۔ میونسپل کمیٹی میاں چنوں اپنی کمزور مالی حالت کی وجہ سے نئی واٹر سپلائی پائپ لائن نہ ڈلوا سکتی ہے۔

(ب) موجودہ واٹر سپلائی سکیم مکمل طور پر (Abundant) ناکارہ ہو چکی ہے۔ 10 عدد نئے واٹر سپلائی ٹیوب ویل لگائے جانے مقصود ہیں نئی واٹر سپلائی پائپ لائن ڈالنے پر تخمینہ لاگت 9,33,79,000/- روپے آتا ہے اور میونسپل کمیٹی میاں چنوں اپنی کمزور مالی حالت کی وجہ سے اتنی خطیر رقم خرچ کرنے سے قاصر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ کی صورت میں ہی واٹر سپلائی پائپ لائن ڈالی جا سکتی ہے۔ واٹر سپلائی پائپ لائن کا Estimate ہمراہ تتمہ "الف" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت میاں چنوں شہر میں زیر کنٹرول میونسپل کمیٹی میاں چنوں 15 واٹر فلٹریشن پلانٹ درج ذیل مقامات پر قائم ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں اور کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ بند نہ ہے۔

1۔ دفتر بلدیہ 2۔ تحصیل کچہری کمپلیکس 3۔ کوٹھی نند سنگھ 4۔ بستی مسان 5۔ بستی سعود آباد 6۔ آفیسرز کلب 7۔ گوشت مارکیٹ تلمبہ روڈ 8۔ نزد بوائز ڈگری کالج 9۔ نزد غلہ گودام 10۔ حسنین آباد 11۔ ریلوے پھاٹک 12۔ محلہ عید گاہ 13۔ محلہ شمس پورہ 14۔ محلہ اسلام آباد 15۔ مشتاق کالونی۔

(د) سال 2019 میں میونسپل کمیٹی میاں چنوں کی حدود میں توسیع کی گئی اور توسیع کردہ درج ذیل علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جانے ضروری ہیں۔

1۔ انصار کالونی 2۔ یٰسین کالونی 3۔ کوارٹر L15/4130 4۔ خورشید ٹاؤن 5۔ عبداللہ ٹاؤن 6۔ فخر ٹاؤن

(ہ) میاں چنوں شہر میں 178 عملہ شعبہ صفائی کام کر رہا ہے اور درج ذیل مشینری صفائی کے نظام کے لئے زیر استعمال ہے۔

1۔ 03عدد ٹریکٹر مع ٹرالی 2۔ 02عدد فرنٹ لوڈر 3۔ 03عدد لوڈر رکشہ 4۔ 01عدد سیوریجیٹنگ مشین 5۔ 01عدد سکر مشین

(و) یہ درست ہے کہ سال 2011 میں Dust Bin شہر کے مختلف گلیات میں لگائے گئے تھے جو اب ٹوٹ چکے ہیں اور میونسپل کمیٹی میاں چنوں اپنی کمزور مالی حالت کی بنا پر نئے Dust Bin نصب کرنے کے قابل نہ ہے۔ صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے Dust Bin کی تنصیب ضروری ہے جس کے لئے جلد ہی تخمینہ تیار کر لیا جائے گا اور ADP 2025-26 میں اس عمل کو مکمل کر لیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب!, after this مجھے تھوڑا سا ہاؤس کو چلا لینے دیں۔ آپ کے ہی Call Attention Notices ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ میرا ضروری Call Attention Notice ہے لیکن آپ نے کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: I will give you یہ تھوڑا procedure گزار دیں۔ یہ Call Attention Notice ہے اصل میں جو میری دقت ہے وہ یہ ہے کہ میرے پاس کچھ Call Attention Notices ہیں جو عرصے سے pend چلے آرہے ہیں اور کچھ معزز ممبران کی Privileges Motions ہیں وہ ایک عرصے سے pend ہیں۔ Just want to go through with them. وہ ہر بار کسی نہ کسی Point of Order کے زمرے میں رہ جاتی ہیں۔ یہ صرف پانچ منٹ

کا کام ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ Now, we take this Call Attention Notice No.52/2024 جناب آفتاب احمد خان کا ہے۔

بہاولنگر میں شادی شدہ خاتون سے 9 افراد کی اجتماعی زیادتی سے متعلقہ تفصیلات

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازارہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روز نامہ دنیا مورخہ 11۔مئی 2024 کی خبر کے مطابق بہاولنگر تھانہ صدر کی حدود میں ایک شادی شدہ خاتون کو 9 افراد نے مبینہ طور پر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا؟

(ب) اگر اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو ابھی تک کتنے ملزمان پولیس کی گرفت میں آچکے ہیں۔ اگر نشاندہی کے باوجود ملزمان گرفتار نہیں ہوئے ہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں اور اب تک کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ واقعہ بہاولپور کا نہیں بلکہ بہاولنگر کا ہے جس دنیا نیوز کی خبر کا بتا رہے ہیں تو وہ خبر بہاولنگر سے ہے۔ اس کے جواب کے ضمن میں عرض ہے کہ ضلع بہاولنگر کے تھانہ صدر بہاولنگر میں مورخہ 09 مئی 2024 کو مدعیہ شمائلہ بی بی نے درخواست پیش کی کہ سائلہ شادی شدہ ہے اور خانہ داری کرتی ہے۔ مورخہ 05-05-2024 مغرب ویلے سائلہ کی طبیعت خراب تھی سائلہ کا خاوند نشہ کرتا ہے اسی اثنا میں سائلہ کا جیٹھ غلام مصطفیٰ ولد حاکم علی ذات چھیڈو مغرب ویلے آگیا۔ سائلہ نے اسے بتایا کہ سائلہ کی طبیعت خراب ہے اس پر اس نے کہا کہ میں عمران ولد احمد یار ذات کمہار جو کہ ریسکیو 1122 کا ملازم سے رابطہ کرتا ہوں اور اسے دوائی لے کر دیتا ہوں۔ ہم دونوں موٹر سائیکل پر سوار ہو کر نور سر سے چستیاں اڈے کی طرف آگئے اور جب بائی پاس بہاولنگر کے قریب پہنچے تو مذکورہ مجھے ایک مکان میں لے گیا جہاں پر عمران پہلے سے ہی موجود تھا اس نے مجھے چیک کیا اور دوائی دی اور ایک انجکشن لگا دیا۔ اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہ رہا صبح فجر ویلے جب میری آنکھ کھلی اور مجھے کچھ ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو برہنہ حالت میں پایا اور محسوس کیا کہ میرے ساتھ زنا حرام کاری کی گئی ہے۔ کپڑے

پہن کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ لگا ہوا تھا اس کے بعد دو دن تک مذکوران نے مجھے اسی کمرے میں بند رکھا اور 9 کس افراد مختلف اوقات میں میرے ساتھ مسلسل زنا حرام کاری کرتے رہے۔ 9 کس افراد کو پہچانتی ہوں اور پانچ عدد افراد کے نام جو آپس میں پکار رہے تھے جن میں ادریس، سیف الملوک، امین جوئیہ جبران آصف اور دو کس نامعلوم ہیں۔ بعد ازاں رات کی تاریکی کا موقع پاکر میں وہاں سے بڑی مشکل سے فرار ہو کر گھر پہنچی تو سائلہ نے گواہان محمد بلال ولد محمد خان، محمد نواز ولد فیض احمد کو سارا واقعہ بتایا۔ وجہ عناد یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل میرے جیٹھ کے ساتھ میرا تنازعہ ہو گیا تھا جو کہ خاندان کے لوگوں نے مل کر صلح کروادی تھی اس بات کا رنج میرے جیٹھ کو تھا اور وہ مجھ پر بری نظر بھی رکھتا تھا۔ 9 کس ملزمان بالا نے باری باری سائلہ کے ساتھ نشہ آور ادویات دے کر حبس بے جا میں رکھ کر اغوا کر کے اور زنا بالاجبر کر کے سخت زیادتی کی ہے۔ تھانہ آئی ہوں ملزمان بالا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

سائلہ نے تحریری درخواست برائے اندارج مقدمہ مقامی پولیس حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مقدمہ نمبر 284/24 مورخہ 09-05-2024 بجرم 375(A) تھانہ صدر بہاولنگر میں درج رجسٹر کیا۔ حسب حکم عدالت مدعیہ شائلہ بی بی کا میڈیکل ہو چکا تھا ملزمان کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے لیکن ملزمان دستیاب نہ ہوئے۔ تاہم ملزم نامزد FIR محمد عمران ولد احمد یار قوم کمہار ملازم ریسکیو 1122 اور ملزم غلام مصطفیٰ ولد حاکم علی قوم چھیڑو شامل دریافت ہے۔ مورخہ 12-05-2024 کو نتیجہ ڈاکٹری نمبر 457/24 میڈیکل آفس نے جاری کرتے ہوئے تحریر کیا کہ پرائیویٹ پارٹس پر زخم یا تشدد کے نشان نہ ہیں موصول پارسل کو مورخہ 13-05-2024 کو Punjab Forensic Science Authority Lahore جمع کروایا گیا ہے۔ مورخہ 22-05-2024 تک ملزم محمد عمران بر ضمانت عبوری اور ملزم مصطفیٰ شامل دریافت ہیں۔ بقیہ نامزد ملزمان محمد ادریس، سیف الملوک، امین جوئیہ، جبران آصف کی گرفتاری بقایا ہے۔ مدعیہ نہ ہی جائے واقعہ زنا ہونے کی جگہ کی نشاندہی کروا رہی ہے اور نہ ہی اپنے گواہ FIR محمد نواز کو شامل تفتیش کروا رہی ہے۔ نہ ہی مدعیہ ڈی این اے کروانے کے لئے آرہی ہے مدعیہ نے بذریعہ کونسل مورخہ 18-05-2024 کو بعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ صاحب برائے قلم بندی بیان

زیر دفعہ 164 ض،ف گزاری جس کی آئندہ تاریخ پیشی 20-05-2024 مقرر ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کا تحرک جاری ہے بعد ازاں گرفتاری ملزمان مقدمہ کو حقائق پر یکسو کی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Culprits پکڑے جائیں جو بھی ہے اس کی میرٹ پر investigation ہو۔ اگلا Call Attention Notice محترمہ نیلم جبار چودھری کا ہے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈی پی او بہاولنگر خود تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اگر رانا آفتاب احمد خان صاحب further کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، اس میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس ایوان میں بیان نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو وہ ان کو explain کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا Call Attention Notice No.53/2024 محترمہ نیلم جبار چودھری کا ہے۔ Not present in the House, disposed of

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ آپ تشریف رکھیں اس کے بعد آپ کا point لیتے ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میرا Call Attention Notice تھا وہ پڑھا گیا تھا منسٹر صاحب نے دو دفعہ ٹائم دیا کہ کل جواب آجائے گا لیکن پھر اس کے بعد۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کس Call Attention Notice پر؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پتا ہے۔ دو بندے murder ہوئے تھے اور آٹھ بندے۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ایک بڑا penitent واقعہ لاہور میں ہوا ہے جہاں پر دو قتل ہو گئے ہیں، 6 لوگ زخمی ہیں اور دو معذور ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، that is correct. رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ that is correct یہ کوئی باہر کے ضلع کی پولیس آئی ہے اور اُس نے۔۔۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! یہ Call Attention Notice جوڈیکیتی کے نام پر فیصل بٹ نامی بندہ murder ہوا ہے اُس کا نہیں ہے۔ یہ Call Attention Notice دوسرا ہے یہ امر سدھو گاؤں کا ہے، میری constituency کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ آپ کے نوٹس میں ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کے حوالے سے میں نے لاہور پولیس کو کہا تھا کہ اس کی مجھے detailed report دے دیں جو مجھے انہوں نے ابھی تک نہیں دی تو یہ رپورٹ جیسے ہی آتی ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ please اس کی رپورٹ منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! یہ بڑا serious matter تھا، یہاں ڈپٹی سپیکر صاحب موجود ہیں آپ اُن سے اکیلے میں پوچھ لیں یہ کتنا serious matter ہے۔ انہوں نے کہا ایک دن کے بعد اس کی رپورٹ دے دیں تو وزیر پارلیمانی امور نے وعدہ کیا کہ اگلے دن رپورٹ آجائے گی۔ Thursday کو رپورٹ نہیں آئی، Friday کو آجائے گی، Friday کو پھر نہیں آئی آج کا کہا گیا تھا۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! ذرا بتائیں کہ incident کیا تھا؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قینچی امر سدھو گاؤں میں، جو میرے حلقے میں ہے وہاں پر دو بندے murder ہوئے ہیں، چھ بندے مضروب ہوئے ہیں، دو بندے اپاہج ہو گئے ہیں وہاں پانچ لوگوں نے فائرنگ کی ہے اُس کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! private parties کا آپس میں کوئی۔۔۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپس میں نہیں ہے یہ one sided ہوا ہے جن کو مارا گیا ہے وہ نہتے تھے اور جو بندہ دلاور murder ہوا، اُن کو گھر کے اندر گھس کر فائر مارے گئے اُس شخص کی

والدہ کو لگے، اُس کے باپ کو لگے، اُس کے بھائی کو لگے، اُس کی بہن کو لگے وہ bed پر ہیں 23 سال کا ایک نوجوان جس کی ماں۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ فرحت عباس صاحب! چلیں اس کو ایسے کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں اس میں یہ مسئلہ آرہا ہے کہ اس معاملہ کو پولیس serious ہی نہیں لے رہی۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔Before the rise of the sitting جو آپ کے پاس available ہیں اگر آپ نے تین دن سے call attention پر جواب مانگا ہوا ہے اُس کی مفصل رپورٹ منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! call attention notice پر جواب آگیا تھا مگر حافظ صاحب اُس سے satisfied نہیں تھے۔ان کا کہنا تھا کہ جواب ٹھیک نہیں ہے تو ہم نے یہی کہا تھا کہ ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں take-up کر لیتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(تمام تحاریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی گئیں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی progress report منگوا کر دیکھ لیں پھر اس کو دیکھتے ہیں۔جی، now we take the Privilege Motions, all are referred to the committee جتنی بھی ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر. Now we take the Adjournment Motions پہلی تحریک التوائے کار نمبر 140/24 محترمہ شازیہ رضوان کی ہے۔جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھ دیں۔

لاہور کی ڈسپنسریوں میں سہولیات کی فراہمی اور عملہ کی فی الفور تعیناتی کا مطالبہ

محترمہ شازیہ رضوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور کے دیہی اور شہری علاقوں میں لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے محکمہ صحت کی ڈسپنسریاں کام کر رہی تھیں جہاں پر ڈاکٹرز،ڈسپنسرز ودیگر پیرامیڈیکل سٹاف وہاں کے مقامی لوگوں کو صحت کی سہولت فراہم کر رہے تھے۔ چھوٹے موٹے علاج کے لئے لوگوں کو گھر کی دہلیز پر ہیلتھ کی سہولت میسر تھی لوگوں کو بڑے بڑے ہسپتالوں کا رخ نہیں کرنا پڑتا تھا وہ انہی ڈسپنسریوں سے مستفید ہوتے تھے۔ لیکن اب حکومت نے لاہور کی تمام ڈسپنسریوں کو تقریباً ختم کر دیا ہے نہ یہاں ادویات ہیں نہ بجلی،نہ پانی، جگہ جگہ گندگی پھیل رہی ہے کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ یہاں سے ڈاکٹرز،ڈسپنسرز پیرامیڈیکل و نان میڈیکل سٹاف کو اٹھا کر ایک ایک 7/24 اربن ڈسپنسری بنائی گئی ہے جو کہ وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے حکومت کو چاہئے تھا کہ اگر نئی 7/24 اربن ڈسپنسریاں بنائی ہیں تو اس کے لئے نیا سٹاف بھرتی کرتے عرصہ دراز سے قائم پرانی ڈسپنسریوں سے ڈاکٹرز،ڈسپنسرز پیرا میڈیکل سٹاف کو اٹھانے سے وہاں کے لوگوں میں حکومت کے خلاف شدید غم وغصہ پایا جارہا ہے لہٰذا،استدعا ہے کہ حکومت پرانی تمام ڈسپنسریوں میں دوبارہ میڈیکل سٹاف تعینات کرے۔ یہاں پر ادویات کی سہولت مہیا کرے اور ان کی صفائی ستھرائی پانی بجلی کی سہولت پر توجہ دے تاکہ دوبارہ سے مقامی سطح پر لوگوں کو صحت کی سہولیات میسر آسکیں اور ان کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی،اگلی تحریک التوائے کار نمبر 170/24 محترمہ زرناب شیر کی ہے۔جی، محترمہ اسے پڑھ دیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، دریائے چناب بھٹہ کہنہ کے بند کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ دریائے چناب بھٹہ کہنہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے مقام پر کروڑوں روپے کی لاگت سے بند تعمیر کیا گیا ہے۔ اس بند کی تعمیر پر اس کے دونوں اطراف پیچنگ کرنا تھی مگر ایک طرف پیچنگ کی گئی ہے جس کی وجہ سے بند ابھی سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور دریابُرد ہو رہا ہے۔ اس بند کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کیا گیا ہے اور بند بھی صحیح خطوط پر تعمیر نہ کیا گیا ہے۔ اس بند کی تعمیر کے ٹھیکہ میں بھی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ ٹینڈر بھی نہیں دیا گیا اور اپنے من پسند ٹھیکیدار سے اس کی تعمیر کروائی گئی ہے۔ اس بند کی تعمیر سے سینکڑوں ایکڑ زرعی اراضی کو دریا میں طغیانی کے موسم میں پانی سے بچانا ہے اور کافی دیہات جو کہ ہر سال سیلاب سے متاثر ہو رہے ہیں ان کو بچانا ہے۔ اس بند کی ٹوٹ پھوٹ اور دریابُرد ہونے سے ان علاقہ کے کسان اور رہائشی افراد بے حد پریشان اور اضطراب میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/184 جناب قاضی احمد اکبر کی ہے۔ جی، آپ اسے پڑھ دیں۔

ضلع اٹک تحصیل حضرو کے ٹی ایچ کیو کے ٹراما سنٹر میں عملہ و دیگر سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ

ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔01 ضلع اٹک تحصیل حضرو میں ٹی ایچ کیو ہاسپٹل میں لوگوں کے دیرینہ مطالبہ پر ایک ٹراما سنٹر کی منظوری ہوئی جس پر پانچ کروڑ کی لاگت سے اسکی بلڈنگ بھی تعمیر کر دی گئی ہے۔ لیکن تا حال اس ٹراما سنٹر کے لئے سٹاف و دیگر سہولیات مہیا نہیں کی جا رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے آئے روز حادثات میں انسانی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے اس حوالے سے میرے حلقہ کی عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے ان کا محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ فی الفور اس ٹراما سنٹر کو فعال کیا جائے تا کہ انسانی جانوں کو بچایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار محترمہ صائمہ کنول کی ہے۔ جی، محترمہ صائمہ کنول تشریف فرما ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس کو pend کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ صائمہ کنول تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ this practice could not continued forever, if somebody has to take interest then he has to take interest. اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد عدنان ڈوگر کی ہے۔ عدنان ڈوگر صاحب تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 197/24 جناب محمد اقبال کی ہے۔ جی، آپ اسے پڑھ دیں۔

میانوالی کے علاقہ عیسیٰ خیل میں تاریخی شیر شاہ سوری روڈ کی زمین پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ

یہ ہے کہ شیر شاہ سوری روڈ جو کہ تاریخی اور قیام پاکستان سے قبل کچا ٹریک ہے اس کی چوڑائی 33 فٹ ہے۔ یہ روڈ مین بازار عیسیٰ خیل شہر سے شروع ہو کر کچہ اور دریائے سندھ کراس کر کے سیدھا میانوالی شہر بلوخیل روڈ کو لنک کرتا ہے۔ اس تاریخی ٹریک پر مقامی زمینداروں نے قبضہ کر کے فصلیں کاشت کی ہوئی ہیں۔ اہل علاقہ نے مقامی انتظامیہ کی مدد سے عیسیٰ خیل شہر کی طرف سے زمینداروں سے تقریباً 6 کلومیٹر ٹریک واگزار کرالی ہے لیکن اس کے بعد دریا تک تقریباً 2 کلومیٹر سڑک کا حصہ واگزار نہیں کرایا جارہا کیونکہ مقامی زمیندار قبضہ چھڑوانے کے وقت بہت مشکلات پیدا کرتے ہیں، وہاں پر انتظامیہ بے بس دکھائی دیتی ہے۔ اس حوالے سے اہل علاقہ میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ قبضہ مافیا سے تاریخی سڑک کو واگزار کر کے بحال کیا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار جناب ملک اعتبار خان کی ہے جی، آپ اسے پڑھ دیں۔

بلدیاتی اداروں کے متعدد ذرائع آمدن ختم ہونے سے تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا

ملک اعتبار خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ تمام بلدیاتی ادارے جن میں ایک دور میں کماؤ پتر لکھا جاتا تھا اس وقت شدید مالی مشکلات کا شکار ہیں خصوصاً میونسپل کمیٹیاں جن کے لئے اپنے اہلکاران کی تنخواہیں اور پنشن کی بروقت ادائیگی دن بدن مشکل ہوتی جارہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام ذرائع آمدن ختم کئے جاچکے ہیں، جو ذرائع آمدن ختم کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

محصول چونگی (ضلع ٹیکس):

سال 1998 میں اس کو ختم کر دیا گیا جس سے بلدیاتی اداروں کو کروڑوں کی ماہانہ آمدن ہوتی تھی۔

منڈی مویشیاں:

بلدیاتی اداروں کا ایک بڑا ذریعہ آمدن تھا۔ سال 2014 – 2013 میں اس کو ختم کر کے اس کا انتظام و انصرام کیٹل مینجمنٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا جب اس کا اختیار بلدیاتی اداروں سے لیا گیا تو اس کی آمدن پورے پنجاب میں اربوں روپے سے زائد تھی۔ اس ضمن میں تحریر ہے کہ منڈی مویشیاں بلدیاتی اداروں کو واپس کر دی جائیں اس سے حاصل ہونے والی آمدن کا 50 فیصد حصہ بلدیاتی ادارے کو دیا جائے۔

وصول ٹیکس منتقلی جائیداد:

ایک طویل عرصہ تک ٹیکس منتقلی جائیداد کو بذریعہ CR وصول کیا جاتا ہے۔ اس سے بلدیاتی اداروں کو یہ فائدہ ہوتا تھا کہ CR زیادہ سے زیادہ بولی دے کر ٹھیکہ حاصل کر لیتے تھے جس سے بلدیاتی اداروں کو خاصی رقم وصول ہو جاتی تھی اور جو سرکاری عملہ اس ٹیکس کی وصولی پر تعینات ہوتا تھا انکی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی بذمہ CR ہوتی تھی۔ اس وقت یہ ٹیکس محکمانہ طور پر وصول کیا جا رہا ہے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو ٹیکس محکمانہ طور پر وصول کیا جاتا ہے وہ سرکاری عملہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے خاطر خواہ نہیں ہوتا۔

لائسنس فیس پر کاروبار:

یہ بلدیاتی ادارہ اپنے دائرہ کار میں ہونے والے کاروبار پر لائسنس فیس کا نفاذ کرتا تھا جس سے بلدیاتی اداروں کو ایک خطیر رقم وصول ہوتی تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ دیگر محکمے لیبر، انڈسٹری اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تو یہ ٹیکس وصول کر رہے ہیں لیکن بلدیاتی اداروں کا یہ ذریعہ آمدن ختم کر دیا گیا ہے۔

ٹول ٹیکس:

یہ ٹیکس بلدیاتی ادارے اپنے زیر انتظام سڑکوں پر نافذ کر کے انہی سڑکوں کی مرمت پر خرچ کرتے تھے لیکن اس کے خاتمے کی وجہ سے بلدیاتی ادارے ایک خطیر رقم سے محروم ہو گئے

ہیں۔ بلدیاتی اداروں کے وسائل انتہائی کم ہو چکے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، آپ اس کا جواب منگوالیں۔ جی، امجد علی جاوید صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

پنجاب بھر میں پرائیویٹ کالجز کی محکمہ تعلیم میں رجسٹریشن فیس میں اضافہ سے طلباء میں شدید پریشانی

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق پنجاب بھر کے پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن اور پہلے سے محکمہ تعلیم کے پاس رجسٹرڈ کالجز کی renewal fee میں کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے چھوٹے شہروں میں قائم تعلیمی اداروں کے لئے اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق محکمہ ہائر ایجوکیشن میں رجسٹرڈ کالجز کی رجسٹریشن فیس جو قبل ازیں دس سے بارہ ہزار روپے سالانہ تھی اس میں اچانک بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے، گریجویشن کی تعلیم کی فراہمی کے لئے خود کو رجسٹر کروانے کے لئے ایک کالج کو اگر وہ دس مضامین میں BS کلاسز جاری رکھنا چاہتا ہے تو اس کو کالج کی رجسٹریشن کے لئے اپلائی کرنے کے لئے تقریباً گیارہ لاکھ روپے محکمہ تعلیم کو بطور رجسٹریشن فیس ادا کرنا پڑے گی جبکہ education boards اور یونیورسٹی سے الحاق کی فیس اس سے الگ ہے۔ محکمہ تعلیم کے فیصلہ سازوں کا یہ تعلیم دشمن فیصلہ حکومت کے تعلیم کو عام کرنے اور تعلیم ہر شہری کی دسترس میں کرنے کے فیصلے اور اعلانات کی سراسر نفی ہے۔ محکمہ تعلیم کے اس اعلان سے پنجاب بھر میں عموماً

اور دور دراز کے چھوٹے شہروں میں خصوصاً قائم چھوٹے تعلیمی اداروں کا وجود قائم رکھنا خطرے میں پڑ گیا ہے۔ یہ وہ ادارے ہیں جہاں وہ طلباء جو بڑے شہروں کے رہائشی اخراجات اور یونیورسٹی کی فیسیں afford نہیں کر سکتے تھے اور وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے تھے ان تعلیمی اداروں کا وجود ان کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں تھا جہاں وہ اپنے گھروں کے نزدیک قائم ان تعلیمی اداروں سے کم فیس میں تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ محکمہ تعلیم کے اس علم دشمن فیصلے سے مذکورہ بالا تعلیمی ادارے بند ہونے اور طلباء کا تعلیمی مستقبل مخدوش ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے جس سے ان تعلیمی اداروں کے مالکان، طلباء اور ان کے والدین میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد اسماعیل! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

فیصل آباد، چیف آفیسر کارپوریشن کا لاکھوں کی رشوت لیکر نان ٹیکنیکل عملہ کو بلڈنگ انسپکٹر کی سیٹ پر تعینات کرنا حکومت سے نوٹس کا مطالبہ

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے شہر فیصل آباد سٹی میں چیف آفیسر کارپوریشن زبیر وٹو نے رشوت خوری، کرپشن لوٹ مار اور چور بازاری کا ماحول گرم کر رکھا ہے تمام نان ٹیکنیکل افراد کو بلڈنگ انسپکٹرز کی سیٹ پر تعینات کر رکھا ہے، زبیر وٹو نے علاقہ ایریا کے حساب سے پانچ سے دس لاکھ روپے نقد وصول کر کے نان ٹیکنیکل افراد کو جو کہ سکیل میں بہت کم ہیں، بلڈنگ انسپکٹر سیٹ پر تعینات کیا ہے، غلام مرتضیٰ، نوید اختر اور ارشاد احمد سمیت کئی افراد نمایاں ہیں جو کہ قانون اوپر سے منتخب ہو کر آتا ہے ان کو رائج کرنا وٹو صاحب کے لئے ضروری نہیں ہے، زبیر وٹو سر عام ڈنکے کی چوٹ پر، رشوت خوری، کرپشن

لوٹ مار اور چور بازاری کر رہا ہے۔ پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں افسروں کو شاید نظر نہیں آتا، زبیر وٹو سبزی ٹماٹر کریانہ اور نان بائی کے ریٹ چیک کرنے جاتا ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ کہیں یہ عوام کو لوٹ تو نہیں رہے مگر عوام میں کیا باتیں ہوتی ہیں پنجاب حکومت کی گورنمنٹ کو مذاق کیا جاتا ہے، زبیر وٹو جو خود ایک دم راشی شخص سبزی اور پھل وغیرہ کی رشوت نہیں چھوڑتا، وٹو صاحب کو ریٹ لسٹ چیک کرنے کے لئے گورنمنٹ نے اہم ڈیوٹی پر لگایا ہوا ہے، کمشنر فیصل آباد، سعید سلوت کو ان ایکشن ہونا چاہئے جو کہ نہیں ہیں۔ سیکرٹری پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ کے احکامات پر عمل کروانا چاہئے، ہمارے سوال کرنے پر ہمیں کہا جاتا ہے آپ کون ہیں مجھ سے پوچھنے والے میں جو جی چاہے کروں گا؟ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: Order in the House. جی، منسٹر صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوالیں۔ اب چودھری اعجاز شفیع اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے تو یہ عرض کرنی تھی کہ آپ business dispose of تو کر رہے ہیں لیکن last week آپ نے ایک بہت اچھی ruling اور ایک direction minister for law and parliamentary affairs کو دی تھی کہ۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ پہلے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔ میں نے آج آپ کی تحریک التوائے کار out of order priority basis پر لی ہے کیونکہ this is pertinent.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سپیکر: Please order in the House. جی اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ کچھ باقی ممالک کی طرح پاکستان سے 10 ہزار سے زیادہ بچے جن میں میرے حلقے سے احمد داؤد، حافظہ آمنہ ارشد، مہوش شہزاد، حفصہ شہزاد، عائشہ ارشد، فرقان احمد اور عبدالصبور شامل ہیں، میڈیکل کی تعلیم کے حصول کے لئے کرغزستان میں مقیم ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! Sorry آج میرے پاس تھوڑی سی confusion ہو گئی ہے I received it as an Adjournment Motion

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نہیں بلکہ قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: پھر یہ ابھی take up نہیں ہو سکتی میرے پاس اس کی mixing up آ گئی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے ہماری پرانی pend تحاریک التوائے کار کے حوالے سے direction دی تھی۔ ہماری تحاریک التوائے کار دو دو ماہ سے pend چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے وزیر پارلیمانی امور کو direction دی تھی کہ ان کے جوابات لے کر آئیں لیکن آج تک کسی تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ کی قرار دادیں ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے ہماری pending تحاریک التوائے کار کے حوالے سے وزیر پارلیمانی امور کو direction دی تھی۔

جناب سپیکر: ہوتا یہ ہے کہ بعض اوقات passing issues ہوتے ہیں۔تو جب آپ out of order میرے پاس in House بھیج کر priority لگواتے ہیں تو mixing up ہو جاتی ہے۔ تھوڑی confusion create ہو گئی ہے آپ تشریف رکھیں جن تحاریک التوائے کار کے آنے والے جواب ہیں وہ منگواتے ہیں۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم خبر کی طرف دلوانا چاہوں گا۔ پاکستان کے ہمسائے دوست ملک ایران کے صدر رئیسی صاحب، وزیر خارجہ، گورنر تبریز اور آزربائیجان کے نمائندے ایک ہیلی کاپٹر کے حادثے میں شہید ہو گئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ rules suspend کر کے میری قرار داد کو لیا جائے۔آپ نے دیکھا کہ جب اتنی بڑی شخصیت لاہور میں آئی وہ آپ کے ساتھ دوستانہ تعلقات بنانا چاہ رہے تھے آپ کو آج ہاؤس adjourn کر دینا چاہئے تھا۔ یہ کچھ فرق نہیں پڑتا you should have shown grace اور

اس میں آپ کی honor تھی کہ اگر آج ہم اجلاس نہ بھی کرتے ہماری یہ تحاریک استحقاق، تحاریک التوائے کار بعد میں بھی لی جا سکتی تھیں مگر ایک goodwill gesture ہوتا ہے ہم ان کی جان تو واپس نہیں لا سکتے مگر میری گزارش ہے کہ In the greater interest you should adjourn this House in respect for the President of Iran اور یہ اسلامی امہ کے بہت بڑے لیڈر تھے، سکالر تھے ہر چیز تھے۔ہم جو چیزیں کر رہے ہیں ان سے بھی زیادہ important تھا کیونکہ آج عالم اسلام کا ایک بہت بڑا لیڈر ہمارے میں نہیں رہا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کا ہمسایہ ملک ہے آپ کو پتا ہے کہ حالات کیا ہیں، آپ اس قرارداد کو Rule 234 کو suspend کر کے out of turn لے لیں اور you should adjourn the House after the resolution ہم jointly resolution کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر you should adjourn the House after that as a mark of respect for that honorable leader .

جناب سپیکر: یہ بڑی اندوہناک خبر ہے کل جب سے یہ خبر ملی ہے اس وقت سے پورے ملک میں سوگ کی فضا ہے کوئی شک نہیں ہے میں نے اس پر تمام حکومتی زعما، تمام سیاسی اکابرین کی statements دیکھی ہیں اور پوری قوم میں اس بات پر افسردگی اور افسوس ہے چونکہ یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔اس ہاؤس نے obviously جیسے you have rightly pointed out میرے پاس راجہ شوکت عزیز بھٹی تشریف لائے وہ بھی اس پر بطور پرائیویٹ ممبر قرارداد پیش کرنا چاہ رہے تھے، آپ کرنا چاہ رہے تھے، مجھے قائد حزب اختلاف کا پیغام ملا کہ وہ بھی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں حکومت کا بھی پیغام ملا above amongst all کہ گورنمنٹ بھی قرارداد پیش کرنا چاہتی ہے۔تو پھر میں نے انہیں یہ suggest کیا کہ meanwhile we don't sit idle ہمارا جو کام ہے وہ تو ہم کر رہے ہیں تو اس پر ہم سب ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں، اس مشکل گھڑی میں پوری مسلم امہ ان کے اہل خانہ کے لئے دعا گو ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اور آپ کی طرف سے بھی میرے پاس قرارداد آئی ہے چونکہ یہ معاملہ ایسا ہے تو اسے we will take it up jointly لیکن پہلے تھوڑا سا بزنس لے لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس سے زیادہ کوئی اور اہم چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں آپ تو پہلے ہی interpretation دے دیتے ہیں۔ اس وقت ہمارا دل رو رہا ہے، سارا ملک رو رہا ہے اس وقت تو آپ ان کی فوٹو لگاتے نہیں تھکتے تھے لیکن آج جب وہ شہید ہو گئے ہیں تو آپ ان کے لئے ہاؤس بھی adjourn نہیں کر سکتے آپ کا یہ بزنس کل بھی آ سکتا ہے heavens are not going to fall بطور مسلم یہ grace show کرنے کا وقت ہے۔ آپ ہاؤس adjourn کر دیں آپ جو یہ black law لا رہے ہیں یہ تو آ جائے گا چونکہ آپ کے پاس طاقت ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات آ گئی آپ نے پہلی دفعہ بھی یہی بات کی اور اب بھی یہی کر رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں کوئی point scoring نہیں کر رہا میں چاہ رہا ہوں کہ you will leave a good message to the neighboring countries آپ کے انڈیا کے ساتھ مسائل ہیں، افغانستان کے ساتھ مسائل ہیں اور آپ دیکھیں کہ لوگ کس طرح شہید ہو رہے ہیں۔

GOVERNMENT BUSINESS

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ Now, we take up Government Business آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

Consideration and Passage of Punjab Defamation Bill 2024.

THE PUNJAB DEFAMATION BILL 2024

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Defamation Bill 2024. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .Disallowed میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ ابھی تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی اپنی نشستوں پر
کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

MR SPEAKR: These are your amendments. Don't you want to speak on them? You have moved these amendments. These are your amendments پلیز تشریف رکھیں یہ آپ کی amendments ہیں if you do this then what options shall I have?

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔تمام معزز اراکین بیٹھیں اور میری بات سن لیں۔میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آج کے بزنس پر آپ کے movers کی amendments ہیں let the minister sahib move then floor is yours اور آپ کے پندرہ پندرہ ممبران listed ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر متعلقہ چیز کے متعلق بات نہ کی جائے تو sorry for it اگر اس کے متعلق amendments ہیں۔

جناب سپیکر: میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے اس پر بہت بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضرور بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: اس بل سے جنرلسٹ disappointed ہیں انہوں نے ہمارے ساتھ بات کی ہے We are not going to let it go like that

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک سیکنڈ۔ there is a method to everything رانا صاحب! ایک سیکنڈ بات سن لیں۔ ایک سیکنڈ آپ تشریف تو رکھیں ۔ پلیز تشریف رکھیں ۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔ I have always given you آپ تشریف رکھیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! آپ بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! پلیز بیٹھیں۔ Minister Sahib first he has to move it . Can I stop the legislation and give you the floor? رانا صاحب! can I stop the legislation and give the floor on جناب اپوزیشن لیڈر صاحب! Point of Order? Once it is done, then I will give you the floor. At least go through it once. جی، منسٹر صاحب! Move the motion.

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No.01, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No.01, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid

Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid

Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it. Mr Ahmad Khan now you want to speak or you want to shout.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لوں۔

جناب سپیکر: آپ کی amendment ہے آپ اس پر جتنا مرضی بات کریں قانون سازی میں I have to keep a few things as they are supposed to be.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: اس میں سُن لیں during legislation اگر تو آپ اس کے procedure پر کوئی نکتہ اُٹھاتے ہیں تو پھر آپ point of order پر بات کر سکتے ہیں۔ اب یہاں بات یہ ہے کہ آپ کی amendment ہے تو آپ اس پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ ایک قانونی کام کرنے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے جو Special Committee بنی تھی اس میں ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اس کمیٹی کے لئے ہم سے کوئی نام نہیں لئے گئے۔ اب ہم ایک غیر قانونی کام کی طرف جا رہے ہیں تو پہلے اس بات کا تعین کیا جائے کہ کیا اس Special Committee کی میٹنگ کے minutes میں ہمارے ممبران کا موقف شامل کیا گیا ہے؟ ہمارا ایک ممبر ATC کی عدالت میں تھا اور ہمارے دوسرے ممبر کو صرف ایک دن پہلے میٹنگ کی اطلاع دی گئی۔ میرے خیال میں یہ سارا کام غیر قانونی ہو جائے گا۔ ہم پورے طبقہ پر چُھری پھیرنے جا رہے ہیں۔ سول سوسائٹی پر ایک قدغن لگائی جا رہی ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ اس کمیٹی کو reconstitute کیا جائے اور اس bill کو دوبارہ کمیٹی کی طرف بھیجا جائے۔ یہ ہمارا relevant point of order ہے۔

MR AFTAAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I would draw your kind attention....

MR SPEAKER: Rana sahib, I have given the floor to the Leader of the Opposition. Please sit down. Because I carry a certain weight in respect for honorable members and you know that.

اب جو آپ pointاُٹھا رہے ہیں اور آپ Point of Orderپر یہ بات کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی کی رپورٹ آپ کو پڑھنے کے لئے نہیں دی گئی۔اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی amendmentمیں کہہ رہے ہیں کہ اس billکو دوبارہ غور کے لئے Select Committeeمیں بھیج دیں۔ آپ یہی pointاُٹھا رہے ہیں۔یہی آپ کا نکتہ ہے اور یہی آپ کی amendmentہے تو should I kill it?ملک احمد خان بھچر صاحب! آپ میری بات سُنیں۔

As a matter of fact this is your amendment. This is what you are proposing in the amendment sir.

آپ نے ہاؤس کے سامنے یہ amendmentرکھی ہے۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ it has to go to the Select Committee, it has to go back. آپ یہی کہہ رہے ہیں؟

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! Rule 166 and 167 کی violationہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی کی رپورٹ آپ کو پڑھنے کے لئے نہیں دی گئی۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ Rule 166(2)(b) کو پڑھیں۔اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ کمیٹی کی جو recommendations ہیں اس کے اندر minority کا point of view mention کیا جائے گا۔اسی طریقے سے Rule 167(2) میں بھی یہ چیز clarity سے لکھی گئی ہے کہ آپ نے کمیٹی کی رپورٹ کے اندر minority کا point of view mentionکرنا ہے۔یہ رپورٹ میرے پاس پڑی ہے، آپ کی میز پر پڑی ہے اور تمام معزز ممبران کے پاس بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا point of order آ گیا ہے۔ I will pass an appropriate ruling on this. آپ تشریف رکھیں۔جناب احمد خان بھچر! You have the floor now.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پہلے رانا آفتاب احمد خان بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جو motion move کی ہے اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ:

I will draw your kind attention to Rule 154 **Functions of Committees.-** (2) In the case of a Bill, the Committee shall also examine whether or not the Bill violates, disregards or is otherwise not in accordance with the Constitution…….

جناب سپیکر! آپ اس کو ذرا پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کون سا rule پڑھ رہے ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں Rule 154 پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ Rule 154 پڑھیں۔

Mr Aftab Ahmad khan: Rule 154 (1) A Committee shall examine a Bill or other matter referred to it by the Assembly or by the Speaker and shall submit its report to the Assembly or the Speaker, as the case may be, with such recommendations including suggestion for legislation, if any, as if may deem necessary…

جناب سپیکر! انہوں نے تو کوئی suggestions نہیں بھیجیں۔ اس سے آگے لکھا گیا ہے کہ:

(2) In the case of a Bill, the Committee shall also examine whether or not the Bill violates, disregards or is otherwise not in accordance with the Constitution.

جناب سپیکر! اب میں اس bill کے بارے میں پاکستان کے آئین کا حوالے دوں گا۔

I would draw your attention to Article 8 of the Constitution which says, **Laws inconsistent with or in derogation of Fundamental Rights to be void**. Now Article 19 **Freedom of speech.**

اب جب یہ bill آ گیا تو

There are two parts, one is a Civil Wrong and 2nd is a Criminal Wrong. For the criminal procedure, section 499 of the PPC is very clear.

کہ اس میں سزا ہے۔

And when you already having a law which was passed by this Assembly in 2002...

جناب سپیکر: Please order in the House. مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ It is quite a pertinent debate.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Sir, they are not interested because, they had to come at a good lunch. They had a good lunch and they just want to vote for that and nothing more than that...

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This issue is very important. جب یہ قانون بنایا گیا تھا تو اُس وقت آئین پاکستان میں defamation کی provision موجود تھی لیکن کچھ وقت کے بعد انہوں نے defamation کو ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہے کہ The law which is already in existence. یہ قانون 2002 میں بنایا گیا اور 2012 میں اس اسمبلی نے اس کو amend کیا تھا۔

When there was already a law in existence. If there was some problem regarding the Social Media you could have brought amendments.

اور اس میں سب سے خطرناک چیز یہ آ گئی ہے کہ قانون شہادت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ When there is no evidence تو پھر آپ کیا کریں گے؟

This is also against the basic injunctions of Islam and if any law which is contrary to the Islamic law.

اس قانون کے تحت آپ without proof کسی کو بھی پکڑ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! Rule 154 سے متعلق آپ کا Point of Order آ گیا ہے۔ I will pass an appropriate ruling on this and you know that اگر کوئی چیز violative of Rules and Procedure ہوئی ہے اور کمیٹی کی submitted report آپ تک جانی مقصود تھی اور اگر Rule 154 کی violation ہوئی ہے تو you know I will strike it down. آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ I have to pass an appropriate ruling.

MR AFTAB AHMAD KHAN: We don't want to be part of this black law because already this law is in existence.

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ایک دفعہ تشریف رکھیں۔ احمر بھٹی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے ایک دفعہ تشریف رکھیں۔

The problem is that legislation has its procedure, Minister Sahib has moved it and honorable Leader of the Opposition stood for his amendment that has to be opposed and then there will be discussion.

آپ کے دو point of order آئے ہیں اور ان پر میں آپ کو appropriate ruling دے دوں گا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کی اس بات کا جواب دینا ہے۔ ملک احمد خان بھچر صاحب! آپ نے جو amendment propose کرنی ہے وہ کریں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: احمر بھٹی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے ملک احمد خان بھچر صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: It is not allowed. You have to sit. ملک احمد خان صاحب! آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! احمر بھٹی صاحب کو ایک منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ بار بار کھڑے ہو رہے ہیں۔ آپ تو مجھے procedure بھی adopt نہیں کرنے دے رہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ٹھنڈا پانی پئیں اور غصہ نہ کریں۔ ہمیں بات کرنے کا موقع تو دیں۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ ایک دفعہ تشریف رکھیں۔ رانا آفتاب صاحب! تشریف رکھیں۔ I am not running through. I am just bringing it back to the procedure. ملک صاحب! آپ تشریف تو رکھیں۔ This has never been like this in legislation sir

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ کالا قانون ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو پچاس مرتبہ کالا قانون کہیں لیکن procedure تو follow کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ ان کے Point of Order سُن لیں اُس کے بعد ہم باہر چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! I can't allow Point of Order آپ قائد حزب اختلاف ہیں میری دِقت یہ ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جا سکتا I am just trying and struggling with it now. دیکھیں، کیسی بھی legislation ہو ہم نے اُس کو لینا تو ہے ناں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں تو جب آپ amendment پر بات کریں گے تو آپ کو بھی floor مل جائے گا۔

There is an amendment in this motion. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais,

Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

LEADER OF THE OPPOSITION (Mr Ahmad Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 17th July 2024:
>
> 1. Mr Ahmad Khan
> 2. Mr Aftab Ahmad Khan
> 3. Mr Shahbaz Ahmad
> 4. Mr Javed Niaz Manj

5. Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi
6. Mr Asad Mehmood
7. Mr Abdul Razzaq Khan
8. Ms Ashifa Riaz
9. Sardar Mohammad Ali Khan
10. Qazi Ahmed Akbar
11. Mr Junaid Afzal Sahi
12. Mr Ali Asif
13. Hafiz Farhat Abbas
14. Mr Hassan Zaka
15. Mr Ahmer Bhatti

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 17th July 2024:

1. Mr Ahmad Khan
2. Mr Aftab Ahmad Khan
3. Mr Shahbaz Ahmad
4. Mr Javed Niaz Manj
5. Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi
6. Mr Asad Mehmood
7. Mr Abdul Razzaq Khan
8. Ms Ashifa Riaz

9. Sardar Mohammad Ali Khan
10. Qazi Ahmed Akbar
11. Mr Junaid Afzal Sahi
12. Mr Ali Asif
13. Hafiz Farhat Abbas
14. Mr Hassan Zaka
15. Mr Ahmer Bhatti

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بل ہذا پر سپیشل کمیٹی نمبر-1 میں حزب اختلاف کے اراکین بھی شامل تھے۔ اس بل پر تفصیل سے غور وخوض کیا گیا اور تفصیلی بحث کے بعد بل ہذا کو ایوان میں غور کرنے اور اسے بغیر کسی ردوبدل کے منظور کرنے کی تجویز دی گئی ہے لہٰذا بل ہذا کو Select Committee میں بھیجا جانا مناسب نہ ہو گا کیونکہ مزید فائدے کا کوئی امکان نہ ہے۔ ترمیم ہذا بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, he has opposed it. Now, you have the floor sir. I have to struggle to bring it back to the procedure. It could not be allowed sir.

جناب سپیکر: جناب احمر بھٹی!

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ترمیم پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس ایوان کا بنیادی کام قانون سازی کرنا ہے اور آج سے چند روز پہلے یہاں پر جناب سعید اکبر نوانی نے جناب امجد علی جاوید کی ایک motion پر comment کیا تھا جس میں جم خانہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ مجھے آج بھی ایسا ہی لگ رہا ہے کہ انہوں نے جو الفاظ ادا کئے جس طرح اس قانون کو پاس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے مجھے نہیں لگ رہا اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی کوئی حیثیت ہے یا اہمیت ہے۔ یہ بل consider کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی نمبر-1 کو بھیجا گیا تھا جیسا کہ ابھی رانا صاحب نے پڑھا۔

سپیشل کمیٹی نمبر-1 کی یہ بنیادی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ بل کا معائنہ کر کے بتائے کہ اس بل میں آئین یا قانون کے خلاف کوئی بات ہے یا نہیں۔ ابھی میں آپ کے گوش گزار کروں گا آئین کے کم از کم ایک درجن articles کو یہ بل violate کر رہا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو Article-8 پڑھ کر سُنانا چاہوں گا۔

Chapter 1: Fundamental Rights:

(1) Any law, or any custom or usage having the force of law, in so far as it is inconsistent with the rights conferred by this Chapter, shall, to the extent of such inconsistency, be void.

MR SPEAKER: Order in the House please. All honorable members, if anyone has something to talk about, lobbies are available for the honorable members.

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! ان اراکین کو بتائیں کہ یہ بل ان کی زندگیوں پر بھی اثر انداز ہو گا تو kindly یہ debate سُن لیں اور اس میں participate کریں۔

جناب سپیکر: جی جی، پلیز۔

MR AHMAR BHATTI: (2) The State shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention, be void. Now Article 10A: For the determination of his civil rights and obligations or in any criminal charge against him a person shall be entitled to a fair trial and due process.

اب یہ Artilce10 (A) کے مطابق fair trial and due process کا right ہر شہری کا ہے۔ میں اس proposed قانون کی کلاز نمبر 23 کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ قانونِ شہادت کو altogether exclude کر دیا گیا ہے کہ اس بل کی

proceedingsپر applyہی نہیں ہو گا جو ماورائے آئین ہے۔ اسی طرح سے آگے چلتے ہوئے میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: I would request please kindly آپ کے پاس galleriesہیں Sardar Khizar Khan, Shahani sahib and Malik Arshad sahib if there is something important you have the lobbies on the side because you are disrupting the whole proceeding by making loud laughter.

MR AHMAR BHATTI: Article 19: Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression, and there shall be freedom of the press, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security or defence of Pakistan or any part thereof, friendly relations with foreign States, public order, decency or morality, or in relation to contempt of court, [commission of][33] or incitement to an offence.

جناب سپیکر! اگر آپ اس کے foot notesمیں پڑھیں تو لکھا ہوا ہے۔ substituted by the Constitution (Fourth Amendment) for "defamation" چوتھی amendmentکے ذریعے defamationکا لفظ آئین میں deleteکر دیا گیا تھا اس سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جانا چاہئے کہ جب آئین بنایا گیا تو آزادیٔ رائے کو کتنی اہمیت دی گئی۔ آئین میں سے Defamationکے لفظ کو ہی مٹا دیا گیا لیکن ہم آج کئی برسوں کے بعد دوبارہ وہی غلطی دہرانے جا رہے ہیں جس کو ایک amendment کے ذریعے درست کیا گیا تھا۔ اس میں اور بھی جو articlesہیں میں اُن کے حوالے سے بھی آپ کو بتاتا ہوں۔ Article 175A and Article 175 (3) یہ دو articles وہ articles ہیں جو appointment of Judges of High Courtکو dealکرتے ہیں۔ اب اس بل میں proposeکیا گیا ہے کہ ایک Tribunalبنے گا جس

میں حکومت کی جانب سے ایک ڈسٹرکٹ جج یا ہائی کورٹ کے ایک جج کو appoint کیا جائے گا جب وہ Article 175A کی clear violation ہے۔ Article 175A میں بڑا clearly define کر دیا گیا ہے کہ ایک جج کی appointment کیسے کی جائے گی۔ (3) 175 Article کو میں آپ کے لئے پڑھ بھی دیتا ہوں۔

The Judiciary shall be separated progressively from the Executive within [fourteen] years from the commencing day.

جناب سپیکر! اب اس میں بڑا clearly کہہ دیا گیا ہے کہ Judiciary کے دائرہ کار میں حکومت کسی طرح کی مداخلت نہیں کر سکتی جب کہ یہ بل propose کر رہا ہے کہ اس tribunal کے جج کو حکومت ہی appoint کرے گی تو یہ سیدھی سیدھی interference in the affairs of the Judiciary ہو گی۔ اسی طرح آگے چلیں تو Article 202: Subject to the Constitution and law, a High Court may make rules regulating the practice and procedure of the Court or of any court subordinate to it. Article 203: Each High Court shall supervise and control all courts subordinate to it

جناب سپیکر! جتنی بھی Court subordinate courts میں شامل ہیں۔ ان تمام کے rules ہائیکورٹ بنائے گی کوئی گورنمنٹ نہیں بنا سکتی۔ یہ کچھ articles ہیں جن کے حوالے دے کر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجوزہ بل میں جو clauses propose کی گئی ہیں وہ ان کی violation میں ہیں۔ لہٰذا اس بل کو پوری طرح سے مسترد کیا جانا چاہئے۔ اس میں ہم نے جو ترامیم پیش کی ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کو Special or Select Committee کو forward کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایسا کالا قانون بنے تو اس کو درست طریقے سے بنائیں۔ ہم اس پورے کے پورے بل کو مسترد کرتے ہیں۔ اگر بہت ہی مجبوری ہے اور ایسا قانون ماورائے آئین جا کر بنانا چاہتے ہیں تو اس کو reasonable grounds پر بنائیں۔ میں نے جتنے articles کا حوالہ دیا ہے آپ ان کو under consideration لے کر آئیں۔ ہماری سول سوسائٹی، صحافیوں اور عام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور اس ایوان کی ذمہ داری

ہے۔ ہم پر یہ لوگ کروڑوں روپے اس لئے خرچ نہیں کر رہے کہ ان کا حق آزادی رائے ہی ہم چھین لیں۔ وہ ہمیں تنخواہیں اس لئے نہیں دیتے کہ ہم ان کے حقوق پر غاصب بن جائیں۔

جناب سپیکر: احمر صاحب! شکریہ۔

I wanted to invite the Advocate General when the Minister Sahib opposed but due to the anxiety dictated from the benches I couldn't.

Let us hear the Advocate General آپ کے اس بل کے حوالے سے جو تحفظات ہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل صاحب اس بل کی غرض وغایت تو آپ کو ابھی بتادیں۔ اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، جناب خالد اسحاق صاحب!

ADVOCATE GENERAL (Mr Khalid Ishaq): Thank you honorable Speaker and thank you to the members of this august House. یہاں ابھی معزز ممبر نے بات کی ہے۔ vis a vis violation of the constitutional provision وہ clear کرنا بڑا ضروری ہے۔ میرے بھائی نے سب سے پہلے Article-175(a) کی بات ہے۔ یہ Article ججوں کی appointment کا طریق کار بتاتا ہے لیکن respectfully عرض کروں گا that pertains to the appointment of the Judges of the Supreme Court, Federal Shariat Court and High Courts Article-175(a) does not deal with the appointment of Judges of all kind of courts. وہ صرف ان کے لئے ہے۔ یہ ایک تصحیح تو کر لیں وہ Article-175 کا domain نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ نے Article-203 کو refer کیا ہے۔ آپ اس کا domain سمجھیں وہ یہ ہے کہ جو subordinate judiciary اور lower judiciary ہے۔ ان کے service structure کے اگر rules بننے ہیں تو وہ ہائیکورٹ نے بنانے ہیں۔ اس وقت سر دست مجھے کوئی دس قوانین پنجاب کے یاد ہیں جہاں پر appointment of Judges گورنمنٹ ہی کرتی ہے۔ ان سارے قوانین میں جیسے Anti-Terrorism Court میں گورنمنٹ Judges appoint

کرتی ہے۔ آپ کے Punjab Revenue Authority میں گورنمنٹ Judges appoint کرتی ہے۔ آپ کے Service Tribunal میں گورنمنٹ Judges appoint کرتی ہے۔ ان کا تعلق Article-203 سے نہیں ہے۔ یہ ایک different dispensation ہے۔ ان سارے معاملات کو سپریم کورٹ بدر جہا دیکھ چکی ہے اور دیکھنے کے بعد اس نے بہت سارے فیصلے دیئے ہیں جن میں اس کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ Article-203 pertain to subordinate judiciary. The Member of the Tribunal is not part of the subordinate judiciary. آپ نے ایک اور چیز کہی separation of judiciary from the Executive. آپ نے Article-173 اس کے لئے refer کیا ہے۔ وہ separation ہمارے Constitution کا hallmark ہے۔ اسی لئے شیخ ریاض کیس میں جو PLD-2013 Supreme Court 493 ہے۔ Honorable Supreme Court نے یہ کہا کہ Service Tribunal کے Judges جنہیں appoint کرنا حکومت کا اختیار ہے۔ انہیں appoint تو حکومت ہی کرے گی لیکن اس میں نہیں لکھا ہوا کہ consultation with the Chief Justice ہونی ہے۔ اس قانون میں نہیں لکھا ہوا کہ Supreme Court نے interpret کرنا ہے۔ ہم نے تو اس قانون میں لکھا ہوا ہے کہ consultation with the Chief Justice ہونی ہے۔ Chief Justice کی consultation کے بغیر کوئی judge appoint نہیں ہو گا۔ میں ایک آخری چیز آپ کو عرض کرتا ہوں کہ مجھے تو اس ہاؤس سے آپ کے ایڈووکیٹ جنرل کے طور پر یہ strength چاہئے کہ executive اور legislatures نے اپنا domain give up کر دیا ہے۔ آپ اس کو regain کریں۔ آپ اس کو repossess کریں۔ میں آپ کو power دینا چاہتا ہوں اور آپ throw away کرنا چاہتے ہیں۔ آپ دیکھیں پوری دنیا میں executive Judges appoint کرتا ہے۔ آپ نے امریکہ میں debates دیکھی ہوں گی ۔ ہاؤس کے سامنے American Supreme Court کے Judges آتے ہیں۔ ان کو ایسے سوالات کئے جاتے ہیں جن کا جواب دیئے بغیر وہ ہاؤس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ آپ نے 2003 کے بعد سے اپنا اختیار give up کر دیا اور خاص طور پر اٹھارہویں ترمیم کے بعد سے کر دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ کی Judiciary اٹھارہویں ترمیم سے پہلے beyond 150 تھی۔ Executive جب Judges appoint کرتے تھے تو آپ کو

Cornelious جیسے Judge ملے۔ آپ کو بھگوان داس جیسے Judge ملے۔ آپ کو ایسے جید Judge ملے کہ آج بھی ان کا نام لینے سے پہلے ہم اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔ آپ نے اپنا سارا domain ہی give up کر دیا ہے۔ آپ اب چاہتے ہیں کہ Judiciary Judges appoint کرے۔ آپ کے tribunal میں بھی وہ judges appoint کرے۔ آپ کے Consumer Courts میں بھی وہ judges appoint کرے۔ آپ کی Punjab Revenue Authority میں بھی وہ judges appoint کرے۔ مجھے بتایئے کہ آپ کا Punjab Revenue Authority کا قانون ہے۔ اس قانون میں جو judge appoint ہوتا ہے وہ subordinate judiciary سے ہوتا ہے۔ وہ میرے لئے محترم اور قابل عزت ہیں لیکن ان judges نے زندگی میں کبھی کوئی کمرشل کیس نہیں کیا۔ انہوں نے کبھی ٹیکس کے statute کو نہیں دیکھا۔ آپ کی کروڑوں اربوں کی liabilities پر stay ہو جاتا ہے اور آپ کا صوبہ جس کا source of income یہی Punjab Revenue Authority ہونا چاہئے وہ redundant ہو کر رہ گیا ہے۔ آپ اپنے Service Tribunal کو دیکھ لیں۔ آپ کو Service Tribunal میں Judges appoint کرنے چاہئے تھے۔ یہاں ابھی ایک معزز ممبر نے بات کی تھی کہ فیصل آباد میں ایک آفیسر ہیں انہوں نے ہوشربا قسم کا رویہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ان کو نوکری سے نکالتے ہیں تو وہ Service Tribunal میں جا کر stay لے لیتے ہیں اور وہ آپ کے سینے پر مونگ دلتے رہتے ہیں۔ آپ legislature ہیں اور آپ اپنی power regain کریں جبکہ آپ surrender کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے Article -8 کی بات کی ہے۔ یہ بالکل بے جا بات ہے۔ Any law which is repugnant to injunction of Islam اس کے لئے مناسب طریق کار یہ ہے کہ آپ بتائیں کہ اس قانون میں یہ repugnancy ہے۔ یہ fundamental rights کے chapter کو disturb کرتا ہے۔ اس میں Article-14 بھی آتا ہے اور یہ dignity of man and members کی بات کرتا ہے۔ dignity of individual کی بات کرتا ہے اور آپ سب کی بات کرتا ہے۔ آپ اس بات کو ذرا سمجھئے۔ restriction speech میں نہیں ہے آپ بولیں لیکن اس کے بعد you are accountable for what you have spoken یہ کسی مہذب معاشرے میں ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی شریف آدمی کے اوپر الزام لگا

دیں، چلیں! آپ الزام لگادیں لیکن اس کے بعد کم از کم اتنا تکلف کریں کہ یہ زیادہ evidences نہیں بلکہ ایک preliminary evidence لے آئیں جس میں آپ یہ کہیں کہ میرے پاس یہ دستاویزی شہادت موجود ہے جس کی بنیاد پر میں نے یہ الزام لگایا ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے evidence record کرنا ضروری ہے۔ آپ کو leave to defend مل جائے گی۔ آپ اپنی شہادت دیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ آج سپیکر صاحب کو یا honorable Leader of Opposition کو کہہ دیں کہ انہوں نے corruption کی ہے اور اس کے بعد یہ ثابت کریں کہ میں نے corruption نہیں کی ہے۔ یہ تو دنیا کے کسی defamation کے concept کے ہی خلاف ہے۔ یہاں اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے کہ 2002 کا قانون موجود تھا تو اس قانون کی کیا ضرورت تھی۔ آپ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ defamation کا law کیا law of frustration نہیں بن گیا۔ آپ دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کے دعویٰ کا سالہاسال جواب نہیں آتا۔ اس کی process service نہیں ہوتی۔ اس کی decree ہونا تو کجا بات ہے اس کو جواب دعویٰ ہی نہیں آتا۔ ہمارے ملک میں law of defamation اب law of frustration بن چکا ہوا تھا اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد آپ کے اس ایوان کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ قانون بنائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: Advocate General has the floor

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ Chair کو address کریں اور overall view دیں ہمیں point out نہ کریں۔

جناب سپیکر: It has never been like this اعجاز صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ایڈووکیٹ جنرل (جناب خالد اسحاق): جناب سپیکر! ایک بڑی important pertinent بات کی honorable member نے کہ قانون شہادت کا اطلاق ہم نے یہاں ختم کر دیا ہے میں honorable ممبرز کی یاد دہانی کے لئے ایک لاء بتانا چاہتا ہوں اور بھی بہت سارے ہیں لیکن سب سے پہلے ایک لاء جو رینٹ کا قانون تھا وہ اس ملک میں اتنا فرسودہ تھا کہ اگر کسی شخص کو آپ نے

رینٹ پر پراپرٹی دے دی ہے اور اس پہ کیس کرنا ہے آپ تو بھول جائیں کہ ایک نسل تک تو آپ کو وہ پراپرٹی واپس نہیں ملے گی اس معزز ایوان نے 2009 میں رینٹ کا جو قانون پاس کیا اس میں بھی قانون شہادت applicable نہیں ہے آج اور پرانے کیسز میں ذرا دیکھیں تین مہینے میں فیصلے ہو رہے ہیں رینٹ کے قوانین کے حقدار کو حق مل رہا ہے تو قانون شہادت کو applicable کرنے سے فائدہ ہوا ہے یا نقصان ہوا ہے دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ کا جو مسلم فیملی لاء ہے پنجاب میں اور پورے پاکستان میں اس پر بھی قانون شہادت applicable نہیں ہے تو کیا مسلم فیملی لاء میں قانون شہادت applicable نہ ہونے سے فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے آپ کے consumer کے قانون میں بھی قانون شہادت applicable نہیں ہے آپ کے الیکشن کے لاء میں بھی قانون شہادت applicable نہیں ہے تو قانون شہادت کی applicability نہ ہونے کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں شہادت نہیں ہونی وہ صرف جو اس کی موشگافیاں ہیں جو اس کی technicalities ہیں اس کو eradicate کر کے قانون کو سادہ اور simple بتایا کہ بنایا گیا ہے اس کو expeditious بنایا گیا ہے in the interest of justice یہ کیا گیا ہے ایک اور بات honorable ممبر نے کی ہے جی آرٹیکل 10 A کے حوالے سے due process کس چیز کا نام ہے due process اس چیز کا نام نہیں ہے جی کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے مقدمے کا فیصلہ میری خواہشات کے مطابق due process اس چیز کا نام ہے کہ مقدمے کا فیصلہ جو مروجہ قانون ہے اس کے مطابق ہو یہ قانون آپ بنا رہے ہیں اگر قانون بن جائے گا اس قانون کے مطابق اس مقدمے کا فیصلہ ہو گا آخری چیز جو honorable ممبر نے پوائنٹ آؤٹ کی وہ ججز کی appointment کے حوالے سے تھی کہ شاید حکومت نے جج appoint کرنے ہیں تو اس میں حکومت کا کوئی mala fide ہے غالباً اس ایکٹ کو غور سے اس طرح دیکھا نہیں گیا جب بھی کسی حکومتی عہدے دار کی کوئی defamation کی درخواست جائے گی تو وہ اس جج کے سامنے نہیں جائے گی جو وہ tribunal کا ممبر ہے بلکہ جو constitutional offices ہیں یا جو پبلک آفس ہولڈرز ہیں ان کی defamation کی درخواست تو ہائی کورٹ کے جج نے ٹرائل کرنی ہے اس کی تو نہ appointment آپ کے ہاتھ میں ہے نہ removal آپ کے ہاتھ میں ہے نہ extension آپ کے ہاتھ میں ہے نہ succession آپ کے ہاتھ میں ہے تو یہ قانون تو بڑا اس طرح سے دیکھ

کے fairly ہم نے کوشش کی ہے کہ آپ کو مضبوط کرنے کے لئے اس ملک کو بچانے کے لئے اس ملک کی روایات کو اور سماج بچانے کے لئے آپ بنائیں جو آپ amendments suggest کریں گے ہم اس پر بات کرنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی یہ جو ایڈوکیٹ جنرل کی concluding statement ہے وہ یہ ہے کہ جو amendments آپ propose کریں گے یا جو آپ نے propose کی ہیں So, let's see the quantum of those proposed amendments. What is the legal rationale of what Mr Ahmer said about the Article on the appointment of Judges? Now, can we bring in it appointments of Judges and equate them with the appointment of Tribunals? جی ملک صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ کے ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے اپنی جو speech کی ہے وہ دو حصوں میں ہے میں ان دونوں حصوں پر بات کروں گا چونکہ ایک تو انہوں نے ہمیں سیاسی لیکچر دیا ہے direct ہماری طرف مخاطب ہوئے ہیں دوسرا انہوں نے amendments پر بھی تھوڑی بہت بات کی ہے پورے ہاؤس کو یہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہماری حیثیت کیا ہے چاہے وہ Treasury Benches سے ہیں اور میں بڑے افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں اس پر desk بھی بجائے گئے۔ اب یہ جو ایڈووکیٹ جنرل صاحب فرما رہے ہیں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آج دن تک جو قانون بنے جو بل یہاں سے پاس ہوئے ہیں ان کی implementation کیسے ہوئی ہے اس کے جو articles ہیں یا اس کی جو روح ہے اس پر میں بعد میں آؤں گا پہلے میں سیاسی طور پر بتادوں ایک مثال میں دوں گا کہ جس طرح ATC کی انہوں نے بات کی ہے اس وقت یہ موجود ہے اس وقت جب ہم ادھر بات کر رہے تھے اس وقت ہائی کورٹ بے بس ہے چیف منسٹر کے آگے چار دفعہ summary جا چکی ہے ہائی کورٹ سے اور ATC Judges نہیں appoint ہو رہے ہیں۔ آپ دیکھیں یہ اختیارات کا ناجائز فائدہ ہے ATC Judges کیوں نہیں appoint ہو رہے ہیں اس لئے appoint نہیں ہو رہے ہیں کہ وہاں پر

پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز پر representative پر اور لیڈرز پر بوگس کیس ہیں اسی لئے وہ appoint نہیں ہو رہے اس لئے میں ان کو بتا رہا ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ATC کے Judges, Punjab Government with the consultation of Chief Justice مقرر کرتی ہے تو میں اِن کو بتا رہا ہوں کہ اِس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اِس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے ہمارے leaders, workers اور representatives بے گناہ لوگ جیلوں میں ہیں لیکن اِس وقت ججز مقرر نہیں ہو رہے۔ ایک تو میں اِن کو یہ بتا دوں کہ جب آپ implementation کرنے آتے ہیں تو اُس وقت یہ پوزیشن ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے قانون خود بنائیں، بالکل ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اپنے قانون خود بنانے چاہئیں اور ہم بنا بھی رہے ہیں۔ مجھے ایک بات بتائیں کہ کیا ہمارے cases پر سپیشل پراسیکیوٹرز نہیں لگائے گئے؟ جب ہمارے 9 مئی کے cases آئے ہیں تو کیا راتوں رات ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں پنجاب کے تمام پراسیکیوٹرز کو نہیں بلایا گیا؟ آپ آئیں اور آ کر اِن کے cases face کریں اور اُنہوں نے پُوری پُوری لسٹیں دی ہیں کہ اِن اِن بندوں کے چالان submit نہیں ہونے دینے، یہ کیا misuse نہیں ہے؟ اِسی طرح کے misuse ہوں گے جب آپ ایک کام کرنے جائیں گے تو اِسی طرح کریں گے کہ اِس میں سے جو آپ کو اچھا لگے گا اِسے آپ adopt کریں گے اور اِس کی مثالیں اُن لوگوں کے ساتھ دیں گے جو واقعی ایک مثال بنے ہیں اور اِس میں کوئی شک نہیں۔ اِنہوں نے دو تین honorable judges کے نام لئے ہیں جو واقعی ایک مثال تھے لیکن اگلی بات یہ کہ کون اِن چیزوں کو determine کرے گا؟

جناب سپیکر! یہ ایک اور کالے قانون کی طرف جا رہے ہیں، اگر کوئی قانون کا misuse کرے یا کوئی نشانہ بنا رہے تو پاکستان تحریک انصاف سے زیادہ سے کوئی نشانہ نہیں بنا۔ پاکستان تحریک انصاف اور اِن کا لیڈر عمران خان اور اِن کے باقی لیڈران بنے ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ ہمارے ساتھ ایسے قوانین کا misuse کیا ہے اور اِن کی خواہش کے مطابق آپ جتنی مرضی ترقی دے دیں۔ مجوزہ قانون کو دیکھیں کہ اِس میں freedom of speech کی طرف جائیں تو آپ کا no comments of جو آپ کا سیکشن 12 ہے وہ 119 total Article کے مخالف جا رہا ہے۔ جب

آپ ججز لگائیں گے، آپ نے ججز کے لئے establishment of tribunal میں رکھا ہوا ہے ، آپ اگر دیکھیں تو سپریم کورٹ کا جو qualified وکیل کو کون nominee کرے گا with the consultation of Chief Justice High Court لیکن پینل کون دے گا؟ پینل پنجاب حکومت نے دینا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ جو حال ہوتا ہے، اگر آپ اِس کی ایک ایک بات پر جائیں، اگر آپ قانون شہادت پر جائیں جس طرح فرمارہے ہیں، آپ اِس معاملے کا مکان کے کرائے کے ساتھ comparison کر رہے ہیں۔ آپ comparison تو دیکھیں کہ rent کے قانون میں کہتے ہیں کہ قانون شہادت apply نہیں ہوتا۔ آپ اِس کالے قانون کے ساتھ موازنہ کر رہے ہیں جہاں آپ کا بلوچستان کا بندہ وہاں پر کوئی comments دیتا ہے تو آپ یہاں پر پرچہ کروا کے اُس غریب آدمی کو اُدھر سے پکڑ کر لے آئیں کیونکہ ہم تو یہ بُھگت رہے ہیں اور جس طرح قانون شہادت سے متعلق فرمارہے ہیں۔

جناب سپیکر! اِس میں جرمانے کو دیکھیں تو آپ کو ہر comments پر 50 ہزار روپے جرمانہ ہے۔ جو غریب آدمی ہو گا اسے پھر 9۔ مئی میں ڈال دیں کیونکہ جو غریب 50 ہزار روپے جرمانہ نہیں دے سکتا تو ساتھ یہ بھی شامل کر لیں کہ اُسے 9۔ مئی کے cases میں دیں۔ بات یہ ہے کہ misuse کر رہے ہیں اور آپ law knowing ہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ آپ سے زیادہ کوئی قانون کو اچھا پڑھ سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے۔ میرا آپ کے ساتھ وقت گزرا ہے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ اِس بل کو سپیشل کمیٹی کی طرف بھیجنے میں کیا دشواری ہے؟ کیا اتنی جلدی پڑی ہے کہ ہم نے آج رات بارہ بجے سے پہلے پہلے یہ کالا قانون پاس کرنا ہے؟ لوکل گورنمنٹ کمیٹی کا میں خود بھی ممبر رہ چکا ہوں اور معزز منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو ہم اکٹھے اِس کمیٹی کے ممبر تھے بلکہ آپ بھی اِس کمیٹی میں شامل تھے۔ ہم نے تو اِس قانون کو بناتے ہوئے دو مہینے لگا دیئے تھے جبکہ 14-2013 میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنا تھا تو پُوری سول سوسائٹی کو بلایا گیا تھا۔ اِس بل کے stakeholders کو بلائیں اور اُنہیں سپیشل کمیٹی میں شامل کروائیں۔ اِس طرح نہ کریں کہ ہمارے ایڈووکیٹ جنرل صاحب آ کر ہمیں لیکچر دے دیں اور ہم ڈیسک بجانا شروع کر دیں اور کہیں کہ واہ جی واہ پڑھا لکھا لیکچر دے کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! قانون لاہور سے باہر بھی ہے، قانون میانوالی، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں بھی یہ apply ہونا ہے۔ یہی قانون آپ نے apply کرنا ہے ایسے بندے پر جس کو کچھ پتا بھی نہیں ہو گا تو کم از کم آپ اُن لوگوں کو تو شامل کریں۔ یہ کمیٹی بن گئی ہے تو اِس کمیٹی میں ہمارے ممبران تو گئے ہی نہیں اور ہم پہلے بھی آپ سے یہی request کرتے رہے چونکہ ہم نے 8 فروری کا الیکشن بطور احتجاج لڑا۔ ہمارے proposers, seconders سب کے ساتھ جو کچھ ہوا، اِس کے بعد جتنے الیکشن ہم نے لڑے وہ بطور احتجاج لڑے اور یہ جو ہم نے آپ کو ترامیم بھی دی ہیں یہ بھی بطور احتجاج دی ہیں تاکہ ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے ہمارے منسٹر صاحب یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کوئی ترامیم ہی نہیں دے سکے تو ہم نے بطور احتجاج یہ ترامیم دی ہیں۔ ہم نے یہ ترامیم ضمیر جگانے کے لئے دی ہیں اور یہ ترامیم ہم نے خُوشی کے ساتھ نہیں دیں بلکہ اِس لئے دی ہیں کہ پُورے پنجاب کو پتا چلے تو میری آپ سے یہی request ہو گی کہ آپ اِس کالے قانون پر بند باندھ سکتے ہیں کیونکہ آپ واحد آدمی ہیں جن پر ہمیں اُمید ہے کہ اِس بل کو دوبارہ سپیشل کمیٹی میں بھیج دیں۔ کمیٹی کو reconstitute کریں، تمام stakeholders کو وہاں بلائیں اور ہمارے ایڈووکیٹ جنرل صاحب پڑھے لکھے ہوں گے، بہت اچھا بول لیتے ہیں اور تیاری بھی اچھی کر کے آئے ہوں گے لیکن اِن کو بھی یہ بتائیں کہ according to the law assembly میں بات کریں۔ اِس پورے ہاؤس کو جو ساڑھے بارہ کروڑ عوام کا ہاؤس ہے اس کو لیکچر نہ دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد صاحب!

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سبطین صاحب! Not at all, this is legislation۔ Not at all sir آپ بات نہیں کر سکتے اِس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ احمر بھٹی صاحب! تشریف رکھیں۔ رانا شہباز احمد صاحب! You don t want to speak? I have to go by the list now. Sir, it is not everybody's call. جو آپ نے دی ہے this is printed on the papers جاوید نیاز منج صاحب!

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: امتیاز صاحب! تشریف رکھیں۔ جاوید نیاز منج صاحب۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں۔ چودھری اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ یہ ایک کالا قانون بنانے کی طرف حکومت جا رہی ہے تو first of all اِس کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ already Defamation Law exist کر رہا ہے۔ اگر آپ کو بہت شوق ہے کہ ہم نے ہر بندے کی زبان بندی کرنی ہے اور تالا بندی کرنی ہے، اس ملک کے اندر ہم نے ڈکٹیٹر شپ لے کر آنی ہے، جمہوریت کا جنازہ نکالنا ہے اور اگر آپ کو یہ خوف ہے کہ 8 فروری کو جو آپ کے ساتھ ہوا ہے، جو عوام نے ری ایکشن دیا ہے اس کا بھی ہم نے خاتمہ کرنا ہے تو اس طرح کے قوانین سے ایسا نہیں ہو گا۔ اِس قانون کو بنانا چاہتے ہیں تو بنائیں، کیونکہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر اِس طرح کھلی چھوٹ نہ ہو لیکن اِس کے جتنے sections ہیں، کسی ایک کو بھی اٹھا کر دیکھ لیں، Preamble کو دیکھ لیں وہ بھی already exist کر رہا ہے، civil and criminal law side پر ہے اِس طرح اگر broadcasting media دیکھ لیں constitutional office دیکھ لیں، defamation دیکھ لیں یعنی جو بھی ہے already چیزیں exist کر رہی ہیں۔ اگر آپ ترمیم کرنا چاہتے ہیں تو اِدھر لے جائیں۔ آپ کو لازمی کہیں سے ڈکٹیشن آئی ہے کہ نہیں جی، یہ قانون بنائیں تو بنائیں اور بالکل بنالیں لیکن پہلے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی جس طرح Select Committee ہے، اِس کے سپرد کر دیں۔ ہمیں ایڈووکیٹ جنرل صاحب ڈکٹیشن نہ دیں کہ میں یہ کر رہا ہوں اور میں وہ کر رہا ہوں یا حکومت نے یہ کیا یعنی یہاں پر سارے پارلیمنٹیرین illiterate بیٹھے ہیں اور وہ زیادہ پڑھے لکھے تھے تو اس طرح ایڈووکیٹ جنرل صاحب ڈکٹیشن دے رہے تھے؟

جناب سپیکر! اِس حوالے سے میری humble request ہو گی کہ throughout all دیکھیں ناں جی کہ جو ایکٹ ہے یہ آرٹیکل 201,202,203 جو Constitution کا ہے تو اس میں ہائی کورٹ کے supervisory role کو اِس کے اندر بالکل ignore کیا گیا ہے۔ اسی طرح

اگر ہم دیکھیں کہ اِس بل میں آرٹیکل 10-A, 4, 8, 19-A یعنی سارے آرٹیکل جو Constitution کے ہیں، اِن کی violation کر کے ہم اِن کو by force because آپ کی اکثریت ہے جو کہ اِس بل کو approve کر سکتی ہے۔ اگر آپ یہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے لیکن یہ ایک history لکھی جائے گی جس کے اندر ایک black law جو آپ نے by force جس کے اندر Constitution ہمیں allow نہیں کرتا۔ Constitution کا آرٹیکل 10-A جس طرح میرے فاضل دوست نے پڑھا تھا آرٹیکل 14, 25, 8 تو اگر آپ کہیں تو میں سارے آرٹیکل پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں لیکن عرض یہ ہے کہ ہماری پہلے بھی یہی request ہے کہ اِس بل کو Select Committee کے سپرد کر کے اِس کو دوبارہ review کر لیا جائے۔ اِس کے تمام stakeholders کو onboard کر کے میڈیا والے علیحدہ چیخ رہے ہیں، سول سوسائٹی علیحدہ اِس پر اعتراضات کر رہی ہے، ہمارے سارے پارلیمنٹرین یہ لوگ بھی جو اُدھر بیٹھے ہیں، اِن سے بھی اگر آپ پُوچھیں، اِن پر تو آپ impose کر رہے ہیں ناں تو اِن کی اگر honest opinion لے لیں تو یہ کبھی بھی اِس black law کی support نہیں کریں گے کیونکہ freedom of speech اگر آپ کا ختم کر دیا جائے گا جو آپ کا ختم کر دیا گیا ہے جو آپ کا constitutional right ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اسمبلیوں کا ہونا یا ہمارے اِس ہاؤس کا ہونا تو ایسا ہی ہے کہ ہمیں اوپر سے orders دیئے جاتے ہیں کہ یہ قانون منظور کرا دیں کہ کسی شخص کو اپنی بات کرنے کا بھی کوئی حق نہ ہو۔ میری humble request یہی ہے کہ ہماری ترمیم کو accept کیا جائے اور ہم نے کہا ہے کہ اس کو Select Committee کے سپرد کر کے دوبارہ اس کو review کر کے دوبارہ ہاؤس میں put کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، قاضی احمد اکبر صاحب! میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی فارمولہ طے کر لیں تاکہ repetition نہ ہو۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے جو سلیکٹ کمیٹی کو propose کیا ہے وہ اس کو پڑھ رہے ہیں all the honorable members from the Opposition ان کے نام ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس لسٹ آگئی ہے، وہ بھی identical تھے۔ جو آپ کی سلیکٹ کمیٹی والی amendment ہے اس پر بات آگئی ہے اور چار پانچ لوگوں نے بات کر لی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ سب سے important ہے، یہ بنیاد وہاں سے شروع ہوئی ہے جو آپ نے refer کیا ہے۔ this is what's your prerogative to form a committee but that was formed for certain purpose کہ کوئی motion آجاتی ہے مگر law knowing people should be in that committee آپ دیکھیں جرنلسٹ کا بھی بڑا important role ہے، سوشل سوسائٹی کا بھی role ہے بلکہ سب لوگوں کا role ہے لہٰذا آپ اس کو bulldoze نہ کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے سوچیں اور کمیٹی کو refer کر دیں۔ بے شک آپ کمیٹی کو تھوڑا ٹائم دے دیں. they should probe it clause-wise

جناب سپیکر: راناصاحب! I agree آپ کا مؤقف آگیا ہے۔ آپ کی proposed amendment ہی یہ ہے کہ اس کو واپس سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے اور اسی پر معزز ممبران بات کر رہے ہیں۔ I have few other members those who want to speak on it. میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اس میں repetition نہ ہو۔ قاضی صاحب! I know you can give a good input into this. Government is there to take your notes آپ کوشش کریں کہ repetition نہ ہو۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! اس کا جو سیکشن 12 ہے کہ no comment on pending proceedings میں اس حوالے سے صرف بات کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کے آرٹیکل 19 جس میں freedom of expression کی بات کی جاتی ہے۔ اس بارے میں کوئی بھی proceeding جو کسی بھی court of law میں چل رہی ہو، ایک بڑی definite سی بات ہوتی ہے کہ میڈیا پر ایک certain limitations کے اندر discussion کی جاتی ہے اور معزز ججز کو عوام کی طرف سے ایک input اور feedback آ رہا ہوتا ہے کہ عوام اس particular issue پر کیا سوچ رہی ہے۔ یہ کوئی انہونی بات تو ہے نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ

اس میں اس اختیار کو مکمل طور پر چھین لیا گیا ہے۔ اگر میں یہ quote کروں چونکہ یہ بہت اہم ہے کہ United States میں پہلی ترمیم ہوئی تو۔ the US constitution protects freedom of speech and allowing commentary on judicial proceedings unless it poses a clear and present danger to the administration of justice.

سر، United Kingdom میں subjudice rule ہے جس میں UK follows the subjudice rule which is six comments. That could prejudice ongoing legal proceedings but allows fair reporting and discussion in public interest.

Likewise sir, Canadian Charter of rights and freedom Canada میں protects freedom of expression but allow this یا تو اس قانون میں کوئی ایسی provision دی جائے جس میں اتنا allow کیا جائے اور ایک balance strike out کیا جائے کہ پبلک اس proceeding کے بارے میں، اس claimant کا جو claim ہے اس کے بارے میں اور determent کی جو writ standing ہے اس کے بارے میں دیکھیں، اگر یہ دو common Pakistanis کا issue ہو تو پھر تو شاید اتنی بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب ایک طرف ایک important personality آجائے جس میں ہم نے سیکشن۔2 میں Constitutional Offices کا ذکر کر دیا تو اس حوالے سے proceeding public interest بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ constitutional right جو مکمل طور پر چھین لیا گیا ہے، اس کو واپس لیا جائے اور اس میں ایک free trial and free expression کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سید اعجاز حسین بخاری، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب جاوید کوثر، تشریف نہیں رکھتے۔ ملک فہد مسعود، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد تنویر اسلم، تشریف نہیں رکھتے۔ سید رفعت محمود، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ندیم صادق ڈوگر!

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔

یہ ضروری تو نہیں کہ لب پہ سوال آجائے
کتنا اچھا ہو جو خود ہی خیال آجائے
اُس گھڑی میں تجھ سے پوچھوں گا جہاں کیسا ہے
جب تیرے حسن پہ تھوڑا سا زوال آجائے

جناب سپیکر! جو بل کے حوالے سے میرے بھائی نے law points raise کئے ہیں۔ میں قانون کا طالبعلم نہیں ہوں لیکن بات صرف اتنی سی ہے کہ اس بل کو پیش کر کے پاس کرانے میں جتنی جلدی Treasury بنچز کو ہے اس سے ان کی نیت کا بھی اندازہ ہو رہا ہے اور اس بل کے استعمال کا بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ کس لئے لانے کی جلدی کر رہے ہیں۔ قانون آئین کی بات بالکل ٹھیک ہے، آپ نے ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو کہا تھا کہ یہ آپ کو بریف کریں گے۔ اگر کسی نے محسوس کیا ہو تو یہ بریف نہیں بلکہ تمام ممبران کو dictate کر رہے تھے جس بات کا اظہار ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن بھی کر چکے ہیں۔ یہ ہم عام زندگی میں دیکھ سکتے ہیں کہ اگر ایک شخص جا رہا ہو اور اُس کی گاڑی سے منشیات برآمد ہو جائے تو یہ پولیس والے پر depend کرتا ہے کہ اگر وہ ایف آئی آر میں یہ لکھ دے کہ یہ منشیات ذاتی استعمال کے لئے لے کر جا رہا تھا تو اُس کی فوری bail ہو سکتی ہے اور اگر وہ یہ لکھ دے کہ یہ فروخت کرنے کے لئے لے کر جا رہا تھا تو اُس کی ضمانت کئی مہینوں تک نہیں ہوتی۔ جیسے ہمارے بھائی نے ابھی کہا تھا کہ یہ کالا قانون پاس کرنے کی جلدی کر رہے ہیں تو ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر اس کو دوبارہ سپیشل کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ہمیں اس پر بہت تحفظات ہیں۔ freedom of expression کی بات کرتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص سے اظہار رائے کی آزادی بھی چھینی جا رہی ہے۔ جیسے 8۔فروری کی بات کی گئی ہے، 8۔فروری کو ہمیں ہر طریقے سے دیوار کے ساتھ لگایا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ سوشل میڈیا activists کی اس میں بہت زیادہ contribution تھی۔ جب اپنی مرضی سے اس کی definition کی جائے گی تو فیصلہ کون کرے گا کہ یہ غلط استعمال کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت زیادہ loop holes ہیں۔ اگر

overseas باہر بیٹھے ہیں تو اس پر بھی یہ قانون applicable ہو گا، بات یہ ہے کہ ان کی نیت کچھ اور ہے۔ جس طرح لیڈر آف اپوزیشن نے کہا ہے یہ بل سپیشل کمیٹی کو دوبارہ بھیج دیا جائے اور تمام سٹیک ہولڈرز کو اس کمیٹی میں شامل کر کے دوبارہ thoroughly discussion کرنے کے بعد اس کو لایا جائے۔ اتنی جلدی اس بل کو پاس نہیں کرنا چاہئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہد رضا صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ ضمیر الحسن بھٹی، تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امتیاز صاحب!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہاں ایڈووکیٹ جنرل صاحب موجود ہیں انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے جس کی appointment کا اختیار اپنے ہاتھ سے دے دیا ہوا ہے، انہوں نے بڑا کہا کہ جج سامنے بیٹھا ہوتا ہے تو سارے questions کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ House of Common میں جو questions کر رہے ہوتے ہیں اُس میں جتنے ارکان گورنمنٹ کے ہوتے ہیں اتنے ہی اپوزیشن کے بھی موجود ہوتے ہیں۔ اگر وہ دونوں مل کر question کرتے ہیں اور پھر جا کر کسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ جج ہونا چاہئے تو میرا خیال ہے کہ یہ پوری طرح ٹھیک ہے۔ آج ہم نے ایک اختیار اور بھی لوگوں کو دے دیا ہے۔ اگر آج ہمارے منسٹر لاء اینڈ پارلیمانی امور بات کرتے جو ایڈووکیٹ جنرل نے کی ہے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ہمیں ایڈووکیٹ جنرل کو اندر بلانا پڑ گیا تاکہ ہمارے حصے کا کام کوئی اور کر سکے۔ دو قانون already موجود ہیں جو کہ نیشنل لیول پر یعنی پاکستان لیول پر ہیں Defamation Ordinance 2002 اور PECA Act 2016 موجود ہیں اب question یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک نیشنل لیول پر قانون موجود ہے اور ہمارے چار صوبے ہیں بلکہ ہمارے پاس کشمیر بھی ہے اور گلگت بلتستان بھی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسی صوبے کو اس قانون کی کیوں ضرورت پڑ گئی؟ میں ابھی بھی کہوں گا کہ اس کالے قانون کی صرف اور صرف اسی صوبے کو ضرورت کیوں پڑ گئی؟ ہوتا یوں ہے کہ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ خود ججوں کی appointment کرے گی اور یہ گورنمنٹ اپنا اختیار واپس لے رہی ہے۔ ایک ایسی گورنمنٹ جو ایسے IG کو appoint کرے جو پوری قوم پر مسلط ہو کر اس کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرے تو انہیں ججوں کی ایسی appointment کون کرنے دے

گا؟میں آپ کو کل کا ایک واقعہ بتاتا ہوں آپ ججوں کی appointment کہتے ہیں، قوم ان پر اتنا اعتماد نہیں کرتی کہ یہ ایک ایس پی بھی appoint کر دیں، ایک IG appoint کر دیں، میں آپ کو کل کی ایک بات بتاتا ہوں مثال کے طور پر، کل ایک چھوٹا سا 100 سے 200 لوگوں کا جلوس نکلتا ہے کوئی گملا نہیں ٹوٹتا، کوئی سڑک نہیں بلاک ہوتی اور اس کی خبر اخبار میں آجاتی ہے کہ فلاں فلاں لوگوں نے احتجاج کیا، گورنمنٹ خاص طور پر جو ہماری چیف منسٹر صاحبہ ہیں، ایس پی کی رات کو ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ جو جو بندہ اس خبر میں موجود ہے اس کو گرفتار کر کے تھانے میں لایا جائے تو اگر آپ اس طرح کی حرکتیں کریں گے تو آپ کو ججوں کی appointment کرنے کا اختیار کون دے گا؟ہم تو آپ کے کسی بھی، اور خاص طور پر ایسی حکومت جو قرآنی آیات کے نیچے بیٹھی ہوئی ہے، فارم 47 لے کر، ہاں 22 فروری کو یہاں پر ہم سب سے حلف لیا کہ ہم قانون پر عمل کریں گے اور قانون کا تحفظ کریں گے تو مجھے یہ بھی بتا دیجئے کہ قانون کا تحفظ ہم کیسے کریں اور میں کیسے کروں جبکہ ہر روز یہاں پر قانون کو توڑا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ایس پی نے آج آٹھ دس بندوں کو ابھی تک تھانے میں بٹھایا ہوا ہے صرف اس لئے کہ وہ لکھ کر دے دیں کہ ہم آئندہ احتجاج نہیں کریں گے۔ قانون میں بڑے clear الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں right to protest ہے اور right to speech ہے۔ اگر یہ سارا کچھ لکھا ہوا ہے اور مجھ سے حلف بھی لیتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟میں کیا ایسا کروں کہ جا کر وہ ایس پی، اگر کوئی غریب آدمی گھر نہیں موجود ہوتا تو اس کی بیوی، اس کے بھائی اور اس کے بچے کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور قانون کی violation کرتا ہے۔ اگر آپ اس طرح کی حرکتیں کریں گے تو I am sorry ہم آپ کو ججوں کی appointment نہیں دے سکتے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے بات کی تو اس سے صاف نظر آرہا ہے کہ یہ judicial system parallel ایک سسٹم جو بنایا جارہا ہے جس میں شاید جوڈیشری کا کوئی تعلق نہ ہو اور پھر ایک شاعر اسلام آباد میں ایک شعر کہہ دیتا ہے تو اٹھایا جاتا ہے۔ ایک بندہ عمران خان کی فلیکس پرنٹ کرتا ہے تو وہ اٹھایا جاتا ہے۔ ایک بندہ عمران خان کے لئے سڑک پر آواز اٹھاتا ہے تو وہ اٹھایا جاتا ہے۔ آپ اٹھانے والوں کو یا آپ ان لوگوں کو، ان پولیس افسران کو، اس IG کو اور اس SP کو آرڈر کس کے ہوتے ہیں کیا وہ خود اٹھاتا ہے؟وہ اٹھاتا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ آج ایک پولیس آفیسر نے بیان بھی دیا کہ ہم سے جھوٹے پرچے کروائے جاتے ہیں، ہم سے جھوٹی FIR کروائی

جاتی ہیں اور ہم سے چادر اور چاردیواری کا تحفظ پامال کروایا جاتا ہے۔ جب آپ کی اس طرح کی گورنمنٹ ہو گی تو کیا آپ کو کوئی ججوں کو appoint کرنے دے گا؟ نہیں sir ججوں کو appoint کرنے کا اختیار سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کا ہے اور یہ اختیار صرف اور صرف اُنہیں کا ہونا چاہئے۔

اب Defamation Ordinance 2002 موجود، PECA Act موجود، قومی اسمبلی سے پاس ہوا۔ اب میں اس بات پر آجاتا ہوں کہ اسی ایوان کو ضرورت کیوں پڑی کہ KPK کو تو ضرورت نہیں پڑی، اگر آپ یہ bill لے بھی آتے ہیں تو کیا ایک بندہ آپ کی defaming صوبہ KPK میں بیٹھ کر دے، اسلام آباد میں بیٹھ کر دے، آزاد کشمیر میں بیٹھ کر دے یا باہر کے ملک میں بیٹھ کر دے تو کیا آپ روک سکیں گے؟ نہیں روک سکیں گے۔ آپ یہ بل صرف اور صرف اس لئے لے کر آئے تاکہ لوگوں کو ڈرایا جائے اور لوگوں کو دھمکایا جائے۔ اس بل پر کسی صورت عمل نہیں ہو گا کیونکہ اگر میں نے کسی کی defamation کرنی ہے، اگر میں نے کورٹ کے خلاف کوئی contempt یا کوئی comments کرنا ہے تو میں KPK میں جا کر کر دوں گا اور میں کراچی میں کر دوں گا کیونکہ آپ کی وہاں پر jurisdiction لاگو نہیں ہو گی۔ اب میں واپس آتا ہوں کہ اسی ایوان سے ایسا کام کیوں کروایا جاتا ہے؟ بڑی زور زور سے تالیاں بجا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم freedom of speech پر قدغن نہیں لگا رہے صرف اُس پر کر رہے ہیں اور ساتھ یہ بھی بتا دیتے، آپ کو ڈرایا جا رہا ہے کہ اگر آپ بولے تو جج میرا ہو گا۔ اگر آپ بولے تو جو جج appoint کیا ہے وہ میرا ہو گا اور میں آپ کی ایسی کی تیسی کر دوں گا۔ گورنمنٹ خود ہی ایسا کام نہ کرے یا کوئی عام آدمی جو freedom of speech کے خلاف ہو۔ اب ایک بندہ یہاں سے اٹھ کر کہے گا، اگر ایک خاتون یہاں سے اٹھ کر کہے گی کہ میری لندن میں تو کیا پاکستان میں بھی پراپرٹی نہیں تو ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے، سب کے منہ پر تالے لگا دیں، یہاں پر خاتون کہہ گئی کہ 600 روپے کا سوٹ ملتا ہے تو کیا لوگ اپنے منہ پر تالے لگا لیں اور ٹیپ باندھ لیں، کچھ نہ کچھ تو کہیں گے۔ اگر کوئی کسی کے گھر میں دیواروں کو پھلانگ کر وہاں سے اٹھاتا ہے تو اس کی زبان سی دیں یا زبان کاٹ دیں؟ آپ یہ جو بل لے کر آرہے ہیں اور یہ جو دھڑ دھڑ کر کے بجا رہے ہیں تو کل ان شاءاللہ ان کی بجے گی۔ یہ یاد رکھیں گے کہ انہوں نے کس قانون پر عمل کیا ہے اور کیا یہ لے کر آئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ conclude کر دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں conclude بھی کرتا ہوں۔ اب مجھے یہ بتایئے کہ یہ جو نیا قانون آرہا ہے اس پر عمل کرنا ہو گا یا Defamation Ordinance already exist کرتا ہے اس پر عمل کرنا ہو گا، مجھے یہ بھی بتا دیں کہ میں اس بندے کو کیسے روکوں جو کہ ایسی environment create کر دیتے ہیں کہ لوگوں کو بولنے پر مجبور کرتے ہیں، یہ جو لوگ بولتے ہیں اور اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں اور اگر آپ نے یہ بھڑاس نکالنا بند کر دی تو آپ یقین کیجئے کہ لوگوں کے اندر اگر کوئی لاوا جمع ہوتا جائے گا اور یہ ایوان کے جو لوگ آج تالیاں بجا رہے ہیں یہ چھپتے پھریں گے۔ یہ باہر شکلیں دکھانے کے قابل نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: I have a long list to take care of

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ conclude کر دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! کس قانون کے تحت twitter کو بند کیا جاتا ہے؟ کس قانون کے تحت ہر دوسرے دن انٹرنیٹ کو بند کر دیا جاتا ہے؟ جب یہ بھی دونوں چیزیں کام نہیں آئیں؟ آپ نے انٹرنیٹ بند کر کے دیکھ لیا اور twitter بند کر کے دیکھ لیا اور سوشل میڈیا کے لوگوں کو اٹھا کر دیکھ لیا، شوشل میڈیا کے لوگوں کو مار کر دیکھ لیا، سوشل میڈیا کے لوگوں کو ڈرا کر دیکھ لیا لیکن کوئی اثر نہیں ہوا تو پھر کیا ہوا؟ آپ صرف اور صرف پنجاب کی عوام کے لئے یہ بل لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! thank you.

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! کسان کو مارو کہ نہیں بولنے دیں گے، شاعر کو مارو کہ نہیں بولنے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آخری بات۔

جناب سپیکر: چلیں conclude کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پہلے فارم 47 والیاں نوں تے چپ کروا دیو بڑبڑ بولی جا رہے نیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اب آپ قابل اعتراض بات کر رہے ہیں اب آپ بات ختم کر دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آخری بات کہ جس جلدی میں مجھے یہ لگ رہا ہے جو کہ صبح سے میں دیکھ رہا ہوں، صحافی بھی آئے، سب نے آکر آپ کی بھی منت کی کہ اس کو ذرا pending کر لیں، لیکن لگتا یہ ہے کہ اس کو آج bulldoze کر کے ہی رہنا ہے تو اگر آپ نے bulldoze کر کے ہی رہنا ہے تو آٹھ دن بعد bulldoze کر دیں۔ آج ہی کا کہاں سے آرڈر ہے مجھے بتایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! شکریہ I have got many of your colleagues to take care of اُن سب نے بات کرنی ہے۔ آپ زیادہ ٹائم consume کر گئے ہیں thank you very much. Is there anyone else who wants to speak on this? اب اس کا کوئی formula بنا لیں، اس کا یہ formula بنا لیں کہ جو آپ کی آگے بھی proposed amendments ہیں اُن میں repetition تو نہیں ہو گی، وہ rules بھی permit نہیں کرتے and I have got your number of amendments جو صاحبان ان amendments پر بات کر لیں تو پھر وہ اگلے mover کو موقع دے دیں کیوں کہ repetition of names ہیں یہ میں دیکھ رہا ہوں same members have written their whole list of names in every amendment تو اس کو پھر ایسے دیکھ لیں کہ جو معزز اراکین پہلے بات کر لیں وہ دوبارہ نہ کریں۔ جی، جناب علی آصف آپ بات کر لیں۔ آپ کی بات کے بعد پھر we put it for the vote and then we move to the next amendment

جناب علی آصف: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں definitely repeat نہیں کرنا چاہوں گا دوستوں نے بہت ساری باتیں کر لی ہیں۔ پہلے تو treasury benches نے کمال کیا ہے۔۔

جناب سپیکر: Honestly, in my own right I am trying to figure out that what type of legislators are in front of me and what is coming out from there.

جناب علی آصف: جناب سپیکر! میں treasury benches کو appreciate کروں گا کہ جب اُنہیں پتا چلا کہ اُن کی نالائقی اُن کو اس بات کی permission نہیں دیتی کہ وہ خود اپنے بل کو justify کر سکیں تو انہوں نے Advocate General کو یہاں بلا کر ایک شاندار تقریر چھڑوانے کی کوشش کی اور ہمیں impress کرنے کی کوشش کی۔ Secondly میں پہلے والے points کو دوبارہ repeat نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: میں صرف ایک بات کہہ دوں Advocate General کو ہاؤس میں بلانے کا اختیار سپیکر کا ہے اس بل کی کیونکہ اہمیت بہت زیادہ ہے it is about defamation اور defamation کا بل ایک بڑا important بل ہے تو میرا یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ اور Advocate General Office اس ہاؤس کو apprise کریں کہ اس بل کی constitutionality میں کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے، کہیں freedom of expression سے متصادم تو نہیں ہے۔ آپ کی بات آئی ہے جناب احمر بھٹی نے بات کی freedom of expression، رانا آفتاب احمد خان نے بات کی freedom of expression قائد حزب اختلاف ملک احمد خان صاحب نے بات کی اور دوستوں نے بھی بات کی تو اس میں اگر آپ freedom of expression کی قدغن جو constitution کی proviso ہے اُس میں کہیں اس بل کے متصادم ہونے کی بات ہو تو please bring it in آپ لائیں۔

جناب علی آصف: جناب سپیکر! آپ نے بڑا اچھا کیا Advocate General کو معاونت کے لئے بلا لیا لیکن اس سے بھی زیادہ اچھا ہوتا کہ ان کو اُس کمیٹی میں بٹھا لیا جاتا جس کی ہم request کر رہے تھے وہاں ہم ساری باتیں discuss کر سکتے ہیں۔ ان کے concerns کو address کر سکتے ہیں اور یہ بھی ہماری باتیں سن لیتے بہر حال اب آپ نے اُنہیں بلا لیا تو بڑی اچھی بات ہے ہم نے اُن کی تقریر سن لی۔ میں صرف آپ کے سامنے تین points لانا چاہتا ہوں مجھے ابھی لگتا ہے کہ اس بل پر ابھی بہت زیادہ discussion کی ضرورت ہے۔ جہاں تک general damages کی بات کی ہے، آپ کہتے ہیں کہ 3 million کی amount اس کو deposit کرنا ہے۔ یہ پوری دنیا basic principles of justice کے against ہیں۔

جناب سپیکر! پوری دنیا جہاں بھی کسی کو accuse کیا جاتا ہے تو general formula کیا ہے کہ innocent unless proves guilty یہاں معاملہ الٹا ہے آپ جب upfront اُس سے 3 million لے رہے ہیں تو آپ اس فارمولے کو reverse کر رہے ہیں that he is guilty unless proven innocent تو اس میں یہ ایک میرا objection ہے۔

secondly آپ نے جو constitutional office definition لکھی جن لوگوں کو آپ نے شامل کیا آپ نے آئینی عہدے بڑے اچھے شامل کئے لیکن شاید آخر میں جا کر آپ نے جو Chairman Joint Chief of Staff Committee, Chief of Army Staff, Chief of Naval Staff, Air staff میں نہیں سمجھتا کہ یہاں اس definition میں ان designations کو add کیا جانا چاہئے تھا کیوں کہ یہ constitutional offices نہیں ہیں اور اگر ان کو آپ add کر رہے ہیں تو ایک آئی جی پنجاب کو بھی add کر لیجئے، ایک کانسٹیبل کو بھی add کر دیجئے۔ اس ہاؤس میں بہت سارے government servants ہیں ان کے بھی rights ہیں وہ بھی گورنمنٹ کے لئے کام کرتے ہیں ان کو بھی add کر دیجئے۔

جناب سپیکر! یہ نام، یہ designations اس سے نکالے جانے چاہئے، صرف constitutional offices کی آپ بات کر رہے ہیں آپ کریں ٹھیک ہے۔ آپ سپیکر کے designation کو add کریں، آپ President کو کریں۔ آپ Governors کو کریں۔ لیکن یہ جو آپ نے special نام add کئے ہیں۔ special designation یا offices add کئے ہیں ان کو یہاں سے eliminate ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں میری بات اتنی اہم نہیں ہے کہ آپ توجہ دے سکیں۔ میں آپ کا wait کر لیتا ہوں۔ چونکہ آپ کی توجہ ادھر نہیں تھی میں ایک آخری بات repeat کر دیتا ہوں۔ کہ میرے opinion کے مطابق یہ جو designations آپ نے add کئے ہیں یہ constitutional offices کی definition میں سے ان کو remove کیا جانا چاہئے یہ کسی طرح سے بھی مناسب نہیں ہے کہ government servants کو آپ exemption دے رہے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے وہ بھی گورنمنٹ servants ہیں جیسے یہ سارے government servants یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے پنجاب پولیس میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے پوسٹ آفس میں

بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اس سے نکالا جانا چاہئے۔Secondly اس میں ایک section وہ ہے جو کہتا ہے کہ 180days میں اس کو decide کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! جن لوگوں کو آپ protection دینا چاہ رہے ہیں جن کے نام آپ نے mention کئے ہیں آپ چاہتے ہیں 180 دن میں اُن کی توہین کا معاملہ نمٹا دیا جائے۔ کیا ان کا تقدس اور ان کی عزت خدانخواستہ رسول پاک ﷺ یا قرآن پاک سے بھی زیادہ ہے، توہین رسالت یا توہین قرآن بل میں یہ ٹائم کی limitation نہیں ہے it goes as a regular case اس میں آپ 180 days میں اُس کو نمٹانے کی بات کر رہے ہیں تو کیا ان ہستیوں کا تقدس خدانخواستہ نبی آخر زماں رسول پاک ﷺ سے زیادہ ہے یا قرآن پاک کی توہین سے زیادہ اہم معاملہ ہے؟ اس کو چینج کیا جانا چاہئے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس میں کمیٹی بنائی جائے اور اُس میں بیٹھ کر ہم یہ ساری باتیں discuss کریں بجائے اس کہ ہم یہاں شور شرابہ کریں ہلا گلہ کریں۔ ہم reasonably sensibly, بیٹھ کر بات کریں۔ ہم ان چیزوں کو decide کریں، چینج کریں۔ پھر آپ implement کرنا چاہتے ہیں کریں۔ میں اور بہت سارے 50 points پر بات کر سکتا ہوں لیکن جیسا کہ آپ نے کہا کہ there should be no repetition and everybody must not discuss every point تو میں صرف ان تین points کے ساتھ ہی آپ سے اجازت چاہوں گا kindly اس کو consider کیا جائے اس کو دوبارہ کمیٹی کے سامنے رکھا جائے پھر آپ Advocate General کیا Attorney General کو بلا لیں، جس کو مرضی بلا لیں ہم بیٹھ کر بات کریں گے ان شاء اللہ اپنا پوائنٹ ہم explain کرنا جانتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بھی اس ہی amendment پر بات کرنا چاہ رہے ہیں آپ کا نام آگے بھی ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: Let me put this for vote now آپ اگلی پر بات کر لیں اب repetition ہو گی all has been covered جی، please کریں بات۔

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! Thank you very much for giving me the floor آپ تھوڑا بہت مجھے جانتے ہیں کہ میں law expert تو نہیں ہوں۔ میں نے یہ جو ایکٹ ہے اس کو پڑھنے کی کوشش کی ہے، سمجھنے کی کوشش کی ہے اور اس کو digest کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا background چونکہ military سے ہے تو میں جوں جوں اس ایکٹ کو پڑھتا جا رہا تھا اب میں اس کے legal aspects ہیں جو constitutionalism ہیں میں شاید اُس پر اتنی بات نہ کر سکوں۔ میں اس میں سے جو بنیادی چیزیں decipher کر سکا ہوں وہ شاید ہاؤس کی دوسری سائیڈ والوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ کس trap میں اپنے آپ کو پھنسا رہے ہیں۔ مجھے اس بل کے اندر جو مختلف الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو mindset ہے، جو spirit ہے میں تھوڑی سی اُس پر بات کروں گا پھر اس پر جو آپ نے فیصلہ کرنا ہے وہ کر لیں۔ یہاں پر الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ یہ summary disposal ہو گا، یہاں پر یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ جج صاحب اپنی ڈگری کو ثبت کرنے کے لئے law enforcement agencies کو بلائیں گے پنجاب پولیس کا specially ذکر کیا گیا ہے۔ کیا یہ پولیس law enforcement agencies کی definition میں نہیں آتی ہے۔ تو میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ I am not a legal or a constitutional expert لیکن شاید میں پہلی مرتبہ یہ دیکھ رہا ہوں کہ جو constitutional appointments ہیں، جیسا کہ صدر پاکستان، پرائم منسٹر، سپیکر نیشنل اسمبلی یا دوسرے عہدیداران ہیں، اگر میں غلط ہوں تو مجھے rebuttal دیں میں apology extend کر دوں گا کہ سروسز چیف کو آج یہ ہاؤس آئینی عہدہ دے رہا ہے، اس بات کو کل کلاں کو بھولنا نہیں ہے، آج آپ خود ان کو یہاں بیٹھ کر آئینی عہدوں میں شامل کروا رہے ہیں مجھے نہیں پتا کہ what is the definition of the constitutional appointment holder لیکن جتنا میں سمجھ سکا ہوں آج یہ اس میں amend کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر میں ایک دو اور باتیں عرض کرنا چاہوں گا یہاں پر بار بار claim کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اگر میں claimant ہوں اور میں ایک چیز claim کر رہا ہوں تو میں آپ کو ان کا mindset بتانے کی کوشش کر رہا ہوں، I am the claimant اور آگے یہ کہہ دیتے ہیں کہ claimant is not bound to establish کہ اس کی اپنی integrity اس کی اپنی عزت کیا ہے، یہاں پر اس حوالے سے لفظ لکھے ہوئے ہیں، یہ میں شاید پہلی مرتبہ کسی قانون

میں دیکھ رہا ہوں تو اس کی کیا ضرورت پیش آئی ہے تو ان کا mindset بتاتا ہے کہ اس میں عزت وغیرہ کا کوئی concept نہیں ہے تو ان چند documents کو پڑھ کر جو مجھے جو سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ claimant نے صرف application دینی ہے اور اس میں اس نے کچھ بھی proof نہیں کرنا ہے، پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ میں complainant ہوں تو اس نے اس حوالے سے کچھ proof بھی کرنا ہوتا ہے، The burden to prove lies totally and totally on the defendant تو مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ mindset اتنی تیزی سے کیوں کام کر رہا ہے تو اس کو ہمیں off set کرنے کی ضرورت ہے؟ میری آپ سے پھر request ہے لیکن مجھے نہیں پتا کہ constitutional violation کہاں پر کی گئی ہے یا نہیں کی گئی تو اس حوالے سے رانا آفتاب صاحب یا دوسرے لوگ بات کر سکتے ہیں، یہ جس mindset کے ساتھ چل رہے ہیں یہ ہمیں گہری کھائی میں لے جائے گا۔ یہاں پر ہمارے محترم اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی تھی جہاں جہاں پر executive کے پاس اتھارٹی آئی ہے the appointment of the election tribunal تو ہم آج تک کتنے election tribunal بنا چکے ہیں، میرے خیال میں پنجاب میں سب سے زیادہ ہیں لیکن اس وقت تک آج کتنے دن گزر چکے ہیں صرف ایک election tribunal بنایا ہے، میری صرف یہ request ہے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ سول سوسائٹی میں اور عام آدمی میں unrest ہے bulk of the people جنہوں نے یہ بل پڑھا ہی نہیں ہے اور وہ اس کی spirit کو بھی نہیں جانتے، وہ زیادہ ڈیسک بجائے جا رہے ہیں آپ سے میری دوبارہ درخواست ہو گی اس بل کو واپس select committee میں بھیجا جائے اور اس پر بہتر input لانے کی کوشش کریں۔ شکریہ۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 17th July 2024:

1. Mr Ahmad Khan
2. Mr Aftab Ahmad Khan
3. Mr Shahbaz Ahmad
4. Mr Javed Niaz Manj
5. Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi
6. Mr Asad Mehmood
7. Mr Abdul Razzaq Khan
8. Ms Ashifa Riaz
9. Sardar Mohammad Ali Khan
10. Qazi Ahmed Akbar
11. Mr Junaid Afzal Sahi
12. Mr Ali Asif
13. Hafiz Farhat Abbas
14. Mr Hassan Zaka
15. Mr Ahmer Bhatti

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, as recommended by Special Committee No.01, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan,

Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr

Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That in clause 3 of the Bill, for the words "without proof", the words "with proof", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 3 of the Bill, for the words "without proof", the words "with proof", be substituted."

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن:جناب سپیکر! I oppose. میں اس پر تھوڑی سی بات بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ابھی سب میرے معزز ممبران نے اس بل پر بات کی ہے۔ دیکھیں کہ ایک بل پر کلاز بائی کلاز بات کی جاتی ہے لیکن میرے دوستوں نے تقریباً تمام clauses پر سب نے باتیں کر لیں ہیں تو میرا نہیں خیال کہ آپ ان کو دوبارہ بات کرنے دیں کیونکہ اگر آپ ان کو دوبارہ ٹائم دیں گے تو repetition ہو گی، آپ نے بھی دیکھا ہے کہ یہ کلاز (3) پر بھی بات کر چکے ہیں، کلاز (12) پر بھی بات کر چکے ہیں اور انہوں نے جن جن clauses پر amendments دی ہیں اُن پر اِن سب نے بات کر لی ہے، یہ کوئی طریق کار نہیں ہوتا تو آپ مہربانی ان کو اس حوالے سے کوئی کورس کروادیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی آپ ان کو بتائیں کہ اسمبلی چلانے کا کیا طریق کار ہے، یہاں بل کی amendments پر بات ہو رہی ہے اور میرے زیادہ تر معزز ساتھی جو کہ پہلی مرتبہ اسمبلی میں آئے ہیں، وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ پی ٹی آئی کی شاید کوئی پبلک میٹنگ ہو رہی ہے اور وہاں پر انہوں نے اپنی تقریر فرمانی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے اگر انہوں نے بات کرنی ہے تو یہ بل پر بات کریں اور پلیز میں ان سے کہوں گا کہ ججز کی appointment کا طریق کار دیکھ لیں کیونکہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم شاید اپنا کوئی جج لے کر آئیں گے اور لا کر وہاں بٹھا دیں گے تو ہمیں judges نے ہی تین judges کا پینل دینا ہے اور اس میں سے ہم نے ایک judge select کرنا ہے، ہماری حکومت کا ایک اختیار ہے تو ہم اپنا اختیار کیوں چھوڑ دیں؟ جج تو انہوں نے ہی دینے ہیں ہم نے اپنے مسلم لیگ نون کے کسی شخص کو تو وہاں پر جج تو نہیں لگا دینا یہاں پر تو ایسے باتیں کی جا رہی ہیں کہ جیسے ہم نے وہاں مسلم لیگ نون کا کوئی جج بنا دینا ہے۔I oppose this amendment اور میں آپ سے کہوں گا کہ اب آپ بل کو کلاز بائی کلاز پڑھیں اور اس پر آپ ہاؤس سے ووٹنگ کروالیں کیونکہ ان سب نے بات کر لی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Are we going against the rules of procedure? This is the right of every member to move an amendment ہم نے تو کبھی اعتراض نہیں کیا کہ منسٹر صاحب کو کام بھی نہیں آتا لیکن ان کو 11 محکمے دے دیئے گئے ہیں یہ repetition ہوتی ہے ہم نے کبھی نہیں یہ کہا and he is always very lethargic on that, we don't want to go into details ہم amendments پر بات کر رہے ہیں تو یہ اس کا جواب دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ ہمیں اپنی سیاسی تقاریر نہ سنائیں، ہم یہاں پر ان کی سیاسی تقاریر سننے کے لئے نہیں آئے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان میں سے جو سابقہ اسمبلی میں بھی ممبر تھے، ان کو پتا ہے کہ پرویز الٰہی صاحب ہمارے کسی ممبر کو بولنے بھی نہیں دیتے تھے تو میرے منہ سے کوئی غلط لفظ نکلنے لگا تھا آپ نے ان کی ابھی اتنی فضول باتیں سنی ہیں جو یہ political speech کر رہے ہیں، amendments پر اس طرح کی باتیں نہیں ہوتی؟ آپ اور میں بھی پچھلے 20 سے 25 سال سے اس ہاؤس کے ممبر ہیں، ایسے تو کوئی بھی بل پر بات نہیں کرتا جس طرح بل کی amendments پر یہ باتیں کر رہے ہیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے آپ ان کو کوئی کورس کروائیں اور ان کو بتائیں کہ اسمبلی کا decorum کیا ہوتا ہے، ان کو بتائیں کہ اسمبلی

کےmanners کیاہیں اور ان کو بتائیں کہ اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر کس طرح سے بات کرنی ہے ان کو اس چیز کا نہیں پتا اور یہ بالکل بھی اس چیز کا خیال نہیں کرتے ؟

جناب سپیکر: پلیز، آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! Thank you very much I was done with while doing the job of Law Minister یہ تو آپ نے کرنی ہے، اب میں ان کو کیسے بار بار بات کرنے سے منع کر سکتا ہوں؟ ایک بات سنیں دیکھیں یہ جو legislation کا procedure ہے اس کو تو by book follow ہونا ہے اسی لئے میں نے اونچی آواز میں اس طرف بیٹھے ہوئے اپنے کچھ ممبرز میرے دوستوں کو بھی بات کرنے سے منع کر دیا ہے، میں نے ان کو درخواست کی ہے کہ آپ مہربانی کریں بیٹھ جائیں کیونکہ legislation میں ایسا نہیں ہوتا as long as کہ آپ نے اس کو oppose کیا ہے now Rana Sahib has his point of view یہ کہہ رہے ہیں کہ جن ممبرز نے move کیا ہے ان کا یہ right ہے کہ this is what they say once they have to stand and speak اس پر آپ بتادیں کہ اس ممبر کا کتنا right ہے؟ No cross talk.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، بالکل ممبر کا بات کرنے کا right ہے لیکن clause by clause بات کی جاتی ہے۔ انہوں نے جتنی amendments دی ہیں اور انہوں نے میرے معزز اپوزیشن لیڈر سمیت جن جن ممبران نے بات کی ہے، انہوں نے تمام clauses پر ہر ایک نے بات کر لی ہے، اب یہ پھر وہی باتیں repeat کریں گے آپ چاہتے ہیں کہ سارا ہاؤس بیٹھ کر پھر وہی باتیں سنے تو ٹھیک ہے پھر جیسے آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب اور رائے صاحب! پلیز، آپ دونوں تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ جو میری مرضی پوچھ رہے ہیں تو میری مرضی جمہوریت ہے اور میں وہ ہر صورت maintain کروں گا کیونکہ میری مرضی جمہوریت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور انہوں نے جو بات کی ہے تو انہوں نے بہت اچھا کیا ہے یہ گورنمنٹ کا role ہے کہ to stop it آپ نے کہنا اور بتانا ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے وہ irrelevant ہے اس کو روک دیں اب وہ بطور mover بات کر رہے ہیں۔ ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے جس پر آپ بھی

خیال کریں، جس پر یہ بھی خیال کریں کہ legislative process میں آپ اپنی بات اس مجوزہ قانون پر جو آپ کی رائے بطور mover or amendment ہے اس پر precise رہیں تو ہاؤس کا وقت بچے گا اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور پہلی بات جو وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو دوبارہ Select Committee کی طرف بھیج دیں، یہ generic ہے اس پر میں نے ان کو بات کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع دے دیا ہے کیونکہ یہ generic ہے اس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ پورے کا پورا بل Select Committee کو بھیج دیں، اب آگے clause by clause ریڈنگ شروع ہو رہی ہے اور mover رانا آفتاب صاحب ہیں۔ انہوں نے move کیا ہے کہ without proof کو with proof سے substitute کر دیں تو let's hear him out کہ اس پر کیا کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ، سب سے پہلے I read out defamation actionable.

جناب سپیکر: رانا شہباز صاحب ! can you approach the chair please? جی رانا صاحب! آپ شروع کریں۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: Subject to the provisions of this Act and any other law for the time being in force, defamation shall be a civil wrong and the person defamed may initiate an action under this Act without proof of actual damage or loss and, where defamation is proved, General Damages shall be presumed to have been suffered by the person defamed.

Mr Speaker! is there any law in the world that allows condemnation or action to be taken without any proof? For example, if I say the honorable Speaker is biased and not acting according to the rules of procedure, should I have to prove it

without proof? Can I say all these things? No. Because you know, you have to prove that you are acting according to the rules of procedure. So, this is basically a violation of the human rights that you alleged a person without having some proof against him. You don't have to prove it, he has to prove it.

ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے قانون شہادت کے حوالے سے فرمایا کہ ججز بنتے ہیں۔ یہ بھی اسی کی وجہ سے بنے ہیں The day this government is not there, he will not be there. گورنمنٹ کی مرضی سے بنتے ہیں اس لئے This is a fundamental right of every person to live and survive in the society. Any law which is contrary to the basic human rights اس معاملے میں what message are we giving to the society? Is this a Military trial or a summary trial? جس میں ہم نے guilty or not guilty نکال دیا ہے۔

I would draw your attention to Article 8 (2) which says: "The state shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention be void." So, what will be the capacity of such law which you are making in contravention of it?

I would draw your attention to Article 10A. **Right to Fair Trial:** For the determination of his civil rights and obligations or in any criminal charge against him a person shall be entitled to a fair trial and due process.I need your attention sir because you are acting as Law Minister also. Now, the point is what is a fair trial? Do you think Imran Khan had a fair trial? No.

آپ اس کی فوٹو نہیں دیکھ سکتے، آپ ان کے وکیل کو نہیں جانتے، اس کی evidence نہیں ہے، آپ بارہ بارہ گھنٹے لوگوں کو بٹھائے رکھتے ہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے یہاں فرمایا کہ تین مہینے میں کیس ہو رہا ہے۔ تین مہینے میں کیس کہاں ہو رہا ہے؟ میرے خیال میں آپ کا nicotine level گر گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ، میں fair trial کی بات کر رہا تھا۔ fair trial میں جب بھی کوئی چیز ہوتی ہے even the FIR آپ کہتے ہیں کہ یہ وجہ عناد تھی، یہ لوگوں نے دیکھا ہے، evidence ہوتی ہے اس میں آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں بلکہ آپ نے یہ without proof کرنا ہے۔ جب آپ کے پاس proof ہی نہیں ہے، قانون شہادت بھی applicable نہیں ہے، اس میں rights بھی infringe ہو رہے ہیں۔ We are not against any law of defamation آپ کے پاس already existing law تھا اور آپ existing law کو how can you change an existing law? آپ کہہ دیں گے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آیا تھا اور ہم نے change کر دیا But you could have brought some certain amendments in it. Now, can you charge a person guilty without proof? This is now upon you میں نے سپیکر صاحب سے بھی کہا ہے کہ یہ آپ پر آ جائے گا this is a basic deviation from the fundamental rights also or spirit of law and law is basically a common sense ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے فرمایا ہے لیکن اصل law یہ نہیں ہوتا کہ آپ نے بنا دیا ہے the actual law is the implementation of law and then comes the adjudication of justice یہ کہتے ہیں کہ ادھر بڑا انصاف ہو رہا ہے، آپ ججز کی appointment ایگزیکٹو کو دے دیں گے تو یہ سسٹم تباہ ہو جائے گا۔ جب ایڈووکیٹ جنرل، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل یا اٹارنی جنرل بنتے ہیں that is from certain law officers

یہ ان کی خوشامد کر کے بنتے ہیں۔i know a lot of people جن کو پتا بھی نہیں تھا وہ ججز بھی بن گئے تھے they used to be members with us and we don't say that مگر اصل issue یہ ہے کہ you should have proper proof when charging some person آپ کسی پولیس والے کو بھی کرتے ہیں تو you prepare a charge sheet that these are the allegations اور وہ prove کرتا ہے کہ نہیں ہیں۔ مگر آپ جو یہ law لا رہے ہیں what is the rationale in it? Does this cover the fundamental rights? No. Does this cover according to the rules of procedure? No. you have formed a committee جس نے نقصان کر دیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ without proof والا ختم کر کے with proof والا add کیا جائے تا کہ لوگوں کو انصاف مل سکے۔ آپ کل کو دیکھیں گے کہ یہاں سے خبر ملے گی، میڈیا والے اس کو کر جائیں گے۔ آپ کا ہر بندہ یوٹیوبر ہے وہ ایک خبر لگا دیتا ہے کہ رانا آفتاب نے یہ کہا تھا how will I prove کہ میں نہیں تھا? what evidence he has اس لئے this is a draconian law اس طرح کا law تو جنگل میں بھی نہیں ہوتا ادھر بھی کوئی قانون ہوتا ہے ,just to suppress us pressurize us and victimize us یہ جو sections لائے جا رہے ہیں which are against the spirit of justice لہٰذا میری یہ گزراش ہے کہ اس کو delete کر کے اس میں add کیا جائے with proof کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک احمد خان بھچر صاحب!

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اب میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قریشی صاحب!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! صحافی حضرات ایوان سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔ کوئی کمیٹی بنا کر ان کے پاس بھیجیں اور انہیں واپس بلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شیر علی گورچانی، جناب بلال یٰسین، جناب عاشق کرمانی، جناب صہیب احمد، ذیشان رفیق صاحب آپ بھی جائیں آپ اچھا dialogue کر لیتے ہیں صحافی حضرات کے پاس جائیں اور انہیں واپس گیلری میں لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر سردار شیر علی گورچانی، جناب بلال یٰسین، سید محمد عاشق حسین شاہ، جناب صہیب احمد ملک اور جناب ذیشان رفیق صحافیوں سے بات کرنے کے لئے ایوان سے تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ندیم قریشی صاحب! پلیز آپ بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! آپ کا یہاں کرسئ صدارت پر جلوہ افروز ہونا مجھے بڑا اچھا لگا۔ کم از کم مجھے اس بات کی گواہی اور ثبوت مل رہا ہے کہ جناب سپیکر ملک محمد احمد خان صاحب اس کالے قانون کی implementation سے بچنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! Clause-3 میں without proof damage اس پورے قانون کے مغز کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر پارلیمانی امور بار بار فرماتے ہیں کہ اپوزیشن کے اراکین کو کوئی کورس کروایا جائے۔ میں ان سے کہوں گا کہ پچھلے چالیس سال سے پاکستان کو لوٹنے کا جو کورس آپ نے کیا ہے اب آپ چاہتے ہیں کہ اس بارے میں کوئی شخص بات بھی نہ کرے۔ آپ نے جو کورس کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کورس سے بچائے۔ میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کا دن کم از کم پنجاب کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ یہ ملک پاکستان چار صوبوں کی اکائیوں پر مشتمل ہے۔ یہ 25 کروڑ لوگوں کا ملک ہے اور صوبہ پنجاب نے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا ہے۔ صوبہ پنجاب نے پاکستان کو درپیش ہر challenge میں upfront آ کر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ آج ہمارے لئے بڑی بد دلی، بڑی تکلیف اور بڑے افسوس کا دن ہے کہ ایک کالا قانون ہم سے پاس کروایا جا رہا ہے۔ اگر میں حکومتی benches پر بیٹھے ہوئے کسی دوست کا نام لوں اور کہوں کہ وہ مجھے کھڑے ہو کر بتا دیں کہ اس قانون میں کیا ہے اور وہ اس قانون کے بارے میں مجھے بتا دیں تو میں آپ سے معافی مانگ لوں گا۔ خُدا کے لئے اتنی جلد بازی نہ کریں۔ اب تو لوگوں کے گلے دبانے تک بات آ گئی ہے۔ وہ کسی نے کہا تھا کہ "مختار یا گل ودھ گئی اے" اگر بات اتنی ہی بڑھ گئی ہے تو بہتر ہے کہ اس ملک میں ایک ایسا قانون بنا دیں کہ ان ساری اسمبلیوں کو، ان سارے

اخبارات اور ان سارے Media Houses کو بند کر دیا جائے اور 25 کروڑ لوگوں کا گلا دبا دیا جائے تا کہ ان کا حق حکمرانی ہمیشہ قائم رہے۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ پریس والوں اور پنجاب کی عوام سے یہ حق چھین رہے ہیں کہ وہ جائز تنقید بھی نہ کر سکیں۔ یہ بدنصیب قانون اور یہ black day ہمارے حصے میں آیا ہے کہ ہم چند لوگوں کی خواہشات پر اس قانون کو صوبہ پنجاب میں نافذ العمل کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر پارلیمانی امور سے کہوں گا کہ دن بدل جاتے ہیں۔ کل ہم حکومتی benches پر بیٹھے ہوئے تھے اور آج اپوزیشن میں ہیں۔ یہ دن پھر بدل جائیں گے۔ قرآن کریم کی ایک آیت کا ترجمہ ہے کہ "ہم لوگوں کے درمیان دنوں کو ادلتے بدلتے رہتے ہیں" اسی طرح کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

جاہل کو اگر جہل کا انعام دیا جائے
اس حادثہ وقت کو کیا نام دیا جائے
میخانے کی توہین ہے رندوں کی ہتک ہے
کم ظرف کے ہاتھوں میں اگر جام دیا جائے

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر کمیٹی اس قانون کو پوری طرح discuss کر کے implement نہیں کرتی تو یہ سیاہی ہمارے نام آئے گی کہ without proof آپ کسی شخص سے ایک damage لے رہے ہیں، وہ اپنے damage کا تعین بھی نہیں کرتا اور یہ شاید دنیا کی کسی بھی اسمبلی میں بننے والا پہلا قانون ہو گا کہ without proof آپ کسی کو مجرم declare کریں گے۔ آپ قانون کے ذریعے رشوت اور لوگوں کی پگڑی اُچھالنے کا ایک ایسا راستہ کھول رہے ہیں اور ایک ایسا دروازہ open کر رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے تاریخ ہمیں سیاہ ناموں سے یاد رکھے گی۔ میں اپنے حکومتی benches پر بیٹھنے والے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کالے قانون کو پاس نہ کریں۔ ٹھیک ہے کہ آپ اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں لیکن یہ اقتدار بڑے عارضی ہوتے ہیں۔ یہ دن بہت جلدی بدل جاتے ہیں۔ خُدارا! آپ حکومت کے اس آمرانہ رویے کے خلاف اس ہاؤس کو تقویت دیں، اس کو توانائی اور طاقت دیں۔ اس قانون کو روکنے کے لئے ہمیں جو کچھ کرنا پڑا وہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر! میں عرض کر دوں کہ یہ قانون کورٹ میں challenge ہو جائے گا۔ آج میری بات لکھ لیں کہ یہ قانون عدالت میں challenge ہو گا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پنجاب کی یہ اسمبلی پنجاب کے لوگوں کی بہتری کے لئے کام کرتی، کسان کی گندم کے حوالے سے کوئی policy بناتی، بڑھتی ہوئی مہنگائی پر کوئی policy بناتی اور پنجاب کا جو infrastructure تباہ ہو چکا ہے اس بارے میں کوئی policy بناتی لیکن آپ کے حکمرانوں کے ذہنوں پر اپنے مخالف اس طرح سے سوار ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے بارے میں نہ کوئی media house بات کرے، نہ کوئی اینکر بات کرے اور نہ ہی کوئی صحافی ان کے خلاف لکھے۔ آپ جبر سے بہت زیادہ دیر تک اس سارے نظام کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ یہ نظام اس شخص کے گھٹنوں پر لیٹنے کے لئے تیار ہے جسے آپ نے اڈیالہ جیل میں بند کیا ہوا ہے۔ آپ اس کے سب دوستوں کو، اس کے سب چاہنے والوں کو پابند سلاسل کرنے کے بعد چاہتے ہیں کہ اب ان کی زبان بھی بند کر دی جائے اور وہ کوئی بات نہ کر سکیں۔ آپ اس ملک اور صوبے کے وسائل کے ساتھ جو مرضی کریں لیکن آپ کو کوئی روکنے اور پوچھنے والا نہ ہو۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ہمیں اس گناہ کا حصہ بننے سے بچائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب جناب رضی اللہ خان بات کریں گے۔

جناب رضی اللہ خان: جناب سپیکر! ایڈووکیٹ جنرل صاحب کے دلائل سُن کر تو میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے ان کی قابلیت پر واقعی یقین ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ same package کے ساتھ ان کو اگر حزب اختلاف کی طرف سے بولنے دیا جائے تو یہ اس سے بہتر دلائل دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! بات قانون کی نہیں بلکہ بات اس کے استعمال کی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ قانون ہماری جماعت PTI اور سنی اتحاد کونسل کو target کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ آپ عمران خان کی تصویر نشر نہیں کر سکتے اور عمران خان کا میڈیا پر نام نہیں لے سکتے۔ مجھے بتائیں کہ freedom of expression کدھر ہے؟ واحد سوشل میڈیا ہے کہ جہاں پر آپ dissenting voices سُن سکتے ہیں اور آج اس کالے قانون کے ذریعے اس کا گلا بھی گھونٹا جا رہا ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل صاحب فرما رہے تھے کہ جناب اس قانون میں یہ یہ خوبیاں ہیں۔ مجھے بتائیں کہ آج ہماری پارٹی کی خواتین کس قانون کے تحت جیل میں بند ہیں؟ کیا یہ abuse of law نہیں

ہے اور کیا یہ abuse of power نہیں ہے؟ آج اگر ہم سب کو اس قانون سے کچھ خدشات ہیں تو وہ اس کے استعمال سے ہیں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ freedom of expression کسی بھی معاشرے کی نشو و نما میں بہت اہم ہے۔ یہ وہ قانون ہے جو کہ freedom of expression کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اگر آپ نے freedom of expression کو اسی طریقے سے قید کیا اور اسی طریقے سے suppress کرنے کی کوشش کی تو آپ کا معاشرہ مزید decline کی طرف جائے گا۔ میں اپنے ساتھیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ پر مشکل حالات تھے تو کیا چار پانچ اینکرز کے ذریعے آپ لوگوں نے عدالتوں سے relief لینے کی کوشش نہیں کی تھی کہ میاں صاحب کو دکھایا جائے اور ان کے بیانات کو دکھایا جائے؟ آج آپ دوبارہ اس سازش کا شکار بننے جا رہے ہیں۔ کل کو یہی قانون آپ پر لاگو ہو گا۔ آپ تو senior and experienced لوگ ہیں۔ آپ لوگوں نے کیا سیکھا ہے؟ کچھ بھی نہیں سیکھا۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ freedom of expression اس وقت ہر معاشرے کی ضرورت ہے۔ اس سے ہماری ترقی اور increased democratic level جُڑا ہوا ہے اور اگر آپ نے اس کو suppress کرنے کی کوشش کی تو ہماری کوئی منزل نہیں ہے۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اب حافظ فرحت عباس صاحب بات کریں گے۔

حافظ فرحت عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O اللھم رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي O جناب سپیکر! آج جو bill پیش کیا گیا ہے میں اس پر اپنی بات کا آغاز ان اشعار سے کروں گا:

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پر صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے
جو آج صاحب مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے

جناب سپیکر! ہم تو overall اس bill کے خلاف تھے۔ آپ نے ہماری پہلی amendment مسترد کر دی ہے کہ اس کو Select Committee میں نہیں بھیجنا۔ یہ آپ کی اور ہاؤس کی مرضی ہے اور ہم اس کا احترام کرتے ہیں مگر میں یہ کہہ دوں کہ جو مرضی اُٹھے جس پر مرضی الزام لگا دے اور اس کا جتنا abuse of law اس قانون کی وجہ سے ہو گا کہ لوگ without proof الزام لگا دیں گے۔ آپ نے اگر یہ قانون بنانا ہی ہے تو اس میں without کی بجائے with proof کر دیں۔ کوئی شخص درخواست دے تو وہ اس کا proof بھی دے کہ اُس کی کوئی توقیر ہوئی ہے۔ دُنیا میں کوئی بھی ہتکِ عزت کا دعویٰ کرتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو یہ proof کرنا پڑتا ہے کہ اُس کی عزت ہے یعنی وہ معاشرے میں باعزت انسان ہے اور معاشرے میں اُس کا کیا مقام ہے۔ اس قانون میں آپ مجھے کہیں بتا دیں کہ ایسی کوئی چیز ہے جو مرضی چور یا ڈاکو اُٹھے اور کسی پر الزام لگا دے جیسے کوئی ایون فیلڈ کے apartment میں رہتا ہو اور آپ کہہ دیں کہ وہ ایون فیلڈ کے apartment میں رہ رہا ہے تو وہ کہہ دے کہ میرے پر الزام لگا دیا ہے وہ بے شک ایون فیلڈ کے apartment میں ہی رہتا ہو۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ لوگ جس عُجلت میں یہ قانون پاس کرنا چاہ رہے ہیں مگر ایک چیز یاد رکھیئے گا آج جو لوگ اس قانون کو پاس کرنے کے لئے یہاں ڈیسک اور تالیاں بجا رہے ہیں کل جب یہ لوگ اِس طرف بیٹھے ہوں گے تو یہ رو رہے ہوں گے۔ گزارش یہ ہے کہ آپ وہ قانون بنائیں جس سے اس معاشرے کا کوئی بھلا ہو سکے، وہ قانون بنائیں جس سے اس معاشرے میں بہتری آ سکے۔ قانون اس لئے نہ بنائیں کہ آوازیں بند کر دی جائیں اور کوئی تعمیری تنقید کرنے والا بھی نہ بچے۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ اپنی مرضی کی پالیسی implement کرنے کے لئے PEMRA کے ذریعے سب manage کرتی ہے۔ آپ نے Law Enforcement Agencies کے ذریعے اینکرز اور میڈیا مالکان کو روکا تو اُس کا نتیجہ کیا نکلا کہ You Tubers پیدا ہو گئے۔ آپ یہ قانون بنا رہے ہیں اگر یہ قانون اتنا ہی ضروری ہے تو یہ قانون پورے پاکستان میں بنا دیں۔ آپ کے پاس پہلے ہی Cyber Crime Act ہے، آپ کے پاس PECA Act ہے، آپ کے پاس Defamation Ordinance 2002 ہے، PEMRA ہے اس کے بعد اگر آپ نے کوئی قانون بنانا تھا تو آپ موجودہ قوانین کے اندر amendments کرا سکتے تھے لیکن آپ اس قسم کا special قانون بنا کر جو کام کرنے جا

رہے ہیں یہ healthy activity نہیں ہو گی اور جب سول سوسائٹی اور اُس کے دانشوروں کو بولنے پر پابندی لگا دی جائے گی تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ میں اپنی بات کا اختتام انہیں اشعار پر کروں گا:

ملا ہے صاحبِ شمشیر کا پیام مجھے
قلم کی کھینچ کے رکھنی ہے اب لگام مجھے
کہا گیا ہے سچ وہ کہوں جو وہ بولیں
کہا گیا ہے رہنا ہے اب غلام مجھے
میں سوچ میں تھا کہ اقبال کی صدا آئی
خُودی کا سرِ نہا لا الہ الااللہ
سو میں نے صاحبِ شمشیر کو لکھ بھیجا
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الہ الا للہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہاں پر پھر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ ابھی رانا صاحب نے بھی کہا اور ہمارے دوسرے بھائی نے بھی بات کی۔ میں ان کو پہلی بات یہ بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے بل کی amendment پر بات کرتے ہوئے ہماری leadership کے بارے میں بات کی لیکن ہماری پارٹی کے تمام لوگ اور بشمول ہماری leadership تمام عدالتوں سے باعزت بری ہوئے ہیں۔ چوری یا دہشت گردی میں اگر اس وقت کوئی جیل میں ہے تو وہ ان کا بانی ہے۔ 190 ملین پاؤنڈ کی چوری ہم نے نہیں کی وہ عمران خان نیازی نے کی ہے۔ اربوں روپے کی گھڑی ہم نے چوری کر کے نہیں بیچی۔ انہوں نے توشہ خانہ کا کوئی زیور یا کوئی چیز نہیں چھوڑی اور ان کے دَور میں جو جو کچھ ہوتا رہا اُس کا ہمیں پتا ہے تو یہ ہمیں نہ سُنائیں۔ یہ یہاں پر ججز کی بات کرتے ہیں تو یہاں پر ایسے بھی چیف جسٹس تھے جو عمران خان نیازی کو دیکھ کر کہتے تھے .Good to see you اور پھر اُنہیں اس طرح relief دیا جاتا تھا جو پاکستان کی

تاریخ میں اس طرح کبھی نہیں ہوا کہ آپ کے اوپر جتنے کیس ہیں اُن میں بھی ضمانت اور جو بعد میں کیس ہوں گے اُن میں بھی ضمانت۔ یہاں پر بار بار یہ بات کر رہے ہیں ان کو law پڑھنا چاہئے، law میں ہے کہ جو بندہ کسی بھی constitutional post پر ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شدید shouting اور اس کے جواب میں وزیر پارلیمانی امور کی طرف سے بھی شدید shouting)

جناب سپیکر: Order in the House. Order in the House. شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا تھا کہ چوری میں یہ اندر ہیں اور الزام دوسروں پر لگاتے ہیں۔ یہ بل پر clause by clause بات کریں اگر یہ کوئی اور بات کریں گے تو ہم بھی ان کو جواب دیں گے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ اُٹھ کر چلے گئے تھے تو انہوں نے پھر ساری clauses, repeat کی ہیں۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ آپ ان سے کہیں کہ بل کی clause پر to the point بات کی جاتی ہے۔ ہمیں یہاں پر آکر کوئی لیکچر نہ دیں یا ہمیں یہاں پر کوئی سیاسی تقریریں نہ سُنائیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے چونکہ Defamation Ordinance 2002 میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں۔ ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 3 of the Bill, for the words "without proof", the words "with proof", be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar,

Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

Mr Junaid Afzal Sahi: Mr Speaker! I move:

"That in clause 4 of the Bill, in para (a), before the word "broadcasted", the words "in his own opinion" be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 4 of the Bill, in para (a), before the word "broadcasted", the words "in his own opinion" be inserted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر موصوف میرے بزرگ ہیں لیکن وہ تھوڑا سا غُصہ کر گئے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر آپ نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ جو رُکن بات کرے گا وہ اپنی بات complete کرے گا۔

جناب سپیکر: ساہی صاحب! آپ نے جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو بزرگ کہا ہے مجھے آپ کی اس بات پر اعتراض ہے۔ (قہقہے)

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! اگر ہم تمام ترامیم کے اوپر بات نہیں کریں گے تو جیسے آپ نے فرمایا کہ کافی زیادہ ٹائم لگ جائے گا تو جو رُکن کھڑا ہو گا تو اپنی بات ایک ہی دفعہ conclude کرلے اس وجہ سے ہر رُکن اپنے حساب سے تھوڑی سی گزارشات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! جس طریقے سے باقی دوستوں نے بات کی ہم کوشش کریں گے کہ repetition نہ ہو۔ اگر آپ definition کی Sub Clause (f) پڑھیں تو Article 70 کی violation ہے۔ Article 70 ہمیں bound کرتا ہے کہ National Assembly and Senate اس پر legislate کر سکتے ہیں۔ Federal Legislative List کے اندر جو officers fall کرتے ہیں وہ Constitution کے forth schedule کے اندر mentioned ہیں جس کے اندر Armed Officers جن میں Chief of Army Staff, Naval Chief, Joint Chief of Army Staff کے offices ہیں ان کے علاوہ President, Chairman Senate, Federal Legislative List کے اندر Speaker and Prime Minister کے offices اس کے اندر discuss کر لئے لیکن یہ تمام offices ہمارے ambit میں fall ہی نہیں کرتے تو ہم اس کے اوپر legislation کر ہی نہیں سکتے۔ حکومت کو چونکہ تھوڑی سی جلدی ہے ظاہر ہے ان کو اس قسم کا pressure ہے تو انہوں نے یہ بل فوری طور پر پاس کروا کر پاکستان تحریک انصاف کے workers اور ہم جیسے منتخب نمائندوں کو اندر کرنا ہے تو ان کے لئے ضروری ہے کہ بغیر پڑھے اور بغیر کچھ بتائے اس بل کو پاس کروایا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے اندر دوسری چیز جو یہاں پر میں نے point of order پر بھی raise کی تھی وہ چیز یہ تھی کہ آپ کے آرڈر پر کمیٹی کی میٹنگ کروائی گئی اُس کمیٹی کی میٹنگ کے اندر جو بھی چیزیں discuss ہوئی تھیں اُس کی رپورٹ جب ہاؤس کے اندر lay ہونی تھی جس کے بعد ہم نے اس بل پر بحث کرنی تھی اُس رپورٹ کے اندر minorities کا view, mention ہونا ضروری تھا۔ ہمارا ایک رُکن fortunately or unfortunately اُس دن میٹنگ کے اندر موجود تھا تو ہاؤس کے اندر جو رپورٹ lay کی گئی اُس رُکن کی contention, mention ہی نہیں کی گئی۔ ہمارے اُس رُکن نے میٹنگ میں کچھ تو بولا ہو گا چاہے ہمارے اُس رُکن نے غلط بولا ہو گا لیکن اگر انہوں نے وہ

amendment نہیں بھی ماننی تھی تو ہمارے رُکن کا point of view اس بل کی رپورٹ میں ہی لے آتے۔ اتنا تو تکلف کر لیتے کہ اسمبلی کی کارروائی کے لئے جو Rules of Procedure, adopt کئے جاتے ہیں اُن کا ہی خیال کر لیتے۔ آپ حکومت کی کارروائی دیکھ لیں جس طرح سے ہوائی جہاز کے اندر auto pilot کا ایک button ہوتا ہے آپ اُس button کو دبا دیں اور اُس کے بعد سکون سے بیٹھ جائیں وہ جہاز اپنے آپ ہی چلتا رہے گا اسی طریقے سے یہ سرکار بھی چل رہی ہے اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اسمبلی کی کارروائی بھی auto pilot button پر چلائی جائے۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: جی، جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! proposed bill کے Section10(4) کو دیکھتے ہیں تو جو میں نے Article-70 کی violation کی بات کی ہے تو وہ یہاں پر بھی apply ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے جو دوسری ترامیم پیش کی ہیں۔ اس میں سب سے بنیادی چیز جس پر پہلے بھی discussion ہوئی ہے کہ اگر گورنمنٹ کوئی بھی tribunal constitute کرے گی، کسی بھی جج کو یا کسی بھی شخص کو tribunal کے جج کے اختیارات دیئے جائیں گے تو یہ اختیارات جس طرح پہلے misuse ہوتے ہیں اسی طرح سے پھر ہوں گے۔ اگر through proper forum یعنی چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کے through یا جو بھی relevant High Court ہیں ان کے through کیا جائے تو تھوڑی سی بہتری آنے کی امید ہے۔ اسی میں ایک اور بڑی ضروری چیز جو discuss کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک طریق کار اس بل میں وضع کیا ہے کہ tribunal کا جج appoint کس طرح کیا جائے گا۔ اس میں انہوں نے time bound نہیں کیا۔ اگر چیف جسٹس صاحب ان کو نام بھیجتے ہیں یا چیف جسٹس صاحب کو یہ نام بھیجتے ہیں تو وہ کتنی دفعہ without consent واپس بھجوائے جا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر گورنمنٹ نہ چاہے تو یہ tribunal نہیں بنے گا اور جس وقت انہیں بہتر لگے گا اس وقت وہی نام بھجوائے جائیں گے جو وہاں سے reject ہو کر آتے ہیں یا نام نہ بھجوائے

جائیں گے تو اس کے اندر وقت کی کوئی قد غن نہیں ہے۔ اگر اس کو شامل کر لیا جائے تو تھوڑی سی بہتری آنے کے chances ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جو criteria بنایا گیا ہے۔ انہوں نے جس کی وجہ سے tribunal کے جج کی activities کو monitor کرنا ہے اور 18 ماہ کے بعد اس کی extension کا فیصلہ کیا جانا ہے۔ اس میں سب سے ضروری part یہ تھا that was integrity اس کو یہ آخر پر لے گئے ہیں۔ انہوں نے اس کے 25 marks or percentage فیصد رکھی ہے۔ ہم نے 50 فیصد کا propose کیا ہے کیونکہ اس سارے scenario کے اندر جہاں political victimization کا شکار ایک خاص جماعت پاکستان تحریک انصاف ہے۔ اس کے قائدین سے لے کر ورکرز تک سب زیر عتاب ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خصوصی طور پر یہ قانون بھی ہم پر شفقت کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ اس کے اندر جج کی یا tribunal head کی integrity in question ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو تو وہاں نہیں رہنا چاہئے۔ انہوں نے at least انصاف تو نہیں کرنا لیکن آپ لوگوں میں انصاف کی امید تو نہ توڑیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس میں ایک اور چیز شامل کی تھی۔ اس کے اندر ہم صرف یہ چاہ رہے تھے کہ اگر کوئی بھی بندہ claim کرتا ہے تو at least اس سے اُسی قسم کی باز پُرس ہونی چاہئے جس طرح سے ہم استغاثہ دائر کرتے ہیں۔ جج استغاثہ میں پہلے evidence collect کرتا ہے اور اس کے بعد دوسری پارٹی کو بلایا جاتا ہے۔ اگر ایک بندے کے خلاف آپ نے صرف اور صرف victimization card کھیلنا ہے تو آپ آرام سے جائیں گے اور اس کے خلاف درخواست دے دیں۔ وہ بے چارہ اپنے آپ کو defend کرتا پھرے گا۔ ہم لوگ آج تک 9۔ مئی کی واردات جو ڈالی گئی تھی اس کو بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم میں سے اکثریت ایسے ممبران کی ہے جن کو 9 مئی والے دن پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس نے سپر مین کا کردار ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے ہمیں ایک دن میں سات سات اضلاع کے اندر 9 مئی کی وارداتوں کے اندر ملوث کیا ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ کیا یہ humanly possible ہے۔ اسی طریقے سے اس قانون کو بھی استعمال کیا جائے گا کہ جہاں ان کا دل کرے گا ایک دن میں کراچی بیٹھا ہوں یا کہیں اور بیٹھا ہوں گا۔ یہ یہاں بیٹھ کر صرف اور صرف مجھے malign کرنے کے لئے اور میرے عدالتوں کے چکر لگوانے کے لئے ایسا

کر رہے ہیں۔ اس کے اندر جو سب سے ضروری element ہے وہ بھی missing ہے کہ اگر کسی بندے نے غلط درخواست دی۔ میں اس کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو بھی جاؤں کہ میرے خلاف یہ درخواست غلط دی گئی تھی تو اس وقت وہاں پر penal consequences کیا ہوں گی۔ یہ سب سے اہم اور ضروری یہی چیز دیکھنے والی تھی۔ ان کو جلدی پڑی ہوئی ہے کہ کسی طرح سے اس قانون کو پاس کروا لیا جائے۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ اس کے اوپر تھوڑی سی deliberation کر لیں۔ ہم سزا تو بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم پاکستان تحریک انصاف میں ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں لیکن خدارا پورے پنجاب کے عوام پر یہ ظلم نہ کیا جائے at least بیٹھ کر اس پر تھوڑی سی deliberation کریں۔ اس پر سوچیں کہ کس طرح اس میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب انصر اقبال!

جناب محمد انصر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اپوزیشن کی طرف سے صرف ایک ہی بات کی جا رہی ہے کہ اس بل کو جلد بازی میں پاس نہ کیا جائے۔ اس بل کو Select Committee کے پاس بھیج دیا جائے۔ اس پر تھوڑا سا غور و خوض کر لیا جائے لیکن حکومتی بنچوں سے یہ feeling آ رہی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید پاکستان تحریک انصاف کے خلاف ایک شکنجہ کسا جا رہا ہے۔ اس خوف کی وجہ سے یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس بل پر تھوڑا غور و خوض کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو جب چاہیں پکڑ لیں، جس وقت اور جب مرضی ہو پکڑ لیں اور جیل میں ڈال دیں۔ ہمیں اس چیز سے کوئی خوف نہیں کہ قانون بن رہا ہے۔ ہمارے لئے قانون کے بغیر بھی سارا کچھ ہو سکتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کے لئے شاید شکنجہ ہو اس لئے آپ اس پر تھوڑا سا غور کر لیں۔ یہ بل Select Committee کے پاس چلا جائے گا اور دو چار یا پانچ دن کے بعد یہ دوبارہ ایوان میں پیش ہوتا ہے اس میں کوئی مضحکہ نہیں ہے اس بل نے پاس ہونا ہی ہے۔ ہمیں پتا ہے ہم جو تقریریں کرنے لگے ہوئے ہیں ہم اس بل کو روک نہیں سکتے یہ حکومتی

بل ہے اس نے پاس ہونا ہی ہے صرف اتنی درخواست ہے کہ اسے اس طرح جلدی میں نہ کیا جائے۔ دوسرا میں treasury benches کی جو کیفیت دیکھ رہا تھا اس پر مجھے چند اشعار کہنے ہیں اگر اجازت ہو تو:

یہ جو امیر اقتدار نظر آتے ہیں
یہ فارم 47 کے آثار نظر آتے ہیں
جو لگاتے تھے ووٹ کی عزت کا نعرہ
وہ لوگ جمہوریت کے غدار نظر آتے ہیں
جو ماہر جھوٹ کے کرتب پہ بجاتے ہیں تالیاں
یہ ایوان غلامی کے آثار نظر آتے ہیں
یہ جو بیٹھے ہیں امارات کا استخارہ
یہ لوگ ماضی کے لوہار نظر آتے ہیں
اور جو نہیں مانتے یہ ظلم کے ضابطے
یہ آزادی کے ذالفقار نظر آتے ہیں

جناب سپیکر: جی مہربانی تشریف رکھیں۔ جی جناب احسن رضا!

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم پہلے سے ہی over legislative ہو چکے ہیں تو اس بل کو جس طریقے سے اور جتنی جلدی سے پیش کیا جا رہا ہے تو میں کسی اور angle سے کوئی سوچ رہا تھا کہ ہمارے یہاں کچھ منسٹرز بیٹھے ہیں اگر میں یہ کہوں کہ ان کو tuition کی ضرورت ہے تو کیا یہ defamation مجھ پر لاگو ہو گا یا نہیں اور دوسرا مجھے الجھن سی ہو رہی تھی کہ اگر کوئی بلوچستان، سرحد یا سندھ سے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ فلاں ٹبر چور ہے تو اس پر یہ ہتک عزت کا کوئی قانون لاگو ہو گا اس کا طریق کار کیا ہو گا وہ کیسے لاگو ہو گا۔ آج منسٹر صاحب بڑے غصے میں تھے اور بڑی غصے والی باتیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ clause wise آپ اس پر بات کریں ۔ اگر آپ دیکھیں اس بل میں جو سب سے بڑا fault ہے وہ ججز کی appointment کا طریق کار کا ہے آپ حقیقت جانیں کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے آپ ایک تھانے کا

ایس ایچ او لگا دیں اور اس کو کہیں کہ یہ فلاں بندہ PTI کا ہے تو اس کو گرفتار کر لیں تو وہ بڑی شد و مد سے جائے گا اور جا کر ریڈ بھی کرے گا اور اس کو پکڑے گا بھی یہ ایسے ہی ہو گا اور یہ جو ہمارے حکومتی benches پر لوگ بیٹھے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں کہ ہم نے بڑا کام کیا ہے تو یہ کل کو ان کے گلے میں بھی پڑے گا یہ چیزیں ایسے نہیں رکیں گی آپ دیکھ لیں انٹرنیشنل سطح پر پہلے ہی ہم بڑے اس چیز پر بدنام ہیں اور ہمارے بہت اچھے اینکرز off air ہو چکے ہیں اور میڈیا پر جتنی already قدغنیں لگ چکی ہیں بہت سارے فورم ایسے ہیں جہاں پر آج یہ بات ہو رہی ہے کہ پاکستان کے اندر میڈیا آزاد نہیں ہے تو frustration کا ایک ماحول جو already موجود ہے ہم اس کو مزید create کر رہے ہیں کہ اب ہمارے بولنے پر بھی پابندی لگا رہے ہیں وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ہم اسمبلی کے اندر آ جائیں اور اشاروں کنایوں میں بات کریں تو بات کرنے والے کی کوئی لب کشائی بھی نہ کر سکے اور کسی پر کوئی تنقید بھی نہ کر سکے خواہ وہ positive ہو اس طرح کے کالے قانون کے لئے اتنی جلدی میں جس طرح سے آج یہ بل پاس ہو رہا ہے یہ ساڑھے 12 کروڑ عوام کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ آپ دیکھیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ بار بار repeat نہ کریں منسٹر صاحب اٹھ کے چلے گئے ہیں یہ repeated اس لئے ہو رہا ہے کہ 2002 میں already اس پر قانون سازی ہو چکی ہے اس کی 16 شقیں ہیں ان 16 شقوں میں ہتک عزت پر تمام کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں 2012 اور 2016 میں amendment بھی آئی ہے۔ اس کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے اس بل کو واپس کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور جو طریق کار ججز کی تعیناتی پر ہو رہا ہے یہ انتہائی مضحکہ خیز ہے اس طرح کی حرکتیں ہمیں زیب نہیں دیتی اور جس طریقے سے یہ کمیٹی جو constitute ہوئی اور اس کے اندر جو ہمارے ممبران تھے چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارا 45/55 کے حساب سے ہمارا حصہ ہوتا لیکن یہ ہمارے دو تین ممبر جو ڈالے گئے تھے ان کو بھی بولنے کی اجازت نہیں تھی اور ان سے کوئی رائے نہیں لی گئی اگر رائے انہوں نے دی بھی ہے تو اس کو consider ہی نہیں کیا گیا تو اس طرح کی چیزیں کر کے ہم اپنے آپ کو مضحکہ خیز بنا رہے ہیں اس ہاؤس کے تقدس کو ہم پامال کر رہے ہیں آپ اس طرح کی چیزیں نہ کریں یہ ہمارے ملک کے لئے ہمارے صوبے کی عوام کے لئے بہتر نہیں ہو گا۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے سوشل میڈیا اور میڈیا کے اوپر ان چیزوں کو روک لیں گے تو آپ جتنی مرضی کوشش کر لیں آپ اس چیز کو بالکل نہیں

روک سکتے یہ چیزیں ایسے ہی چلیں گی اور ہم اپنی آواز اٹھاتے رہیں گے آپ جس طرح کی مرضی قدغنیں لگالیں آپ جس طرح کی مرضی پابندیاں لگالیں آپ جس طرح کی مرضی FIR دے لیں یہ چیزیں رکنے والی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، جناب محمد تنویر اسلم!

جناب محمد تنویر اسلم: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایاک نعبد وایاک نستعین۔ میں کافی دیر سے discussion سن رہا تھا جتنی میری سمجھ میں آئی ہے کہ آپ سارے لوگ بل کی مخالفت اور اس کی حمایت میں بات کر رہے ہیں لیکن مجھے جو چیز سمجھ آئی ہے کہ اپوزیشن side پر اور specially گورنمنٹ side پر آپ کو نہیں پتا کہ اس بل کا مقصد کیا ہے ہم اس کو کیوں move کر رہے ہیں ہم اس کو کیوں پاس کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں اس سے ایک پوری industry جس کو digital industry کہتے ہیں IT industry وہ اس سے disturb ہو گی پوری دنیا جو ہے وہ digitalization کی طرف جا رہی ہے 5G دنیا میں بہت سارے ملکوں میں launch کیا ہے اور پاکستان میں ابھی تک ہم 4G کے اوپر کام کر رہے ہیں 5G ہم afford نہیں کر سکتے لیکن یہ جو digital industry ہے اس کے اوپر پاکستان کی youth کی بہت بڑی percentage اس پر کام کر رہی ہے اور millions of dollars وہ اس industry سے پاکستان میں آتے ہیں ویسے ہی پاکستان کا جو source of income کسی بھی industry سے نہیں آ رہا as for as we are an agricultural country اور agriculture کی جو situation ہے وہ آپ کے سامنے ہے لیکن اگر آپ اس digital industry کا بھی گلا گھونٹ دیں گے جس پر بہت ساری youth کام کر رہی ہے اور یہ واحد private sector ہے جس کے اوپر گورنمنٹ کی کوئی investment نہیں ہے، کوئی involvement نہیں ہے یہ اپنے own پر youth اور بہت سارے foreign clients اور foreign companies ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں وہ اپنا بزنس ہمیں outsource کرتی ہیں لیکن ہم ایک بل کی اڑ میں یا صرف

accountability سے بچنے کے لئے اس industry کو بہت بڑا loss دینے والے ہیں اور ایک اور سمجھنے والی چیز ہے کہ گورنمنٹ ایسا کون سا کام کر رہی ہے یا ادارے ایسا کون سا کام کر رہے ہیں کہ ان کو accountability سے ڈر لگ رہا ہے اور وہ سوشل میڈیا کو اور اس digital industry کو بند کرنا چاہتے ہیں باقی ساری دنیا اس industry کو promote کرتی ہے امریکہ، انگلینڈ یا بہت سارے ایسے ملک جو ترقی یافتہ ملک ہیں جو بہت بڑے level پر پوری دنیا کو deal کرتے ہیں وہ اپنے ان platforms اور اپنی companies پر پابندی نہیں لگاتے بلکہ freedom of expression اور لوگوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں کہ وہ کُھل کر اِس چیز کا اظہار کریں۔ Accountability اس time digitalization ہے اور سب سے important چیز کہ ہمارے پڑوسی ممالک میں I.T اور digital industries کو out source کیا گیا جس سے وہ millions of Dollars کماتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ اِس industry کو بند کر کے کس کو بچانا چاہ رہے ہیں اور کس کو چُھپانا چاہ رہے ہیں کیونکہ اِس سے 70٪ of youth جو اِس industry کے اُوپر کام کرتی ہے وہ اِس سے متاثر ہو گی۔ پہلے ہی ملک میں jobs نہیں ہیں اور پہلے ہی ملک میں کام نہیں ہیں تو جو لوگ اپنے own پر اِس پر کام کر رہے ہیں خدارا! آپ اِن کا گلہ نہ گھونٹیں اور اِن کے source of income and source of survival کو بند نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا شہباز احمد صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب یہ بل آیا تو آپ اگلے دن چھٹی پر تھے اور ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس Chair کر رہے تھے تو میں نے انہیں گزارش کی تھی کہ آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے جس میں تین نام ہمارے اپوزیشن ممبران کے ڈالے ہیں تو ہمارا حصہ تو اِس میں سات لوگ بنتے تھے۔ ڈالے گئے تین ممبران میں سے ایک تین ماہ سے موجود نہیں ہیں، ایک کی دہشت گردی کی عدالتوں میں پیشیاں تھیں اور ایک ممبر کو ایک دن بلایا ہے تو میں نے انہیں کہا تھا کہ اتنی جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اِس کمیٹی کا دوبارہ اجلاس بلا لیں تو اُنہوں نے کہا کہ آج سپیکر صاحب نہیں ہیں۔ ویسے ہم تو اِس Chair کو ہی سپیکر سمجھتے ہیں جو اِس Chair پر بیٹھا ہو لیکن اتنی جلد بازی میں کیونکہ یہ اپوزیشن سے جو نام لینے ہوتے ہیں بالکل استحقاق آپ کا ہے مگر نام اپوزیشن لیڈر سے

جو لینے ہوتے ہیں وہ نہیں لئے کیونکہ اپوزیشن لیڈر کو پتا ہے کہ ہماری قانونی ٹیم کون سی ہے اور کس کو ہم نے کمیٹی میں شامل کرنا ہے۔ اگر آپ دل کے ڈاکٹر کو کہیں گے کہ وہ قانون بنادے تو وہ نہیں بنا سکے گا۔ اگر آپ کسی قانون دان کو کہہ دیں کہ وہ آپریشن کر دے تو وہ آپریشن نہیں کر سکے گا۔ یہ مختلف jobs ہیں تو ہم نے لوگ دینے تھے لیکن ہمارے لوگوں کے نام شامل نہیں کئے گئے۔ ایک ہمارا اعتراض یہ تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ ابھی یہ قانون بن ہی رہا ہے تو تھانوں میں لسٹیں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ آج کل تمام صحافی اور چینل digital media پر جا رہے ہیں اور یہ ایک بہت بڑی انڈسٹری بن گئی ہے۔ اگر کوئی کسی جگہ پر بھی بیٹھا ہے، ملک میں بیٹھا ہے تو وہ digital media کے ذریعے اپنی آواز آگے تک پہنچاتا ہے جس سے اُسے کافی earning ہو جاتی ہے تو ہم اِس پر پابندیاں لگانے کے لئے کس طرف جا رہے ہیں۔ دیکھیں ایک ملک میں دو قانون نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ قانون بنا رہے ہیں تو اس حوالے سے سائبر کرائم ایف آئی اے میں ہے تو کیا ہم صرف پنجاب میں یہ case چلائیں گے؟ اگر کوئی کراچی میں بیٹھ کر بات کرتا ہے یا کوئٹہ میں کرتا ہے تو یہاں ان کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوں گی تو اس پر ہمارے بڑے تحفظات ہیں۔ ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر نے بڑے غصے میں آکر فرمایا کہ یہاں پر justices, good to see you کہتے ہیں لیکن یہاں پر آپ نے دیکھا کہ جو جسٹس یہاں رہے اُنہیں بعد میں صدرِ پاکستان بنایا گیا، اُن کے پوتے کو وفاق میں وزیر اطلاعات لگایا گیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو یہاں پر کئی ایک ایسی مثالیں ملتی ہیں لیکن اب اگر ٹربیونلز بھی اُن کی مرضی اور اُن سے پوچھ کر لگیں گے تو یہ وہی ٹربیونل ہوں گے جو بعد میں جسٹس بنیں گے اور اُس کے بعد پھر صدرِ پاکستان بنیں گے کیونکہ یہ پوری فیملی ایسے آجاتی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ٹربیونلز بھی چیف جسٹس صاحب کو بنانے چاہئیں، ٹی وی چینلز مالکان اور صحافی بھائیوں کے خلاف ہم کالا قانون بنانے جا رہے ہیں تو اس پر ہمیں غور کرنا چاہئے اور اس کو واپس لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، تشکل عباس صاحب!

جناب تشکل عباس وڑائچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو بل پیش ہوا ہے اِس پر میں کوئی تقریر وغیرہ نہیں کروں گا بلکہ دو چار چھوٹی چھوٹی باتیں کروں گا جو کہ شاید حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ممبران کی سمجھ میں آجائیں۔ اِس بل کا سیکشن 1 کہتا ہے کہ it shall extend to whole of the Punjab میری گزارش یہ ہے کہ it is a Federal subject یہ پنجاب کے اندر اگر ہم لاگو کریں گے تو Constitution کا آرٹیکل 25 کہتا ہے کہ all citizen are equal before law and are entitled to equal protection of law اگر یہ ایک شخص جو کہ پنجاب سے باہر بیٹھا ہوا ہے وہ کوئی ایسی چیز کرتا ہے تو کیا یہ پنجاب کا law اِس پر implement ہو گا۔ اگر تو یہ اُس پر implement ہی نہیں ہو گا تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ کل اِس کے 10 ہزار چور دروازے بنیں گے۔ اگر آپ میڈیا کی حد تک بھی اِس پر implement کرنا چاہتے ہیں تو already میڈیا ہاؤسز اپنے head offices کوئی دوبئی میں لے کر بیٹھا ہوا ہے اور کوئی UK میں لے کر بیٹھا ہوا ہے۔ اگر ہم اِس کو اِس طرح سے دیکھیں تو پھر اِس کی زد میں کون آئے گا؟ اِس کی زد میں صرف اور صرف کم پڑھے لکھے، عام اور معصوم لوگ آئیں گے جنہیں یہ پتا ہی نہیں ہو گا کہ اُنہوں نے کوئی civil wrong بھی کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اٹارنی جنرل صاحب نے کہا کہ ہمیں وہ judicial powers واپس لینی چاہئیں اور اپنے ہاتھ میں لینی چاہئیں تو میری request یہ ہے کہ ہمارا Constitution جو ہے وہ segregation of powers پر یقین کرتا ہے اور ہمیں کہتا ہے کہ سٹیٹ کے three pillars میں Executive, Legislature and Judiciary ہیں اور ہم ایک دوسرے کی powers میں intervene نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کی powers میں نہیں گھسیں گے۔ میری request اور میرا سوال حکومت سے یہ ہے کہ اگر کوئی malafide نہیں ہے اور نیت میں کوئی فتور نہیں ہے تو why not کہ کوئی ایک جج already اِس کی appointment کا طریقہ موجود ہے۔ ہائی کورٹ میں Judges already appoint ہوتے ہیں تو اِنہی میں سے کوئی جج کیوں نہیں اِس ٹربیونل کا حصہ بن جاتا یا کیوں نہیں اُسے allow کر دیا جاتا ایک ٹربیونل so that کہ وہ اُسے try کر لے اور اُسے دیکھ لے۔

جناب سپیکر! اِس میں میری طرف سے دو تین مزید چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں کہ میں اِس بل کی damages کے متعلق سمجھتا ہوں کہ وہ بڑے unfair رکھے گئے ہیں کہ آپ preliminary decree کے اُوپر کہتے ہیں کہ تین ملین روپے کی decree ہو گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی عام آدمی یا کوئی کم پڑھا لکھا بندہ اگر اِس کے اوپر اِس قسم کا کوئی case ہو تو کیا وہ afford کرے گا کہ وہ ایک legal council یا وہ خود سے اِس کو defend کر پائے؟ اگر وہ بے چارہ اِس قابل نہیں ہے تو پھر یہ ایک پنڈورہ باکس کھلے گا اور ہر روز ہر شخص ایک blackmailing کا tool بھی بنے گا۔ ہر شخص کہے گا کہ میری defamation ہو گئی اور میری ہتک عزت ہو گئی۔ اِس طرح تو ہم اِس کو broader prospective میں دیکھیں تو یہ بڑے مسائل کی جڑ بن جائے گا۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ اِس بل کے کوئی technical aspects بھی ہیں کہ آنے والا دور AI (Artificial Information) کا دور ہے کیونکہ انٹرنیٹ کا دور ہے اور لوگ اِسے بہت different طریقوں سے دیکھتے ہیں۔ اِس میں بالخصوص سوشل میڈیا کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اِس کو اِس طرح سے دیکھیں کہ یہ without proof جو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی بندہ الزام لگا دے، without any thing آج کل تو ہر چیز fabricate کر کے بھی آگے رکھ دی جاتی ہے اور آپ یہ کہیں کہ یار تم نے proof کرنا ہے کہ تم نے یہ کیا یا نہیں کیا تو وہ کیسے کرے گا؟ یہ ایک عجیب سا dilemma ہو جائے گا تو اِس میں ہماری جتنی بھی ترامیم ہیں وہ بڑی well thought ہیں تو میری request یہ ہے کہ جس طرح میرے باقی دوست ممبران نے کہا ہے کہ اِسے kindly کسی کمیٹی میں refer کر دیں so that کہ اِس کے اُوپر further اور سوچ سمجھ کر ہم آگے بڑھیں۔ جزاک اللہ

جناب سپیکر: جی، تشکل عباس صاحب! Thank you very much حسن اقبال بٹر صاحب!

جناب حسن اقبال بٹر: جناب سپیکر! Thank you بڑی سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے اور ہاؤس کا interest بھی ختم ہو چکا ہے تو سارے points repeat ہو چکے ہیں۔ اِس پر صرف ایک بڑی pertinent سی بات ہے کہ ہمارا universal rights of declaration جس پر ہم نے کئی

ممالک کے ساتھ treaties کی ہوئی ہیں، اُن کو بھی دیکھنا پڑے گا کہ اُن treaties کا fait after this act کیا ہو گا۔ Secondly ہمارا اِسی کے اندر ایک section 17 propose کیا ہوا ہے کہ جو claimant کا کوئی بھی previous record اور character کو نہیں دیکھا جائے گا۔ اِس کی malafide دیکھی ہی نہیں جا سکتی that is not questionable تو یہ ایک بڑی important چیز ہے جس پر سوچنے کی ضرورت ہے۔ Lastly میں بالکل ایک چھوٹی سی بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ section 12 میں ہے کہ جو اِس کی pending proceeding پر کوئی بھی بندہ یا کوئی ادارہ comment نہیں کر سکتا تو میں یہی کہہ کر ہاؤس کی نذر ایک شعر کر کے اجازت چاہوں گا کہ:

لگی ہے صدا کہ پھر اِک بار سردار بدلے گا
مگر فرعونی سلطنت کا صرف اِک کردار بدلے گا
جس قوم کو خود پر جبر سہنے کی عادت ہو
وہاں کب کچھ بدلا ہے جو اِس بار بدلے گا

شکریہ۔

(اِس مرحلہ پر صحافی حضرات کا واک آؤٹ ختم کروا کے ہاؤس میں لانے کے لئے جانے والے وزیر خوراک جناب بلال یٰسین، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی جناب ذیشان رفیق اور وزیر مائنز اینڈ منرلز سردار شیر علی گورچانی ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب سپیکر: بائیکاٹ کر کے جانے والے ہمارے صحافی بھائیوں کو منانے کے لئے جانے والے وزراء واپس ایوان میں آ گئے ہیں؟

جو صحافی حضرات بائیکاٹ کر کے گئے تھے ان کو منانے کے لئے ہمارے منسٹر صاحبان گئے تھے۔ بلال یٰسین صاحب آپ میرے پاس تشریف لے آئیں اور ان کے بارے میں بتا دیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین) نے سپیکر ڈائس پر آ کر جناب سپیکر کو اس بارے میں آگاہ کیا)

جناب سپیکر: جی، جام امان اللہ صاحب!

جام امان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اتھاں تاں پتراں دی روزی کینی
اتھاں تاں دھیریں دا ڈاج کینی
اتھاں تاں قلم دا سر قلم ہے
اتھاں تاں بولن دا رواج کینی

جناب سپیکر! یہ قانون جو اسمبلی پاس کرنے جا رہی ہے اس میں جو بھی مقدمہ درج ہو گا اُس کا فیصلہ 180 دن کے اندر ہو گا۔ ہمیں اس قانون کو پاس کرنے کی کیا جلدی ہے کہ ہم 180 گھنٹے کا بھی انتظار نہیں کر رہے ہیں۔ ہمیں تو جلدی ہونی چاہئے اُس قانون کو پاس کرنے کی جو 300۔ ارب روپے کا ڈاکہ غریب کسانوں پر پڑا ہے، یہاں کے لوگ جو اسلام آباد چلے گئے ہیں۔ ہمیں تو اس قانون کو پاس کرنے کی جلدی ہونی چاہئے۔ آپ نے کچھ دن پہلے مجھے بڑی سختی سے منع فرمایا کہ آپ ہر بات میں سیاسی رنگ لے آتے ہیں۔ وزیر موصوف ابھی ہمارے قائد کے بارے میں فرما رہے تھے کہ وہ دہشت گردی مقدموں میں اندر پڑے ہوئے ہیں۔ میرے قائد تو ہر مقدمے کا اور ہر چیز کا مقابلہ کر رہے ہیں اور وہ ہر جھوٹے مقدمے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ قانون جو اسمبلی بنانے جا رہی ہے اس کا فائدہ صرف اور صرف تھانوں میں بیٹھے ہوئے اُن SHOs کو ہو گا جو پچاس پچاس ہزار روپے لے کر غریب آدمیوں پر جھوٹے مقدمات بنائیں گے اور بغیر ثبوت کے اُن کو سزائیں دلوائیں گے۔ اس اسمبلی کو 180 گھنٹے دیں، اس کمیٹی کو دیں تاکہ اس پر بحث ہو سکے۔ ان کی جماعت کو تو نقصان ہونا نہیں ہے کیونکہ ان کے سامنے تو قانون کے صرف تین طریقے ہیں۔ بوٹ پالش، معافی اور فرار۔ جزاک اللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یاسر محمود قریشی صاحب! مجھے آپ کی ابھی چِٹ ملی ہے۔ On this amendment he is the last mover

جناب یاسر محمود قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!

لوگوں پہ ہی ہم نے جاں واری
کی ہم نے انہی کی غم خواری
کٹتے ہیں یہ ہاتھ تو کٹ جائیں
شاعر نہ بنیں گے درباری

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ یہ ملک ہم نے جمہور کی بنیاد پر لیا۔ ریفرنڈم ہوا اور عوام نے چاہا کہ ہمیں ایک آزاد فلاحی ریاست چاہئے جس کے نتیجے میں پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان میں اس وقت جس قدر جمہوریت کی تذلیل کی جارہی ہے میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی اور ملک میں اس طرح ہو رہا ہے؟ 70 فیصد لوگ انٹرنیٹ، فیس بک اور واٹس ایپ استعمال کرتے ہیں۔ ان سے ہی خبریں لیتے ہیں کیونکہ الیکٹرانک میڈیا خبر صحیح دے ہی نہیں رہا۔ جس طرح 9۔ مئی کے واقعات ہوئے ایک ہی شخص پر at a time میانوالی اور لاہور میں ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے۔ یہ باتیں ہمیں سوشل میڈیا سے پتا چلیں کہ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ روک رہی تھیں کہ اندر نہ جایا جائے لیکن روکنے والے پر مقدمے ڈال دیئے گئے، یہ باتیں بھی ہمیں سوشل میڈیا سے ہی معلوم ہوئیں۔ اس وقت سوشل میڈیا ملک کی ضرورت ہے۔ اگر اس طرح ایف آئی آر درج کی جائیں گی تو کرپشن کا بازار گرم ہو گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس پر سنجیدگی سے سوچا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، احمد مجتبیٰ چودھری صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں ہماری ایک ترمیم 8 نمبر پر ہے that is very important اس طرح نہ کریں بلکہ آپ دو، دو منٹ سن لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ تشریف رکھیں میں نے احمد مجتبیٰ کو floor دیا ہے۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! یہ جو Defamation Bill 2024 ہے میرا خیال ہے کہ اس کا نام بدل کر JAG Bill of 2024 رکھ دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کی حیثیت اسی طرح ہو گی

جس طرح ایک JAG order ہوتا ہے ۔ یہاں پر اس بل کے ذریعے ہمارے rights کو infringe کیا جا رہا ہے۔ یہ بل continuation ہے۔71 سالوں سے اس ملک کے اندر جو قانون سازی ہو رہی ہے اور یہاں کس طرح کے بل پاس ہو رہے ہیں۔ 1953 میں جب گورنر جنرل غلام محمد نے پرائم منسٹر خواجہ نظام الدین کی Prime Minster ship کو dismiss کیا تو اس وقت سے ہم لوگ یہی کچھ دیکھ رہے ہیں۔ یہاں پر جو بھی قانون سازی ہو رہی ہے وہ نظریہ ضرورت کی نذر ہو جاتی ہے۔ اس قانون کے اندر بھی ہمیں وہی چیز کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ اس بل میں right to defend کو چھینا جا رہا ہے، صرف اپوزیشن سے نہیں بلکہ پورے پاکستان کی عوام سے چھینا جا رہا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت چاہے دھونس اور دھکے سے یہ بل پاس کر لے مگر ہم اس کو چیلنج کریں گے۔ میں اور میری جماعت پاکستان تحریک انصاف اِن شاء اللہ تعالیٰ constitutional Court اور اعلیٰ عدالت میں اس کو چیلنج کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دوں کہ جس طرح کا dictatorial attitude ہمیں نظر آ رہا ہے جس طرح گورنمنٹ اس بل کو پاس کر رہی ہے یہاں جمہوری روایت کی پاسداری نہیں ہو رہی ہے مگر یہ کسی کے لئے بھی کوئی حیرانی کی بات نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ان کا attitude ہی dictatorial ہے۔

جناب سپیکر: احمد صاحب! تشریف رکھیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ دیکھیں، انہوں نے پھر دوبارہ وہ clauses repeat کی ہیں۔ میرے کچھ معزز ممبران نے پہلے بات کی، پھر اُسی issue پر بات کی اور دوبارہ پھر وہی بات کی ہے۔ یہ جس طرح یہاں پر بات کر رہے ہیں مجھے لگ رہا ہے کہ ان میں سے بہت سارے لوگوں نے بل پڑھا ہی نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ یہ بل بڑی جلدی میں پاس ہو رہا ہے۔ آپ ماشاء اللہ سینئر ترین lawyer ہیں، سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ کو 20 سال سے زیادہ اس پارلیمنٹ میں ہو گیا ہے۔ آپ نے بہت سے عہدے دیکھے اور بہت کچھ دیکھا۔ میں نے پہلے کبھی اس ہاؤس میں ایسا نہیں

دیکھا کہ اس طرح سے بل پاس ہو رہا ہو۔ میں صرف ان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بار بار کہتے ہیں کہ یہ بل بڑی جلدی میں لایا جا رہا ہے۔ آپ ان کو بتا دیجئے کہ ویسے تو تین دن کا وقت ہوتا ہے اور اس بل کو سات آٹھ دن ہو گئے ہیں، اس کے بعد اس بل کو اسمبلی میں بڑے اچھے طریقے سے لے کر آیا گیا ہے۔ یہ خود اس کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ یہ بار بار کہتے ہیں کہ جلدی میں بل لایا گیا تو یہاں پر ہمارے پرانے دوست جو پچھلی اسمبلی میں تھے میں اُن کو یاد دلاتا ہوں کہ یہاں پر جلدی میں کس طرح بل پاس ہوتے تھے۔ صبح کو ایک بل آتا تھا، 10 کروڑ روپیہ چودھری پرویز الٰہی صاحب جیب میں ڈالتے تھے، 10 کروڑ روپے محمد خان بھٹی اپنی جیب میں ڈالتے تھے اور یونیورسٹی کا بل دیکھے بغیر اسی وقت پاس کر کے بھیج دیتے تھے۔ اس طرح بل پاس ہوتے ہوئے بھی اس ہاؤس نے دیکھا ہے۔ میں صرف یہی کہوں گا کہ باقی بھی جو ان کی amendments رہ گئی ہیں خدارا amendments پر بات کریں اور repeat نہ کریں۔ ججوں کے بارے میں بار بار بات کی جا رہی ہے۔ میں پھر بتانا چاہوں گا کہ اس بل میں لکھا ہے کہ جو constitutional office hold کر رہے ہیں ان کا کیس ہائیکورٹ کے جج کے پاس جانا ہے اور ہم جن ججوں کا اس appointment میں کہہ رہے ہیں وہ پرائیویٹ لوگوں کے لئے ہے یہ خدا کے لئے بل پڑھیں اور پھر اس پر بات کریں۔ بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان کی amendment کے بارے میں کہوں گا کہ مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ کلاز 4(a) اپنی حیثیت میں مکمل ہے اور مزید کسی لفظ کے اضافے کی گنجائش نہیں ہے یہ ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 4 of the Bill, in para (a), before the word "broadcasted", the words "in his own opinion" be inserted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 to 7

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 5 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad,

Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That in clause 8 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "Government", the words "Chief Justice Lahore High Court" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 8 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "Government", the words "Chief Justice Lahore High Court" be substituted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ separation of the executive from judiciary جب ہوا تھا that was separation of power تا کہ لوگوں کو انصاف مل جائے۔ جب آپ defamation law میں گورنمنٹ کو appointment کا اختیار دے دیں گے this will negate the ideas of justice. اس میں سب سے important یہ چیز ہے۔ For the betterment of dispensation of justice میری گزارش ہے کہ Chief Justice should have the sole power کہ وہ اپنے ممبرز کو serving لوگوں کو appoint کریں نہ کہ ریٹائرڈ لوگوں کو appoint کریں جو میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جب گورنمنٹ بناتی ہے جیسے آپ کے legal profession میں your party has been obliging in the appointment of Assistant Advocate General and Attorney General اور میں ان کو جانتا ہوں جو آج تک کبھی ہائیکورٹ میں پیش نہیں ہوئے وہ اسسٹنٹ اٹارنی جنرل بھی بنے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ کی خوشی کے لئے کیونکہ جو بندہ گورنمنٹ کی مرضی سے لگے گا he will always support the government اس کا جو notion ہو گا۔ اس لئے he never support Chief Justice should be empowered کہ وہ جو پینل دیں اور وہی he should be responsible for fair trial اور ہر چیزوں کا ذمہ دار ہو گا۔ میری یہی گزارش ہے کہ government should not be a party in it کیونکہ when the government appoints them, they will be directly under the command of the people who have nominated them. اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اسے substitute کریں تا کہ Chief Justice of Lahore High Court should be empowered to make nomination so that we can ask کیونکہ ultimately آپ آج کل بھی دیکھ رہے ہیں کہ اگر ادارہ کسی کا نام بھی ڈال دیتا ہے تو اس کے لئے بھی we have to go to the High Court for that اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ بڑا arbitrary ہو گا کہ oblige people, you have lot

of other spheres آپ ان کو اتھارٹی کا چیئرمین لگا دیں جیسے آپ کا ایک اختیار ہے، میں کسی کا نام نہیں لیتا کہ جو لوگ کبھی کالج بھی نہیں گئے تو آپ نے ان کو syndicate کا ممبر بھی بنا دیا ہے، اسی طرح آپ اپنے من پسند کسی advocate کو یا ریٹائرڈ جج کو لگائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 10 بجے تک بڑھایا جاتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ان شاءاللہ اجلاس 12 بجے تک چلنا ہے۔ یہ جو گورنمنٹ کر رہی ہے This is for the benefit to oblige their people not for the sake of justice اس لئے the Chief Justice should be empowered کہ وہ اپنے tribunals بنائیں۔ just like جیسے الیکشن ٹریبونل بنتے ہیں۔ آپ ادھر بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں you can just make an amendment کریں گے تو وہ بھی کر دیں گے اس لئے For the betterment of the people or for dispensation of justice and for the fair trial, so I think آپ اس کو Chief Justice should be empowered and the word Government should be substituted with the Chief Justice of Pakistan.

جناب سپیکر: جی، جناب احمر بھٹی!

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر میں نے شروع میں آپ کو Article 175A پڑھ کر سنایا، ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو بھی پڑھ کر سنایا اور انہوں نے اس پر اپنی رائے کا اظہار بھی کیا۔ ہم جو ابھی یہ amendment propose کر رہے ہیں یہ اُس سے linked ہے Clause 2 which deals with definitions in this particular Bill part X اس میں، میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور میں پڑھ کر سناتا ہوں کہ tribunal means the Punjab defamation tribunal constituted under section 8 of this act and shall also be used interchangeably for the specially nominated single bench of the Lahore High Court where the jurisdiction is invoked by the holder of a constitutional office under this act اب اگر

اس شق کی تشریح کی جائے تو میری رائے میں یہاں پر ٹربیونل کو لاہور ہائیکورٹ کے بنچ کی طرح تصور کیا جارہا ہے جب ایک ٹربیونل کو لاہور ہائیکورٹ کے بنچ equivalent تصور کیا جائے گا تو اس پر رولز بھی لاہور ہائیکورٹ کے apply ہوں گے۔ اب لاہور ہائیکورٹ کے رولز کے حوالے سے آئین میں بڑا واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ وہ کیسے تشکیل دیئے جائیں گے اور وہ کون سے رولز کے تحت کام کرے گا۔ ان کی از سر نو تشکیل نہیں کی جاسکتی یہ ماورا آئین ہے۔ یہ بات میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ یہ جو قانون میں purpose کیا جارہا ہے یہ بالکل ماورا آئین ہے جہاں پر ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ executive کے اختیارات ہیں اور executive اپنے پاس ان کو واپس لے۔ جب آپ اس طرح کے قوانین بنائیں جو ماورا آئین ہیں تو لازمی طور پر عدالت میں چیلنج ہوں گے اور میں یہ بات آپ کو بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ آج آپ اس بل کو پاس کیجئے کل یہ ہائیکورٹ میں چیلنج ہوا لیجئے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ قانون چیلنج نہ ہو؟ تو کیا ہم اس اختیار کو واپس لے رہے ہیں یا دوبارہ سے عدالت کو invite کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے اختیارات میں آکر دوبارہ سے interfere کرے۔ ہمیں اس بات پر سوچنا چاہئے۔ اب ایڈووکیٹ جنرل صاحب تو چلے گئے ہیں میں چاہوں گا کہ اس پر آپ اپنی رائے دیجئے کہ کیا ہم اس پر عدالت کو invite نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سپیکر: میں نے تو ابھی آپ کو floor ہی نہیں دیا۔ آپ نے شکریہ پہلے ادا کر دیا ہے۔ چلیں! اب آپ اپنی بات کریں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! اگر آپ پہلے اپنی رائے دے دیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! I cannot do so during this proceeding یہ آپ کی amendment ہے اور انہوں نے oppose کرنا ہے یہ procedural ہے۔ but I do have different interpretation میں آپ کو بعد میں دے دوں گا۔ چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہم نے یہ جو amendment file کی ہے اس میں بڑی clear بات ہے کہ اگر خدانخواستہ، ایک یہ پہلے قانون کالا قانون بن رہا ہے اگر آپ بنانا ہی چاہتے ہیں تو پھر اگر گورنمنٹ کا word ہو گا تو گلوبٹ ہی آئیں گے۔ آپ وہ سارے گلوبٹ نہلے دہلے لا کر appoint کر دیں گے۔ اگر ٹربیونل بن رہا ہے اور بنانے کا بہت زیادہ شوق ہے first of all ہم اس کو oppose کر رہے ہیں کہ یہ ہونا ہی نہیں چاہئے کیونکہ قانون already exist کر رہے ہیں تو پھر جو word Chief Justice Lahore High Court ہے وہ اس میں لائیں تاکہ جو ججز آئیں وہ حاضر سروس لوگ آئیں، میرٹ پر لوگ آئیں اور obliged لوگ نہ آئیں جب چیف جسٹس کا word ہو گا تو اس ٹربیونل کے جتنے بھی ممبرز ہوں گے وہ میرٹ پر آئیں گے حاضر سروس لوگ ہوں گے۔ گلوبٹ جیسے دوسرے لوگوں کے دروازے بند ہو جائیں گے جس طرح ابھی رانا صاحب کہہ رہے تھے کہ ایک ان پڑھ بندے کو syndicate کا ممبر بنا دیا گیا ہے تو اس طرح ٹربیونل میں بھی وہی لوگ آجائیں گے تو ہماری humble request ہے کہ اس word کو change کر کے چیف جسٹس صاحب لاہور ہائیکورٹ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو amendment ہے اس میں clearly لکھا ہوا ہے اگر آپ کہیں تو میں پڑھ بھی دیتا ہوں a member shall be appointed by the government in consultation with the Chief Justice of Lahore High Court

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: رانا شہباز صاحب! میں نے منسٹر صاحب کو floor دیا ہے۔ آپ منسٹر صاحب کو سن ہی نہیں رہے۔ جی، منسٹر صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ پنجاب میں رائج قوانین کے مطابق گورنمنٹ اسی طرح کے tribunals کو قائم کرتی ہے ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 8 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "Government", the words "Chief Justice Lahore High Court" be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is fromMr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar,

Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

MR SPEAKER: The proposed motion is:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (2) and (3) be omitted."

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ شق نمبر 8 کی ذیلی شق نمبر 2 اور 3 مکمل ہیں اور مجوزہ بل کا اہم حصہ ہیں جو tribunal کے ممبرز کی اہلیت کو بیان کرتی ہیں اور ہائی کورٹ اور حکومت کے درمیان ممبران کی تقرری کی مشاورتی عمل کو تجویز کرتی ہیں، ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (2) and (3) be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The third amendment is fromMr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood,

Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool,

Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

CHAUDHARY MUHAMMAD EJAZ SHAFI: Mr Speaker! I move:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (2) and (3) be omitted."

جناب سپیکر! جس طرح ہم نے پہلے اس کا word کہا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! I oppose

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جس طرح ہم نے پہلے اس کا word کہا ہے۔اگر گورنمنٹ کی جگہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب! that one is lost اب میں next one پر ہوں آپ پھر پیچھے چلے گئے ہیں۔that one is lost ابھی اس شور شرابے میں پھر آپ move نہیں کر رہے پھر وہ amendments lost ہوتی جائیں گی۔ آپ اگلی ترمیم پیش کریں۔

The proposed amendment is that:

That in clause 8 of the Bill, for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) The term of the office of the Members shall be subject to renewal after every eighteen (18) months after evaluation of their performance by a Performance Review Committee, comprising Chief Justice Lahore Hight Court, as its Convener, two senior most judges of Lahore Hight Court, Speaker and Leader of the Opposition in the Provincial Assembly of the Punjab; the Committee shall evaluate the Members on the following touchstone:

(a)	integrity;	50%
(b)	adherence to statutory timelines;	25%
(c)	competence and fitness.	25%"

Minister for Parliamentary Affair, Are you opposing it?

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! yes I oppose.

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in clause 8 of the Bill, for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) The term of the office of the Members shall be subject to renewal after every eighteen (18) months after evaluation of their performance by a Performance Review Committee, comprising Chief Justice Lahore Hight Court, as its Convener, two senior most judges of Lahore Hight Court, Speaker and Leader of the Opposition in the Provincial Assembly of the Punjab; the Committee shall evaluate the Members on the following touchstone:

(a)	integrity;	50%
(b)	adherence to statutory timelines;	25%
(c)	competence and fitness.	25%"

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The fourth amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood,

Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool,

Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (7) and (8) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (7) and (8) be omitted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Sir, we have moved an amendment in it. In sub-clause (7) the retiring age of the Member, not being a serving District Judge, shall be seventy years and sub-clause (8) related to salary and allowances

اس میں آتا ہے کہ again the same issue جیسے اب why you keeping people ایک age کا آتا ہے ایک بندے کو پتا ہو کہ میں نے age 60 پر ریٹائر ہو جانا ہے he doesn't know کہ میں نے مرنا کب ہے، مگر اس کو یہ پتا ہے کہ فلاں تاریخ کو میں نے ریٹائر ہو جانا ہے۔ آپ کے hiring the retired judges, you have a lot of talent پاس available ہمارے پاس اس you see ہیں آ رہے بھی لڑکے اچھے پاس آپ کے وقت we have chartered accountants, we have barristers, we have doctors, we have engineers, we have MBA's یہ سارے لوگ آئے ہیں they are also waiting کہ ہم نے جانا ہے۔ اس میں سب سے important issue ہے کہ age it should be a retiring age, judge should be کو آپ ختم کریں اور factor because یہاں پر رکھیں from High Court not even from Supreme Court when somebody will retire تو اس کے بعد پھر دوسرے کو موقع ملنا ہے اگر آپ نے

then those people who will be obliged they will be اسی طرح oblige کرنا ہے loyal to the Government not to the cause نہ وہ اپنے کام کے لئے مخلص ہوں گے، نہ وہ we oppose this اس لئے they will try to keep the government happy کریں گے amendment اور جو ہم نے یہ اس کو substitute کیا ہے اس age factor کو ضرور رکھیں he may نہیں ہے integrity جس بندے کی Secondly, integrity is very important be competent مگر integrity نہیں ہے that is nothing to do with us اس کو بھی اس that integrity should get 50% of his work, 25% may be کے points کا بھی ہے his competency and rest his display--- اس لئے I oppose جو law انہوں نے government جس طرح we request for an amendment کیا ہے propose because he will have the powers of the Judge of میں کرتے ہیں جیسے services how is کا ریٹائر ہو جاتا ہے judge of the High Court 62 years اگر the High Court so this is against the principles of? کہ آپ 70 سال والے کو کر لیں گے it possible justice, I would request کہ اس کو delete کر دیا جائے اور اس کو substitute کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیوں کہ ذیلی شق 7 ممبرز کی retirement کی عمر کی بالائی حد کو بیان کرتی ہے جب کہ ذیلی شق 8 ممبرز کی تنخواہ الاؤنسز اور دیگر شرائط کو بیان کرتی ہے ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 8 of the Bill, sub-clauses (7) and (8) be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 9 to 11

MR SPEAKER: Now, Clauses 9 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 9 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad,

Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AHMER BHATTI: Mr Speaker! I move:

"That in clause 12 of the Bill, in sub-clause (1), for the expression "to comment or make any statement relating to any proceedings pending before the Tribunal under this Act. This clause shall apply automatically from the inception till the final conclusion of the proceedings, and shall not require any order to this effect being specifically passed by the Tribunal or any other authority." the expression "to make any slanderous and defaming comment or statement." be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 12 of the Bill, in sub-clause (1), for the expression "to comment or make any statement relating to any proceedings pending before the Tribunal under this Act. This clause shall apply automatically from the inception till the final conclusion of the proceedings, and shall not require any order to this effect being specifically passed by the Tribunal or any other authority." the expression "to make any slanderous and defaming comment or statement." be substituted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! یہ کلاز اس مجوزہ بل کی سب سے اہم کلاز ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس پر مرکوز رہے۔ اس کلاز کے تحت نہ صرف عوام الناس کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے بلکہ یہ ایک blanket ban ہو گا کہ آپ کو pending proceedings پر کسی طرح کا بھی کوئی جائز یا ناجائز comment کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اب آرٹیکل 19 میں نے پہلے بھی پڑھا ہے اس میں ایک بڑی اہم چیز کی طرف نشاندہی کی گئی ہے کوئی restrictions اگر freedom of speech پر law impose کرنا چاہتا ہے تو اس پر reasonable restrictions ہوں گی، اب کسی بھی standards کے مطابق blanket ban کو reasonable restriction نہیں کہا جا سکتا اس میں not to comment on any pending proceedings کے الفاظ استعمال کئے گئے تو یہ بہت absolute قسم کے words استعمال کئے گئے ہیں جس میں pending proceedings پر صحیح یا غلط کوئی بھی بات کرنے پر مکمل طور پر قدغن لگا دی گئی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ یہ ایوان اس amendments کو سنجیدگی سے consider کرے اور اس کو پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ شق نمبر 12(1) جامع ہے اور اس میں کسی اضافے کی گنجائش نہ ہے لہٰذا ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 12 of the Bill, in sub-clause (1), for the expression "to comment or make any statement relating to any proceedings pending before the Tribunal under this Act. This clause shall apply automatically from the inception till the final conclusion of the proceedings, and shall not require any order to this effect being specifically passed by the Tribunal or any other authority.", the expression "to make any slanderous and defaming comment or statement." be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal,

Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

CHAUDHARY MUHAMMAD EJAZ SHAFI: Mr Speaker! I move:

"That in clause 12 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 12 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ دیکھیں Article 10(a)right of fair trial, اگر آپ کسی کو Article 19(a)right to information اپنی fair comments پر دینے پر بھی pending proceedings کریں گے تو پھر ban کے آرٹیکل constitution 10(a) اور آرٹیکل 19(a) کو بھی ختم کر دیں تاکہ لوگوں کو کسی جو گا ہی نہ چھوڑیں اگر ہم نے جمہوریت میں رہ کر ہی dictatorship لانی ہے۔ سپریم کورٹ کی لائیو پروسیڈنگ چل رہی ہوتی ہیں تو وہاں پر بھی آپ اپنے comments دے سکتے ہیں تو آپ ایک ایسا قانون لا کر پورے پنجاب کی اور پورے پاکستان کی عوام کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کو فروغ دے رہے ہیں یا کسی dictatorship کو فروغ دے رہے ہیں کہ جس پر آپ کوئی comments بھی نہیں کر سکتے تو میری آپ سے humble request ہے کہ کلاز 3 کو ختم کر دیا جائے کیونکہ آپ جو مرضی کر لیں، قانون لے آئیں، میں تو پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آپ قانون لائیں اور ضرور لائیں لیکن at least یہ چیزیں ختم کر کے اس کے قانون کو لائیں تاکہ آپ اپنی خواہش یا چند لوگوں کی خواہش پوری کرنا چاہتے ہیں تو کم از کم یہ چیزیں fair ہوں، کم از کم کل مستقبل میں آپ نے بھی اس سائیڈ پر آنا ہے تو آپ کو بھی ان چیزوں کو face نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ شق نمبر 3 کا موجود ہونا بل ہذا کے عملدرآمد کے لئے ضروری ہے، ذیلی شق نمبر۔1 اور شق نمبر۔2 کی خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ شق کسی قسم کے دفاع کو مسترد کرتی ہے، ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 12 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 13 to 15

MR SPEAKER: Now, Clauses 13 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 13 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary,

Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in clause 16 of the Bill, in sub-clause (5), para (a), be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 16 of the Bill, in sub-clause (5), para (a), be omitted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! In section (5): Notwithstanding anything contained in the Code or any other law for the time being in force:

(a) the Tribunal shall follow the summary procedure for purposes of investigation of claims and objections in respect of the attachment or sale of any asset or property of the judgment-debtor for the purpose of satisfaction of the decree, and shall conclude such Investigation within thirty (30) days of filing of such claims or objections.

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ کیا پہلے جو ہم نے قوانین پاس کئے ہوئے ہیں یہ اس سے relevant ہے؟ اگر تو یہ خاص طور پر لوگوں کو harass کرنے کے لئے یا کسی عزت دار کی پگڑی اچھالنے کے لئے کیا جا رہا ہے یا اس کی پراپرٹی کو attach کرنے کے لئے یا اس کو disqualify کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے then he will be convicted under for next I would request that, in the selection اس لئے کیا جا رہا تو یہ بہت malafide ہے تو given circumstances آپ کے پاس اگر پہلے اس طرح کا کوئی procedure ہے تو آپ اس کو پاس کر لیں you should not bring any new law اس لئے کوئی ایسا قانون نہ

لائیں کہ کل پھر اس کو تبدیل کرنا پڑے so I recommend that this should be committed تاکہ جو پہلے پرانے قوانین پاس ہوئے ہیں اس طرح سے ڈگری کی تکمیل کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ بل ہذا کا مقصد فوری انصاف کی فراہمی ہے اور مجوزہ ترمیم اس عمل کی نفی کرتی ہے لہٰذا ترمیم بلاجواز ہے، مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 16 of the Bill, in sub-clause (5), para (a), be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan,

Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil,

Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

CHAUDHARY MUHAMMAD EJAZ SHAFI: Mr Speaker! I move:

"That in clause 23 of the Bill, the word "not", wherever occurs, be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 23 of the Bill, the word "not", wherever occurs, be omitted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پھر دوبارہ وہی بات ہے کہ آپ اگر ایک اتنا بڑا قانون بنا رہے ہیں، اگر اس میں قانون شہادت آجائے گا، اگر اس کو ایک evidence right دے دیا جائے گا تو اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہو جائے گی کہ آپ نے ایک ٹرائل کرنا ہے اتنا بڑا defamation law بنا رہے ہیں جیسا کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب فرما رہے تھے rent law میں نہیں ہے، یہ family law میں نہیں ہے تو family law جو ہے وہ rent law سے الگ ہے یہ defamation law ہے۔ again وہی بات ہے کہ آپ ان کو دیں تاکہ وہ اپنی evidence دے سکیں، وہ prove کر سکیں یا disprove ہو جائے۔ وہ ٹریبونل ہے اس میں جج ہیں اگر آپ کسی بندے کو جج کے پاس اپنی evidence دے کر اسے prove یا disprove کرنے کے لئے موقع نہیں دیں گے تو یہ انصاف نہیں ہو گا۔ آپ اتنا اندھا اور کالا قانون بنانا چاہ رہے ہیں، میرا تو یہی خیال تھا کہ پھر آپ اسے اسمبلی میں lay ہی نہ کرتے خود ہی بنا دیتے چونکہ بادشاہت اور شہنشاہت تو رائیونڈ شریف کی چل رہی ہے۔ میری اس میں humble request ہو گی کہ یہ Federal Law

ہے لہٰذا ہم اسے کس طرح amend کر سکتے ہیں کہ قانون شہات apply ہی نہ کرے؟ میری تجویز ہے کہ آپ not کی بجائے apply کر دیں تا کہ آپ جسے پھنسانا چاہتے ہیں جسے بھی شکنجے میں لانا چاہتے ہیں جو بھی victim ہو وہ پی ٹی آئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اعجاز شفیع صاحب میرے بھائی ہیں انہوں نے بڑے کرب کے ساتھ رائے ونڈ شریف کا ذکر کیا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ ان کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کیا یہ میری amendment کا جواب ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اسی ایوان کے در و دیوار نے سنا۔ یہ جیسے اب باغی صاحب کی تعریفیں کرتے ہیں یہ اس وقت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی تعریفیں کرتے تھے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب پلیز منسٹر صاحب کو بات continue کرنے دیں۔جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ دیگر رائج الوقت قوانین مثلاً The Family Court Act 1964 اور Punjab Rented Premises Act 2009 میں بھی اس طرح کی شقیں موجود ہیں۔ لہٰذا ترمیم بلاجواز ہے اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 23 of the Bill, the word "not", wherever occurs, be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24 and 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 and 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 24 and 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael,

Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in clause 26 of the Bill, after the second Proviso, the following new Proviso be added:

"Provided further that the deposited amount, along with the profit, shall be awarded by the Court."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 26 of the Bill, after the second Proviso, the following new Proviso be added:

"Provided further that the deposited amount, along with the profit, shall be awarded by the Court."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے طبعاً ہی اس کی مخالفت کر دی ہے۔ یہ پیسے خزانے میں جمع ہونے ہیں اگر انہیں profit کے ساتھ دے دیئے جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ can I give any justification اگر آپ بنک میں بھی پیسے جمع کراتے ہیں یا کسی بھی اکاؤنٹ میں دیتے ہیں تو profit لیتے ہیں even salary accounts میں پیسے جاتے ہیں if it is saving account اس پر بھی آپ profit لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی نے damages کے لئے کیا ہے اور amount is held in the exchequer or the treasury اگر اس پر اسے profit کے ساتھ دے دیا جائے تو should be avoided by the court اس میں کوئی بات نہیں ہے I think just for sake اسے oppose کرنا مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں اسے accept کر لیں کیونکہ جس نے پیسے جمع کروائے ہیں اسی کو ملنے ہیں I think he should not oppose this instead he should accept this.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ شق نمبر 26 میں اپیل سے متعلق مکمل طریق کار موجود ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 26 of the Bill, after the second Proviso, the following new Proviso be added:

"Provided further that the deposited amount, along with the profit, shall be awarded by the Court."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27 and 28

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 and 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 27 and 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq,

Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AHMER BHATTI: Mr Speaker! I move:

"That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (f), the words and commas "the Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, the Chief of the Army Staff, the Chief of the Naval Staff and the Chief of the Air Staff", be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (f), the words and commas "the Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, the Chief of the Army Staff, the Chief of the Naval Staff and the Chief of the Air Staff", be omitted."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، بھٹی صاحب!

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! 18ویں ترمیم کے بعد آئین میں یہ وضع کر دیا گیا ہے کہ صوبوں کے کیا اختیارات ہیں اور وفاق کے کیا اختیارات ہیں اس سے پہلے آئین میں تین طرح کی لسٹس دی گئی تھیں Federal Legislative ، Provincial Legislative List and Concurrent List میں وفاق قانون سازی کرتا تھا، Provincial Legislative List میں صوبے قانون سازی کرتے تھے اور Concurrent List میں وفاق اور صوبہ دونوں ہی قانون سازی کر سکتے تھے لیکن 18ویں ترمیم کے بعد صرف آئین میں ایک ہی Legislative List بچی ہے جسے Federal Legislative List کہتے ہیں اس کے علاوہ جتنے بھی محکمہ جات بچتے ہیں ان میں صرف صوبے قانون سازی کر سکتے ہیں۔ اب جو Federal Legislative List fourth schedule میں آئین میں دی ہوئی ہے اس میں پہلا اور دوسرا سبجیکٹ deals with arms forces اس میں جو fourth schedule ہے یہ آرٹیکل 17 کے تحت existing میں آیا۔ اب آرٹیکل 17 میں صرف دو اسمبلیاں یا پارلیمنٹ کے دو حصے

ہیں جن میں سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ Federal Legislative List میں قانون سازی کریں۔ اس میں کہیں بھی یہ mention نہیں کیا گیا کہ اس میں صوبائی اسمبلی کو قانون سازی کرنے کا اختیار ہے۔ ہم نے یہاں پر جو amendment move کی ہے اس میں ہمارا موقف یہ ہے کہ اسے accept کیا جائے کیونکہ یہ پنجاب اسمبلی کے دائرہ کار سے ہی باہر ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ مذکورہ عہدے آئین پاکستان کے آرٹیکل 243 کی رو سے آئینی عہدے ہیں۔ ترمیم بلاجواز ہے لہٰذا اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (f), the words and commas "the Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, the Chief of the Army Staff, the Chief of the Naval Staff and the Chief of the Air Staff", be omitted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti, Qazi Ahmed Akbar, Syed Ijaz Hussain Bukhari, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Mr Shahid Raza, Mr Zameer Ul Hassan Bhatti, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Ali Asif, Mr Hassan Malik, Mr Muhammad Iqbal, Mr Amin Ullah Khan, Mr Junaid Afzal Sahi,

Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Muhammad Akram Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed,Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Mr Khayal Ahmad, Mr Asad Zaman, Mr Muhammad Ahsan Ihsan, Ms Ashifa Riaz, Sheikh Muhammad Akram, Mian Muhammad Asif, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid,Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi,Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Ms Suryia Sultana, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Jam Aman Ullah, Rana Aourang Zaib, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer, Mr Usama Asghar Ali Gujjar, Khawaja Salah Ud Din Akbar, Mr Muhammad Zahid Ismail and Mr Asad Abbas. Any mover may move it.

MR AHMER BHATTI: Mr Speaker! I move:

> "That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (x), after the words "this Act", appearing in line 4, the words "and any private citizen aggrieved of defamation", be added."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (x), after the words "this Act", appearing in line 4, the words "and any private citizen aggrieved of defamation", be added."

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب احمر بھٹی!

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! یہ جو مجوزہ bill ہے اس کے آخری صفحے پر Statement of Objects and Reasons دیئے ہوئے ہیں۔ جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

The Punjab Defamation Bill, 2024, envisages legal protection from false, misleading, and defamatory claims made via print, electronic, and social media against public officials and private citizens...

اس میں دو طرح کے لوگوں کو یہ حق کہ وہ defamation کی proceedings initiate کر سکتے ہیں۔ اس میں public officials and private citizens آتے ہیں۔ جب conveniently private tribunal کی jurisdiction کو define کیا گیا تو اس میں بڑا citizens کو نکال دیا گیا۔ Tribunal کی jurisdiction کو اس کی definition کے مطابق صرف constitutional office barer ہی invoke کر سکتے ہیں اور private citizens invoke نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ترمیم کر کے private citizens کو add کیا جائے۔ Thank you.

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجوزہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ ذیلی شق نمبر 10 بذات خود ایک مکمل شق ہے اور کسی اضافے کی گنجائش نہ ہے۔ یہ ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in clause 2 of the Bill, in sub-clause (x), after the words "this Act", appearing in line 4, the words "and any private citizen aggrieved of defamation", be added."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Defamation Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے
اور انہوں نے bill کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکنا شروع کر دیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف سے میری گزارش ہے کہ ابھی چونکہ ایک important business باقی ہے اس لئے کاغذات پھاڑ کر نہ پھینکیں اور اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اکثریت نے اس bill کو پاس کیا ہے۔ آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔

Before we conclude the session we have to pass a resolution.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، قائد حزب اختلاف جناب احمد خان، جناب آفتاب احمد خان، جناب فرخ جاوید، چودھری محمد اعجاز شفیع، جناب احمر بھٹی، جناب شہاب الدین خان، جناب محمد انصر اقبال اور محترمہ آشفہ ریاض نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایرانی صدر کی شہادت کے حوالے سے ایک تعزیتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایرانی صدر کی شہادت کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایرانی صدر کی شہادت کے حوالے سے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ قرارداد ہم بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہم نے یہ قرارداد پہلے جمع کروائی ہے۔ Why this discrimination? میں نے اس حوالے سے Point of Order بھی raise کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے floor وزیر پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دیا ہے اگر رانا آفتاب احمد خان صاحب اس قرارداد کو پڑھنا چاہ رہے ہیں تو آپ grace show کر دیں۔ دونوں صاحبان میں سے کوئی ایک یہ قرارداد پیش کر دے۔ یہ تعزیتی reference کی قرارداد ہے لہٰذا اس کو کوئی بھی پیش کر دے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! متفقہ قرارداد ہمیشہ حکومت کی طرف سے ہی پیش کی جاتی ہے۔ آپ نے حزب اختلاف کے معزز ممبران کے نام پڑھ دیئے ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران اس میں شامل ہیں۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر پیش ہو رہی ہے۔

قرارداد

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب! آپ یہ قرارداد پڑھ دیں۔

ایوان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی سمیت ان کے رفقاء کی المناک شہادت پر اظہار تعزیت

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی اور ان کے رفقاء کی المناک حادثاتی شہادت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس اچانک حادثے پر پوری پاکستانی قوم سوگوار اور گہرے صدمے میں ہے۔

ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی 1960 میں ایران کے شہر مشہد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے قم شہر کے ایک مدرسے سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 63 سالہ ابراہیم رئیسی 2021 میں ایران کے صدر بننے سے قبل چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے۔ اس سے قبل وہ تین دہائیوں تک ملک کے قانونی نظام سے منسلک رہے تھے۔ اس کے علاوہ بھی وہ کئی اہم ذمے داریاں ادا کر چکے ہیں۔

صدر ڈاکٹر ابراہیم رئیسی نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا۔ پاکستان اور ایران کے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے کردار اور تعاون کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

صدر رئیسی کی اتحاد بین المسلمین کی کاوشوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی شہادت سے نہ صرف ایران بلکہ عالم اسلام ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

یہ ایوان مرحومین کے اہل خانہ اور ایرانی عوام کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی اور ان کے رفقاء کی المناک حادثاتی شہادت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔اس اچانک حادثے پر پوری پاکستانی قوم سوگوار اور گہرے صدمے میں ہے۔

ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی 1960 میں ایران کے شہر مشہد میں پیدا ہوئے۔انہوں نے قم شہر کے ایک مدرسے سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔63 سالہ ابراہیم رئیسی 2021 میں ایران کے صدر بننے سے قبل چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے۔اس سے قبل وہ تین دہائیوں تک ملک کے قانونی نظام سے منسلک رہے تھے۔اس کے علاوہ بھی وہ کئی اہم ذمے داریاں ادا کر چکے ہیں۔

صدر ڈاکٹر ابراہیم رئیسی نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا۔پاکستان اور ایران کے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے کردار اور تعاون کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

صدر رئیسی کی اتحاد بین المسلمین کی کاوشوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ان کی شہادت سے نہ صرف ایران بلکہ عالم اسلام ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

یہ ایوان مرحومین کے اہل خانہ اور ایرانی عوام کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔یہ ایوان دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: Before the closure of the session آج during the proceedings جناب امجد علی جاوید کی ایک بات پر it is amounting to a great displeasure کہ اگر ایک رکن اسمبلی کے بزنس میں اپنے سوالات لے کر آتے ہیں، وہ ان پر ضمنی سوالات کرتے ہیں اور اگر ان کے ساتھ کسی وجہ سے زیادتی ہو اور ان کو task کیا جائے کہ وہ سوالات کیوں کرتے ہیں تو یہ انتہائی غیر مناسب ہے۔

جناب امجد علی کی طرف سے محکمہ ٹرانسپورٹ پر کئے گئے سوالات کے نتیجے میں اُن کی فیملی کے businesses کو بند کر دیا گیا ہے I will take a serious exception to this, so please kindly I need this report by 12 o'clock. وزیر پارلیمانی امور! آپ نے 12 بجے تک یہ رپورٹ میرے chamber میں بھجوا دینی ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں نے نوٹس التوائے کار دیا تھا وزیر موصوف یہاں پر موجود ہیں تو یہ اس مسئلے پر policy statement دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وزیر موصوف سے میری بات ہو گئی ہے وہ آپ کا مسئلہ حل کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے معزز رُکن سردار راشد صاحب کے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا وہ آپ کے علم میں ہو گا اُس حوالے سے ایک انکوائری کمیٹی کا بھی فیصلہ کیا گیا تھا وہ کمیٹی ابھی تک نہیں بنی تو ہم چاہ رہے ہیں کہ وہ انکوائری کمیٹی constitute ہو جائے۔

جناب سپیکر: I assure all the members that such like act will never happen. معزز ممبران چاہے اُن کا تعلق حزب اقتدار سے ہے یا حزب اختلاف سے ہے as a member they have the same privilege and such like act will never happen again آپ تشریف رکھیں دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔ معزز اراکین سے بھی میری درخواست ہے کہ ہاؤس میں وہ اپنے جن مہمانوں کو invite کرنا چاہتے ہیں آپ کو اُن کی permission Speaker Office سے لینی ہے۔ اسمبلی سٹاف کے پاس guests کی permission کا کوئی اختیار نہیں ہوتا تو آپ نے جن مہمانوں کو لانا ہو تو prior in time please inform کر دیا کریں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(39)/2024/54. Dated: May 24, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I**, Sardar Saleem Haider Khan**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **20th May, 2024 (Monday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: May 23, 2024 **SARDAR SALEEM HAIDER KHAN**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"